خطباتِ ترابی
جلد پنجم
مولانا محمد شہزاد قادری ترابی
زاویہ
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۔ لاہور

فہرست

فضائل مدینہ منورہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ نساء سے آیت نمبر 64 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام

مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم حضرات! آج آپ کے سامنے میں ایک ایسے نورانی اور بابرکت شہر کا ذکر کروں گا جس کی ہر شے بابرکت ہے حتیٰ کہ وہاں کا غبار بھی برکت والا ہے۔ وہ شہر جہاں رات دن اللہ تعالیٰ کی رحمت برستی ہے۔ ملائکہ کا نزول ہوتا ہے، دعائیں قبول ہوتی ہیں، فقراء آتے ہیں، غنی ہوکر لوٹتے ہیں، غنی آتے ہیں، ان کو خوب عطا کیا جاتا ہے۔ چودہ سو سال سے زیادہ گزر جانے کے باوجود اس شہر کی ہواؤں اور فضاؤں میں محبوب خدا ﷺ کے بابرکت اور پاکیزہ پسینے کی خوشبو محسوس کی جاتی ہے، یقیناً آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ وہ شہر، شہر بطحہ مدینۂ منورہ ہے۔

آیئے سب سے پہلے اس شہر کے ناموں کے متعلق کچھ عرض کرتا چلوں۔ سبل الہدیٰ والرشاد تیسری جلد صفحہ نمبر 326 پر امام محمد بن یوسف الصالحی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے ایک سو پچانویں (195) نام ہیں جس سے اس شہر کی عظمت و بزرگی واضح ہوتی ہے۔

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ جذب القلوب کے صفحہ نمبر 4 پر فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر کوئی ایسا شہر نہیں ہے کہ جس کے نام اتنے زیادہ

ہوں جیسے کہ مدینۂ منورہ کے نام ہیں لیکن اختصار سے کام لیتے ہوئے چند مخصوص نام پیش کرتا ہے۔اس سرزمین کوطیبہ، طابہ اور طابیہ کہنا اس سرزمین کی طہارت کی وجہ سے ہے۔اس لئے کہ شرک کی نجاست سے یہ سرزمین پاک ہے۔ نیز اس کی آب وہوا، گردوغبار حتیٰ کہ مٹی بھی نہایت پاکیزہ ہے۔اس سرزمین کوارض اللہ اور ارض الہجرت یعنی اللہ تعالیٰ کی کشادہ اور بابرکت زمین بھی کہا جاتا ہے۔ اس سرزمین کو جابرہ وجبارہ بھی کہا جاتا ہے، اس لئے کہ یہ زمین شکستہ دلوں کوحوصلہ، بے کسوں اور فقیروں کوسہارا دیتی ہے۔اس سرزمین کوحسنہ بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ چاروں اطراف سے نور نے اس سرزمین کا احاطہ کیا ہوا ہے۔خیرہ وخیرہ بھی اسی بزرگ سرزمین کا نام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کی تمام خیروبھلائیاں یہاں موجود ہیں۔

حدیث شریف میں بھی نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ مدینہ بہتر ہے ان کے لئے کاش کہ وہ جانتے ہوتے۔

شہر بطحہ کے نام تو اتنے ہیں کہ بیان کروں تو کافی وقت گزر جائے تنگیٔ وقت کوملحوظ رکھتے ہوئے اسی پراکتفا کرتا ہوں۔

☆ مدینۂ منورہ کا پرانا نام:

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب جذب

القلوب کے صفحہ نمبر 6 پر فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کا پرانا نام یثرب تھا۔نور والے مولا ﷺ نے اپنے قدموں سے اسے طیبہ یعنی پاکیزہ بنادیا۔ یثرب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی ایک کا نام ہے جب ان کی اولاد متفرق شہروں میں آباد ہوئی تو یثرب نے اس سرزمین میں قیام کیا۔

☆اب سرزمینِ مدینہ کو یثرب نہ کہا جائے:

امام بخاری علیہ الرحمہ کی کتاب تاریخ کبیر میں ایک حدیث شریف نقل ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ (اس سرزمین کو) یثرب کہے تو اس کو ضروری ہے کہ اس کی تلافی اور تدارک میں دس مرتبہ مدینہ کہے اور امام احمد اور امام ابویعلیٰ رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص مدینہ کو یثرب کہے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے اس کا نام طابہ ہے۔

☆نبی پاک ﷺ کی مدینۂ پاک آمد:

ہجرت سے قبل نبی پاک ﷺ نے اپنے اصحاب کو مدینۂ منورہ کی طرف رخصت فرمایا۔ان میں حضرت عمر، حضرت عمر کے بھائی حصرت زید، حضرت عثمان غنی، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زید بن حارثہ، حضرت صہیب اور حضرت سیدنا حمزہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سرفہرست تھے۔ نبی پاک ﷺ نے

اپنے پیارے چچا جان حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو خاص ذمہ داریاں دے کر رخصت فرمایا۔ دوسری طرف نبی پاک ﷺ نے اپنے رب کے حکم سے ربیع الاول شریف کی چاند رات جمعرات اپنے در دولت سے ہجرت فرمائی۔ آپ ﷺ کے ساتھ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سرورکونین ﷺ نے اپنے بستر پر سلایا اور فرمایا صبح تمام امانتیں دے کر مدینہ آ جانا۔

دوسری جانب مدینۂ منورہ میں دھومیں مچی ہوئی تھیں کہ بے کسوں کے مولا، محبوب کبریا ﷺ تشریف لانے والے ہیں۔ انصار کے لئے عید سے بھی بڑھ کر خوشی تھی۔ وہ بڑی مسرت کے ساتھ مضافات مدینہ میں حضور ﷺ کے منتظر رہا کرتے تھے اور ہر روز صبح کو مدینہ کے ٹیلوں پر چڑھ کر بڑی دیر تک جمال محمدی ﷺ کے انتظار میں کھڑے رہتے تھے۔ شام کے وقت اپنے گھروں کو لوٹ جایا کرتے تھے۔

بالاخر وہ مبارک وقت آن پہنچا جب سلطان مدینہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ثنیۃ الوداع پر بنونجار کی بچیوں نے نعت شریف پڑھ کر حضور ﷺ کا استقبال کیا۔ ہر مسلمان نے اپنے اپنے گھروں کے دروازے کھول دیئے یہ عرض کرتے ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں

اپنی میزبانی کا شرف عطا فرمایئے۔ یہ سن کر سرورکائنات ﷺ نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو اللہ تعالیٰ کی طرف امر ہو گیا ہے۔ یہ جہاں ٹھہرے گی، وہیں میرا قیام ہوگا۔ لہذا اونٹنی چلتے چلتے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے ٹھہر گئی۔

☆حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کون تھے؟

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب جذب القلوب کے صفحہ نمبر 71 پر نقل فرماتے ہیں کہ جب تبع کو معلوم ہوا کہ مدینۂ منورہ کی سرزمین پر نبی آخرالزماں ﷺ تشریف لائیں گے اور اپنے قدموں سے اسے طیبہ بنائیں گے۔ تبع نے شاندار محل تعمیر کروایا تا کہ تشریف آوری کے وقت آپ ﷺ اس میں نزول فرمائیں۔ تبع نے توریت کے چارسو علماء میں سے بڑے عالم کو یہ خط دیا اور وصیت کردی کہ وہ اپنی اولاد کو اور وہ اپنی اولاد کو منتقل کرتی رہے۔ بالآخر جب نبی پاک ﷺ کی مدینہ طیبہ آمد ہوئی اور آپ ﷺ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں قدم رنجہ فرمایا۔ یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اسی چارسو توریت کے علماء میں سے بڑے عالم کی اولاد میں سے ہیں اور اہل مدینہ میں سے جن انصار نے نبی پاک ﷺ

کی مدد اور اعانت کی وہ بھی انہی علماء کی اولاد میں سے تھے اور وہ خط نبی پاک ﷺ کی تشریف آوری کے زمانہ تک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا اورانہوں نے یہ خط بارگاہ رسالت میں خود پیش کیا۔

☆مکۃ المکرمہ سے بھی زیادہ مدینے کومحبوب کردے:

مکۃ المکرمہ نبی پاک ﷺ کے آباؤاجداد کا شہر ہے۔ یہاں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ اسی بابرکت شہر میں آپ ﷺ نے اپنا مبارک بچپن اور پاکیزہ جوانی گزاری مگر اپنے رب کے حکم سے آپ ﷺ کو ہجرت کرنی پڑی تو پھر آپ ﷺ نے دعافرمائی چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے۔

حدیث شریف = بخاری شریف میں حدیث نمبر 612 نقل ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سرور کونین ﷺ مکہ سے ہجرت کرکے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے (اپنے رب کی بارگاہ میں) عرض کی۔ اے اللہ! ہمیں مدینہ منورہ کو محبوب کردے جیسا کہ ہم مکہ مکرمہ سے محبت کرتے ہیں یا اس سے بھی زیادہ محبت عطافرما۔

محترم حضرات! نبی پاک ﷺ نے مدینۂ منورہ کو محبوب ہونے کی دعا فرمائی۔ یہ دعا ایسی مقبول ہوئی کہ عالم ہی بدل گیا چنانچہ حدیث شریف پاک میں

آ تا ہے۔

حدیث شریف = ترمذی شریف میں حدیث نمبر 1368 نقل ہے۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو ایڑ لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے تیز کر دیتے۔ یہ مدینۂ منورہ کی محبت کے سبب سے ہوتا۔

محترم حضرات! نبی پاک ﷺ نے اپنی حیاتِ ظاہری کا اکثر حصہ مکۃ المکرمہ میں گزارا، مگر کبھی مکہ مکرمہ کے متعلق ایسی مثال نہیں ملتی کہ آپ ﷺ نے سفر سے واپسی پر مکہ کی دیواروں کو دیکھ کر ایسا عمل کیا ہو، یہ صرف اور صرف مدینۂ منورہ کی حصے میں آیا کہ اس شہر بطحہ سے خواجۂ بطحہ تاجدار مدینہ ﷺ بے حد محبت فرماتے تھے۔

☆ مکہ سے دگنی برکت کی دعا:

حدیث شریف = مسلم شریف کتاب الحج میں حدیث نمبر 3222 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! مدینہ میں، مکہ سے دگنی برکت عطا فرما۔

محترم حضرات! مکۃ المکرمہ کے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا ہے جبکہ مدینۂ منورہ کے لئے حبیب پروردگار تاجدار کائنات ﷺ کی مکہ سے دگنی برکت کی دعا ہے۔ آج پوری دنیا اپنی آنکھوں سے محبوب خدا ﷺ کی دعا کی برکت دیکھ رہی ہے۔

☆ مدینہ لوگوں کے لئے سب سے بہتر ہے:

حدیث شریف = مسلم شریف میں حدیث نمبر 3214 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ مدینہ لوگوں کے لئے خیر (سب سے زیادہ بہتر) ہے۔ کاش، انہیں اس بات کا پتہ چل جائے جو شخص اس سے منہ موڑ لے، اسے چھوڑ دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس میں، اس کی جگہ دوسرے شخص کو لے کر آئے گا جو اس سے بہتر ہو اور جو شخص یہاں کی بھوک، پیاس اور پریشانی پر صبر کرے گا (قیامت کے دن) میں اس کی شفاعت کروں گا۔

☆ جو مدینہ میں مرے گا حضور ﷺ کی شفاعت پائے گا:

حدیث شریف = ترمذی شریف، ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اس بات کی استطاعت ہو کہ وہ مدینہ میں مرے تو اسے

چاہیئے کہ وہ مدینہ میں مرے کہ یقیناً میں اس کی شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔

☆سب سے پہلے مدینے والوں کوشفاعت:

حدیث شریف = طبرانی شریف میں حدیث نمبر 1827 نقل ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اپنی اُمّت میں سے اہل مدینہ کی شفاعت کروں گا۔پھر اہل مکہ کی اور پھر اہل طائف کی۔

☆مدینۂ منورہ مثل بھٹی ہے:

حدیث شریف = بخاری شریف اور مسلم شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ یقینا مدینہ منورہ مثل بھٹی کے ہے کہ خرابی (خباثت) کو دور کرتا ہے اور بھلائی عمدگی کو خاص کرتا ہے۔

☆مدینۂ منورہ کے چاروں طرف فرشتے مقرر ہیں:

حدیث شریف = بخاری اور مسلم شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے چاروں طرف فرشتے مقرر ہیں نہ اس (شہر) میں طاغوت آئے

گا، نہ دجال آئے گا۔

☆ رمضانِ مدینہ و جمعہ کی فضیلت:

حدیث شریف = طبرانی معجم الکبیر میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں رمضان گزارنے کی فضیلت وثواب دیگر شہروں سے ہزار گنا زیادہ افضل ہے اور مدینۂ منورہ کا ایک جمعہ دیگر شہروں اور قریوں کے جمعوں کی فضیلت اور ثواب سے ہزار گنا زیادہ افضل ہے۔

☆ خاکِ مدینہ جزام کو دور کرتی ہے:

حدیث شریف = امام ابن جوزی علیہ الرحمہ الوفاء میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مدینۂ منورہ کی خاک جذام کو دور کردیتی ہے۔

☆ مدینۂ منورہ اسلام کا قبہ ہے:

حدیث شریف = امام طبرانی معجم الاوسط میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مدینۂ منورہ اسلام کا قبہ ہے اور ایمان کا گھر ہے۔ میری ہجرت گاہ ہے اور حلال و

حرام کے نازل ہونے یا اس کے نافذ ہونے کی جگہ ہے۔

محترم حضرات! آپ نے مدینۂ منورہ کے فضائل سنے، دنیا میں کوئی ایسا شہر نہیں ہے جس کے اتنے فضائل ومناقب ہوں، کونین کے تاجدار ﷺ جب اس شہر کو قیامت تک کے لئے اپنی جلوہ گاہ بنا چکے تو اس کی عزت وعظمت، رفعت و بلندی اور شان وشوکت کا کیا کہنا۔

اب آپ کی خدمت میں دربار رسالت اور مسجد نبوی کی شان وعظمت بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

☆ایسا دربار جہاں رب العالمین بھیجتا ہے:

سورۂ نساء پانچواں پارہ آیت نمبر 64 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (بھی) ان کی

مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ آیت کے اس خاص حصے میں اگرچہ ایک خاص واقعہ کے اعتبار سے کلام فرمایا گیا، البتہ اس میں موجود حکم عام ہے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو ضرور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شفاعت طلب کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

چنانچہ مشہور دیوبندی مفتی، مفتی محمد شفیع معارف القرآن جلد 2 صفحہ نمبر 460 پر لکھتے ہیں کہ یہ آیت اگرچہ خاص واقعۂ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لیکن اس کے الفاظ سے ایک عام ضابطہ نکل آیا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور آپ اس کے لئے دعائے مغفرت کر دیں۔ اس کی مغفرت ضرور ہو جائے گی اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری جیسے آپ کی دنیاوی حیات کے زمانہ میں ہو سکتی تھی۔ اسی طرح آج بھی روضہ اقدس پر حاضری اسی حکم میں ہے۔

☆ بعد از وصال بھی حاضرین پر کرم:

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب جذب القلوب المعروف تاریخ مدینہ کے صفحہ نمبر 285 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ

وجہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے وصال کے تین دن کے بعد ایک اعرابی آیا اور قبر انور پر گر پڑا۔ قبر انور کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالتا تھا اور کہتا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے جو کچھ اپنے رب سے سنا، وہ میں نے آپ سے سنا اور آپ نے جو کچھ خدا تعالیٰ سے یاد کیا۔ میں نے آپ سے یاد کیا۔ اس میں ایک آیت ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ میرے لئے استغفار فرمائیں (حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں) قبر انور سے آواز آئی ''تیری مغفرت کر دی گئی''

☆بعد از وصال حاضری زندگی میں حاضری کی طرح ہے:

حدیث شریف = طبرانی شریف، سنن دارقطنی اور شیخ محقق شاہ عبدالحق

محدث دہلوی علیہ الرحمہ جذب القلوب کے صفحہ نمبر 259 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی، وہ اس شخص کی مثل ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی ہو۔

حدیث شریف = جذب القلوب المعروف تاریخ مدینہ کے صفحہ نمبر 259 پر شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری قبر کی زیارت میرے وصال کے بعد میری صحبت کا حکم رکھتی ہے گویا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی، گویا وہ شخص میری زندگی میں میری صحبت سے فیضیاب ہوا۔

محترم حضرات! ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بارگاہ رسالت میں حاضری کے وقت بے انتہا ادب ملحوظ رکھنا چاہیۓ اور عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ ہم حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں ان کے دیدار کے لئے اور ان کی صحبت بابرکت پانے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ آواز تو درکنار سانس بھی بلند نہ ہوں۔ نہایت ہی عاجزی وانکساری کے ساتھ حاضر ہوں۔ اگر کسی نے فقط ادب و تعظیم کو ملحوظ رکھ لیا تو یہ ایک مسلمان کے لئے دارین کی سعادت ہے۔

☆زائر کے لئے شفاعت کا مژدہ:

حدیث شریف = جذب القلوب المعروف تاریخ مدینہ کے صفحہ نمبر 259 پر شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس پر میری شفاعت واجب ہے۔

اس حدیث پاک کو نقل کرنے کے بعد شیخ محقق فرماتے ہیں کہ شفاعت کے لئے اسلام پر موت ضروری ہے۔ نبی پاک ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرنے والے کو حضور ﷺ شفاعت کا مژدہ سناتے ہوئے یہ بھی سند دے رہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

☆قبر انور اور منبر کے درمیان جنت کی کیاری:

حدیث شریف = بخاری شریف اور مسلم شریف میں حدیث پاک ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔

میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

☆ستر ہزار ملائکہ کا نزول:

روایت = یہ روایت بیہقی شریف میں 4170 ہے اور سنن دارمی میں

روایت نمبر 94 نقل ہے۔ حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ، حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور ﷺ کا تذکرہ کیا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ تاجدار مدینہ ﷺ کی قبر اقدس کو (اپنے نورانی وجود سے) گھیر لیتے ہیں اور قبر اقدس پر (حصول و برکت وتوسل کے لئے) اپنے پر مس کرتے ہیں اور آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے مزید اترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں، حتیٰ کہ جب (روز قیامت) حضور ﷺ کی قبر انور شق ہوگی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدان حشر میں) تشریف لائیں گے۔

محترم حضرات! یہ ستر ہزار ملائکہ صبح وشام بارگاہ خیرالانام ﷺ میں حاضر ہوتے ہیں جو ایک بار حاضر ہوگیا۔ دوبارہ اس کی حاضری نہیں ہوتی اور ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ بار بار اس بارگاہ میں حاضری کی سعادت پاتے ہیں۔

اس مضمون کو تاجدار بریلی علیہ الرحمہ اپنے کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

☆دعا کے لئے اپنا چہرہ کریم آقا ﷺ کی طرف:

جب کوئی زائر مواجہ اقدس پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو فوراً ایک شخص دوڑتا ہوا آ کر یہ کہنا شروع کر دیتا ہے قبلہ قبلہ۔ حالانکہ ہم دعا اپنے رب سے ہی مانگتے ہیں مگر چہرہ محبوب رب العزت ﷺ کی جانب ہوتا ہے اور یہ طریقہ ہمارے علمائے اسلام نے سکھایا، چنانچہ امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ اپنی کتاب شفاء میں بیان کرتے ہیں جسے شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب جذب القلوب المعروف تاریخ مدینہ کے صفحہ نمبر 297 پر نقل فرماتے ہیں۔

مسجد نبوی میں خلیفہ ابوجعفر، حضرت امام مالک علیہ الرحمہ سے پوچھنے لگا۔ اے ابوعبداللہ! (یہ امام مالک کی کنیت ہے) دعا کے وقت اپنا منہ قبلہ کی طرف

کروں ، یارسول اللہ ﷺ کی طرف کروں؟ امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ اے ابوجعفر اپنا منہ رسول اللہ ﷺ سے کیوں پھیرتے ہو، یہ تو وہ نبی ہیں جو تیرے اور تیرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے وسیلۂ بخشش ہیں۔ اپنا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کرو اور ان سے شفاعت طلب کرو تا کہ وہ تمہارے شفیع ہو جائیں۔

محترم حضرات! بارگاہ رسالت ﷺ کے آداب، فضائل اور برکات بہت زیادہ ہیں۔ وقت کی کمی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور آخر میں مسجد نبوی شریف کی فضیلت واہمیت بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

☆ دو حج مبرور کا ثواب:

حدیث شریف = مسند الفردوس میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ جس نے مکہ کا حج کیا پھر میری زیارت کے قصد سے میری مسجد (مسجد نبوی) آیا اس کے لئے دو حج مبرور لکھے جائیں گے۔

☆ دوزخ اور عذاب الٰہی سے نجات:

حدیث شریف = طبرانی شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے

میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں کہ کوئی نماز اس سے فوت نہ ہوئی تو اس کے لئے جہنم اور آگ سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔

☆ پچاس ہزار نمازوں کا ثواب:

حدیث شریف = سنن ابن ماجہ میں حدیث نمبر 1473 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو اپنے گھر میں نماز پڑھے اسے ایک نماز کا (ثواب ملے گا) جو محلہ کی مسجد میں نماز پڑھے، اسے پچیس نمازوں کا (ثواب ملے گا)، جو جامع مسجد میں نماز پڑھے، اسے پانچ سو نمازوں کا (ثواب ملے گا)، جو مسجد اقصیٰ اور میری مسجد میں نماز پڑھے، اسے پچاس ہزار نمازوں کا (ثواب ملے گا) اور جو مسجد حرام میں نماز پڑھے اسے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

☆ حج مقبول کے برابر اجر:

حدیث شریف = شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب جذب القلوب المعروف تاریخ مدینہ کے صفحہ نمبر 261 پر حدیث شریف نقل کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی زیارت کا قصد (ارادہ) کرنا اور آپ ﷺ کی مسجد شریف کی زیارت سے مشرف ہونا حج مقبول کے برابر ہے بلکہ قبولیت حج کا سبب ہے۔

یہ مسجد نبوی شریف کی بہاریں ہیں جو میں نے آپ کی خدمت میں بیان

کیں۔واقعی جس چیز کو بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ سے نسبت ہو جائے، وہ چیز وہ جگہ اور وہ ہستیاں اعلیٰ وارفع ہو جاتی ہیں۔

رب کریم ہم سب کو بار بار سید دو عالم ﷺ کے دیار کی زیارت نصیب فرمائے اور ادب و تعظیم کی لازوال دولت ہم سب کو نصیب فرمائے۔آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

نسبتوں کی برکتیں

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم
وَمَنۡ یُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنۡ تَقۡوَی الۡقُلُوۡبِ
صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد و صلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ حج سے آیت نمبر 32 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دین اسلام میں نسبت بہت اہمیت کی حامل ہے۔ ایک عام شے جسے

خاصانِ خدا سے نسبت ہوجائے، وہ اعلیٰ وارفع ہوجاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کے لئے جو مٹی لائی گئی، وہ عام مٹی تھی مگر جب اس مٹی کو حضرت آدم علیہ السلام سے نسبت ہوگئی، تو وہ مٹی اعلیٰ وارفع ہوگئی، جس پتھر سے بیت اللہ کو تعمیر کیا گیا، وہ عام پتھر تھا مگر جب اس پتھر سے بیت اللہ کی تعمیر کی گئی تو وہ پتھر بیت اللہ میں نصب ہوکر اعلیٰ وارفع ہوگیا۔ آج دنیا اس کے دیدار کو اوراس کو بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے کو ترستی ہے، مچلتی ہے۔

☆ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں:

حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان دیوانہ وار دوڑیں۔ رب تعالیٰ کو اپنی نیک اور پیاری بندی کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ قرآن مجید کی آیت نازل فرمائی۔

القرآن: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

ترجمہ: بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔

(سورۂ بقرہ آیت نمبر 158)

وجہ صرف یہ ہے کہ ان پہاڑیوں پر اللہ تعالیٰ کی نیک بندی کے قدم لگ

گئے۔ان کے پاؤں کے تلوؤں سے نسبت ہوگئی۔ وہ رب تعالیٰ کی نشانیاں بن گئیں۔آج اس واقعہ کوتقریباچار ہزار برس گزر گئے ہیں مگر رب تعالیٰ نے اس نسبت والی جگہ کو اجتماعی عبادت کا جزو بنادیا ہے۔مناسک حج کا حصہ بنادیا،اس کی سعی کو حج وعمرہ کے واجبات میں سے فرمایا ہے۔پھر سعی کرنے والا مسلمان جب اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا دوڑیں تھیں، وہاں اسے بھی تیز تیز چلنے کا حکم دیا گیا ہے تا کہ قیامت تک رب تعالیٰ کی نیک بندی کی یاد اُمّت محمدی میں باقی رہے۔

☆مقام ابراہیم کیا ہے؟

یہ کعبۃ اللہ شریف کے بالکل قریب ایک مبارک پتھر ہے جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے بھیجا گیا جب کعبۃ اللہ کی دیواریں بلند ہونے لگیں اور بظاہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہاتھ اوپر کی تعمیرات کے لئے نہ پہنچ پاتا تو آپ علیہ السلام نے اس مبارک پتھر پر اپنے پاؤں رکھے اور پتھر کے اوپر تشریف لے آئے۔پتھر سخت تھا، بحکم خداوندی پتھر نہایت ہی نرم ہوگیا کہ خلیل اللہ کے پاؤں میں کوئی تکلیف نہ پہنچے، نرمی کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے قدموں کے نشانات اس میں واضح نظر آنے لگے۔دوسری خصوصیت اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو

یہ عطا فرمائی کہ جیسے جیسے کعبۃ اللہ کی دیواریں بلند ہونے لگیں۔ یہ پتھر خودبخود بلند ہوتا چلا جاتا اور جب کعبۃ اللہ کی تعمیر مکمل ہوگئی تو یہ پتھر دوبارہ اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ جسے آج دنیا مقامِ ابراہیم کہتی ہے۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک قدموں کے نشانات آج بھی نظر آتے ہیں۔ ذرا سوچئے! یہ مبارک پتھر چار ہزار برس تک کھلے آسمان تلے رکھا ہوا تھا۔ ہزاروں بارشیں ہوئیں، ہزاروں آندھیاں آئیں، ہزاروں طوفان آئے، لاکھوں کروڑوں ہاتھ اس پر لگے، مگر آج بھی اس کی روحانیت اور حسن و جمال میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آئی۔

دورِ رسالت میں جب مسجد حرام میں مصلیٰ بنانے کی بات آئی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے مختلف مشورے دیئے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس موقع پر نبی پاک ﷺ کو مشورہ دیا کہ یارسول اللہ ﷺ! مقام ابراہیم یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ بنائی جائے۔ نبی پاک ﷺ نے یہ مشورہ سن کر خاموشی اختیار فرمائی۔ اتنے میں قرآن مجید سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 125 نازل ہوئی۔

القرآن: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى

ترجمہ: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

یہ حکم نازل ہوتے ہی نبی پاک ﷺ نے مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا دیا۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمین شریفین سے نسبت رکھنے والے اس پتھر کو نماز کا مقام بنا دیا۔

محترم حضرات! جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا تو کسی صحابی حتیٰ کہ خود نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ! مقام ابراہیم تو پتھر ہے، پتھر تو پتھر ہی ہوتا ہے' اس لئے کہ سب جانتے تھے کہ پتھر تو دنیا میں کروڑوں ہیں اور عالی شان پتھر ہیں لیکن اس پتھر کو خلیل اللہ کے قدموں سے نسبت ہے لہٰذا یہ پتھر اب عام پتھر نہیں رہا۔ اعلیٰ وارفع اور لائق تعظیم وتکریم بن چکا ہے

☆حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں کی برکت:

حضرت ایوب علیہ السلام، رب تعالیٰ کے برگزیدہ نبی گزرے ہیں۔ رب تعالیٰ نے انہیں اپنی خوب نعمتوں سے نوازا۔ مفسرین فرماتے ہیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو سینکڑوں خدام، سینکڑوں جانور، مال ودولت کے انبار اور اولاد

کی کثرت سے رب تعالیٰ نے نوازا تھا۔ جب آزمائش کا دور آیا تو زلزلہ میں آپ کی اولاد، مویشی اور دیگر اموال کام آ گیا لیکن آپ کی زبان پر کوئی شکوہ شکایت کے کلمات نہ تھے بلکہ آپ علیہ السلام یہی فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کا سب تھا، اسی نے لے لیا۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام کی جان کے متعلق امتحان لیا گیا۔ آپ شدید بیمار ہوئے، دیکھتے ہی دیکھتے جسم اطہر کا تمام گوشت جڑ گیا اور آپ کے جسم پر سوائے ہڈیوں کے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ صبر و شکر کے ساتھ آپ نے کئی برس گزار دیئے۔ جب آزمائش کا وقت ختم ہوا تو رب کریم نے ارشاد فرمایا: جیسے سورۂ ص کی آیت نمبر 42 میں فرمایا:

القرآن: اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ

ترجمہ: تم اپنے پاؤں زمین پر مارو۔ یہ (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے نہانے کے لئے اور پینے کے لئے۔

مفسرین امام خازن علیہ الرحمہ وغیرہ فرماتے ہیں۔ یہ حکم پاتے ہی حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنا مبارک پاؤں زمین پر مارا، دیکھتے ہی دیکھتے ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ آپ علیہ السلام نے اس کا پانی پیا اور غسل فرمایا۔ اسی وقت آپ علیہ السلام مکمل صحت یاب ہو گئے۔

محترم حضرات! اللہ کے نبی کے مبارک پاؤں کا اس مقام پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے لگنا تھا، ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا اور نسبت والے پانی کو رب تعالیٰ نے باعث شفا اور رحمت بنا دیا۔ واقعی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو جس چیز سے نسبت ہو جائے، پھر وہ عام نہیں رہتی، اعلیٰ اور ارفع ہو جاتی ہے۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کا مبارک کُرتا:

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے پیارے صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی میں بہت غمگین رہتے تھے اور صاحبزادے کی یاد میں لمحہ بہ لمحہ آنسو بہاتے رہتے۔ آپ کی آنکھوں سے مبارک آنسو اتنے نکلے کہ آپ علیہ السلام کی بینائی کو نقصان پہنچا۔ آنکھوں کی روشنی نہایت ہی کم ہو گئی۔ مشکل سے نظر آتا تھا۔ قرآن مجید سورۂ یوسف آیت نمبر 93 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا

ترجمہ: یہ میرا کُرتا لے جاؤ، اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

مفسرین فرماتے ہیں جیسے ہی حضرت یوسف علیہ السلام سے نسبت رکھنے

والا کُرتا حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے لگایا بس آنکھوں سے لگانا تھا، آنکھوں کی روشنی دوبارہ بحال ہوگئی، وجہ صرف یہ تھی کہ کرتے کا کپڑا تو عام تھا مگر اس کو نسبت حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوگئی تو وہ کپڑا اتنا اعلیٰ وارفع ہوگیا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب آنکھوں سے لگایا تو آنکھوں کی روشنی دوبارہ لوٹ آئی۔

☆مقام ولادتِ حضرت عیسٰی علیہ السلام:

نسائی شریف، شہادت الصلوٰۃ میں حدیث نمبر 453 نقل ہے کہ شب معراج نبی پاک ﷺ جب جبریل علیہ السلام کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے۔ جب بیت اللحم پہنچے تو جب جبریل علیہ السلام نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! اپنی سواری سے نیچے تشریف لائیے اور دو رکعت نماز ادا فرمایئے۔ آپ ﷺ اپنی سواری سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ مقام ولادتِ حضرت عیسٰی ہے۔

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسٰی علیہ السلام جہاں پیدا ہوئے، ان سے نسبت رکھنے والی جگہ بیت اللحم کو یہ شرف حاصل ہوا کہ کونین کے تاجدار ﷺ نے وہاں نماز ادا کی۔ محبوب خدا ﷺ نے وہاں نماز ادا کرکے ہمیں سمجھا دیا کہ جن مقامات کو نیک بندوں سے نسبت ہوجائے، وہ بابرکت ہوجاتی ہے۔

نبی پاک ﷺ کے عمل سے یہ ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت

گاہ کی تعظیم کرنا اور وہاں نماز پڑھنا جائز ہے۔

☆ ریاض الجنۃ ہی جنت کا ٹکڑا کیوں؟

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (بخاری و مسلم)

محترم حضرات! صرف یہ حصہ جنت کا ٹکڑا کیوں جبکہ نبی پاک ﷺ تو پورے مدینہ پاک میں تشریف لے جایا کرتے تھے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ پورے مدینۂ پاک کی زمین کو نبی پاک ﷺ کے قدموں کا بوسہ لینے کا شرف حاصل ہوا مگر سب سے زیادہ قدموں کے بوسے حجرۂ اقدس سے لیکر منبر شریف کی مبارک زمین نے لیا، اس ٹکڑے کو سب سے زیادہ بوسے لینے کا شرف ملا، اس لئے یہ ٹکڑا ریاض الجنۃ بن گیا۔

☆ مسجد قباء میں ایک نماز کا ثواب:

ابن ماجہ شریف میں حدیث نمبر 1471 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مسجد قباء میں ایک نماز عمرہ کے برابر ہے۔

محترم حضرات! مسجد قباء میں ایک نماز کا ثواب عمرہ کے برابر کیوں؟ شارحین فرماتے ہیں اس لئے کہ اس مسجد کی تعمیر میں محبوب خدا ﷺ نے خود اپنے

دست اقدس سے گارا اور مٹی لگائی ہے، اس کی تعمیر میں دست مصطفی ﷺ لگا ہے۔اس نسبت کی وجہ سے ایک نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

☆مسجد اقصیٰ میں ایک نماز کا ثواب:

ابن ماجہ شریف میں حدیث نمبر 1473 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اور میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے۔

علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ شب معراج نبی پاک ﷺ مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے اور سفر معراج یعنی آسمانوں کی طرف سفر کا آغاز مسجد اقصیٰ سے ہوا حالانکہ رب تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ اپنے حبیب ﷺ کو مسجد حرام سے ہی آسمانوں پر بلا لیتا مگر مسجد اقصیٰ اس لئے لے جایا گیا تاکہ آپ ﷺ کی آمد کی برکت سے مسجد اقصیٰ میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر کر دیا جائے کیونکہ آمد رسول سے قبل مسجد اقصیٰ میں ایک نماز کا اتنا ثواب نہ تھا، حضور ﷺ کے قدمین شریفین سے نسبت کی وجہ سے اتنا ثواب بڑھا دیا گیا۔

☆صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دلوں میں نسبتوں کی تعظیم:

1۔حدیث شریف = بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ میں حدیث نمبر 424 نقل ہے۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: تیرے گھر میں سے تجھے کون سی جگہ پسند ہے تا کہ میں اس جگہ نماز پڑھوں۔ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا تو نبی پاک ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھ لی اور آپ نے دو رکعت (نماز) ادا فرمائی۔

محترم حضرات! نماز عظیم الشان عبادت ہے جو کہیں بھی پڑھی جا سکتی ہے مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان جانتے تھے جس جگہ پر حضور ﷺ نماز پڑھیں گے وہ جگہ ان کی نسبت سے ایسی بابرکت ہو جائے گی کہ وہاں نماز پڑھنا، ہماری نماز کو قبولیت کے درجے تک پہنچا دے گی۔

2۔حدیث شریف = بخاری شریف کتاب الحج میں حدیث نمبر 1710 نقل ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس جگہ پر قربانی کیا کرتے جس جگہ پر سرورِ کونین ﷺ قربانی کیا کرتے تھے۔

محترم حضرات! قربانی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے، باوجود اس کے صحابہ کرام علیہم الرضوان اس قربانی جیسی عبادت کو بھی اس جگہ کرتے جس جگہ کو محبوب خدا ﷺ سے نسبت حاصل ہوتی۔

☆ سرکار ﷺ کا جبہ باعث شفا:

مسلم شریف کتاب اللباس میں حدیث نمبر 5409 نقل ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس سرکار کریم ﷺ کا جُبّہ تھا، فرماتی ہیں کہ ہم اسے دھو کر پانی بیماریوں کو پلایا کرتے تھے تاکہ وہ شفایاب ہوجائیں۔

محترم حضرات! صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ جس چیز کو سرور کونین ﷺ کے جسم اطہر سے نسبت ہوجائے، وہ باعث شفا اور رحمت بن جاتی ہے، وہ چیز عام نہیں رہتی بلکہ اعلیٰ وارفع ہوجاتی ہے۔

☆ نسبتوں کی برکات قرآن مجید سے:

القرآن: وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۝

ترجمہ: اوران سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور معزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا بقیہ ہے۔ فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

(سورۂ بقرہ آیت نمبر 248)

شان نزول = تفسیر جلالین، تفسیر جمل، تفسیر خازن اور تفسیر مدارک میں ہے۔ بنی اسرائیل نے چونکہ طالوت کی بادشاہت پر کوئی نشانی مانگی تھی۔ اس پر حکم الٰہی سے حضرت شمویل علیہ السلام نے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہی یہ ہے کہ تمہارے پاس تمہارا مشہور ومعروف بابرکت تابوت آجائے گا جس سے تمہیں تسکین ملتی تھی اور جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے تبرکات تھے۔ یہ تابوت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اس میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں تھیں۔ ان کے مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور ﷺ کی اور آپ ﷺ کے مقدس گھر کی تصویر ایک سرخ یاقوت میں تھی جس میں آپ نماز کی حالت میں قیام میں ہیں اور آپ ﷺ کے اردگرد آپ کے اصحاب موجود ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا۔۔ یہ صندوق نسل در نسل منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ

السلام تک پہنچا۔ آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی رکھتے تھے۔ چنانچہ اس تابوت میں توریت کی تختیوں کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور تھوڑا سا مَن جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے مواقع پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے۔ اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ ﷺ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں چلتا آیا۔ جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی، وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے، دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے۔

معلوم ہوا کہ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے نسبت ہو جائے۔ اس سے نفع حاصل کرنا، ان کے وسیلہ سے دعائیں مانگنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

☆نسبتوں کی تعظیم دلوں کا تقویٰ ہے:

جن چیزوں کو اہل اللہ سے نسبت ہو جائے، وہ شعائر اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بن جاتی ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید سورۂ حج آیت نمبر 32 میں اس کو بیان فرمایا ہے۔

القرآن: وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ

فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتے ہیں تو یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

محترم حضرات! شعائر اللہ کی تعظیم اور ادب دلوں کا تقویٰ ہے جو لوگ نسبتوں کی تعظیم کرتے ہیں، ان کے دلوں میں تقویٰ داخل ہوجاتا ہے اور اگر کسی کے دل میں تقویٰ داخل ہوجائے تو اس دل پر اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی بارشیں ہوتی ہیں۔ یہ تمام نعمتیں نسبتوں کی تعظیم سے ملتی ہیں اور یہ نسبت قبر میں بھی برکتیں دیتی ہے مطلب یہ کہ اگر کسی گنہ گار مسلمان کی قبر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کے قریب ہوتو جب اس نیک بندے کی قبر پر رحمتیں برستی ہیں تو گنہ گار کی قبر پر بھی رحمت کے چھینٹے گرتے ہیں جس سے وہ فیضیاب ہوتا ہے، جس طرح کسی جگہ دو افراد بیٹھے ہوں اور ان میں سے ایک کو کوئی شخص پنکھے سے ہوا کرے تو دوسرے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو خود بخود ہوا پہنچے گی۔ اللہ والوں کی قبر پر جب رحمت برستی ہے تو ساتھ قبر والوں پر چھینٹے پہنچتے ہیں۔ اہل اللہ سے نسبتیں دونوں جہاں میں کام آتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دو جہاں میں اہل اللہ کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

بنی اسرائیل پر احسانات

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِکُمْ وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ بقرہ سے آیت نمبر 40 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور بھلائی کے لئے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا۔ وہ اپنی کوششوں سے دعوت حق عام کرتے رہے جنہوں نے ان کی دعوت کو قبول کیا، وہ فلاح و کامرانی پا گئے اور جنہوں نے ان کی دعوت کو جھٹلایا، وہ گمراہیت کے اندھیرے میں بھٹکتے رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد کئی قومیں پیدا ہوئیں۔ بعض قوموں نے شہرت پائی اور بعض قومیں گمنام رہیں۔ مشہور اقوام میں سب سے زیادہ نام بنی اسرائیل کا آتا ہے۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے جیسا کہ تفسیر مدارک میں سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 40 کے تحت نقل ہے۔

''اسراء'' کا معنی ''عبد'' یعنی بندہ اور ''ایل'' سے مراد ''اللہ'' تو اسرائیل کا معنی ہوا ''عبداللہ'' یعنی اللہ تعالیٰ کا بندہ۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔

سورۂ بقرہ آیت نمبر 40 جو آیت میں نے تلاوت کی، اس میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

القرآن: یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِکُمۡ ۚ وَاِیَّایَ

فَارۡهَبُوۡنِ

ترجمہ: اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور میرا عہد پورا کرو، میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور صرف مجھ سے ڈرو۔

☆بنی اسرائیل پر احسانات:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو اپنا عہد یاد دلا رہا ہے، وہ کون سے احسانات ہیں جنہیں رب کریم نے یاد دلایا۔ وہ احسانات سورۂ بقرہ ہی کی آیت نمبر 57 میں بیان فرمائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

القرآن: وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنا دیا اور تمہارے اوپر من اور سلویٰ اتارا (کہ) ہماری دی ہوئی پاکیزہ کھاؤ اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔

☆بنی اسرائیل پر نعمتوں کی برسات:

1۔تمام اہل زمانہ پر فضیلت و برتری

2۔دریا میں راستہ بن جانا

3۔فرعون سے نجات

4۔تورات کا عطا ہونا

5۔بچھڑے کی پوجا پر معافی مل جانا

6۔ایک گروہ کا مرنے کے بعد زندہ کیا جانا

7۔بادلوں سے سایہ ملنا

8۔من وسلویٰ نازل ہونا

9۔پانی کے بارہ چشمے جاری ہو جانا

10۔زمینی اناج عطا کیا جانا

اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر بہت احسانات فرمائے۔

صرف ایک من وسلویٰ ہی کو لے لیجئے۔کتنی بڑی نعمت ہے۔امام خازن علیہ الرحمہ تفسیر خازن میں اور تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں''من'' سے مراد ترنجبین کی طرح ایک میٹھی چیز تھی جو روزانہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہر شخص کے لئے ایک صاع (یعنی تقریبا چار کلو) کی بقدر اترتی اور لوگ اس کو چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے رہتے۔

''سلویٰ'' کے بارے میں قول یہ ہے کہ یہ ایک چھوٹا پرندہ تھا۔ یہ پرندہ بھنا ہوا بنی اسرائیل کے پاس آتا تھا۔ یہ دونوں نعمتیں روزانہ نازل ہوتی تھیں مگر ہفتے کو یہ دونوں چیزیں نہ آتی تھیں، جمعہ کے دن دگنی آتیں۔ حکم تھا کہ ہفتہ کے لئے جمع کرلو تاکہ ہفتہ کے دن یہ کھانا تمہیں کام آجائے مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع مت کرنا۔

بنی اسرائیل نے ان نعمتوں کی ناشکری کی اور ذخیرے جمع کئے۔ وہ سڑ گئے اوران کی آمد بند کردی گئی۔ یہ انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم ہوئے اورآخرت میں سزا کے مستحق ہوئے۔

☆بنی اسرائیل نے عہد پورا نہ کیا:

بنی اسرائیل نے کون سا عہد پورا نہ کیا؟ یاد رہے بنی اسرائیل یہود یوں کوکہا جاتا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو حضور ﷺ کی آمد سے قبل حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا کرتے تھے جسے سورۂ بقرہ آیت نمبر 89 میں بیان فرمایا ہے۔

القرآن: وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ترجمہ: اوراس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلہ سے کافروں کے خلاف فتح

مانگتے تھے۔

تفسیر کبیر اور تفسیر جلالین میں ہے۔ یہودی یوں دعا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اے اللہ! ہمیں نبیِٔ اُمّی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما۔

☆حضور ﷺ کی آمد ہوئی، انکار کر بیٹھے:

پھر جب نبی آخر الزماں ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے اور اعلان نبوت فرمایا تو یہ سب کچھ جانتے پہچانتے ہوئے منکر ہو گئے جیسے سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 89 میں بیان فرمایا۔

القرآن: فَلَمَّا جَآءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝

ترجمہ: تو جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے منکر ہو گئے تو اللہ کی لعنت ہو انکار کرنے والوں پر۔

☆یہودی اپنے آپ کو ایمان والا کہتے تھے:

اتنی ناشکری، احسان فراموشی، سرکشی اور نبی پاک ﷺ پر ایمان نہ لانے

کے باوجود یہ کہتے پھرتے تھے کہ ہم ہی ایمان والے ہیں۔ جنت ہمارے لئے ہے، ہم حق پر ہیں، یہودیوں کے گمانِ فاسد کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 91 میں اپنے محبوب ﷺ سے ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

ترجمہ: اے محبوب! تم فرمادو (اے یہودیو!) اگر تم ایمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟

محترم حضرات! یہودی وہ قوم ہے جس نے حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت شعیا علیہ السلام کو شہید کیا حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی شہید کرنے کا مکمل پروگرام بنایا مگر ناکام رہے۔ رب تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھالیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل کو پھانسی پر چڑھا کر یہودی خوش ہوگئے کہ ہم نے اپنا کام کردیا۔

یہودی وہ سازشی قوم ہے جس نے دنیا بھر میں قتل وغارت گری کا بازار گرم کررکھا ہے۔ ہر سازش کے پیچھے یہودیوں کا ہاتھ ہے۔ قبلہ اول مسجد اقصیٰ پر

سازشوں کا سلسلہ عرصہ دراز سے جاری و ساری ہے۔ یہودیوں نے فلسطینی علاقے میں سازش کے ذریعے فلسطینی مسلمانوں کی املاک کو دگنے پیسے دے کر خریدنا شروع کردیا۔آپ جانتے ہیں کہ مسلمان مال دیکھ کر پھسل جاتا ہے۔مفتی اعظم فلسطین نے مسلمانوں کو اس یہودی سازش سے آگاہ کیا کہ اے مسلمانو! اپنی املاک یہودیوں کو مت بیچو۔ یہ یہاں آہستہ آہستہ تمہاری املاک خرید کر اپنی آبادیاں قائم کریں گے پھر تمہارا یہاں رہنا دشوار کردیں گے۔مگر مسلمان نہ مانے، ان کی نظر صرف مال پر تھی، بالاخر اسرائیلی یہودیوں نے اپنی آبادی فلسطین میں قائم کرلی اور آج مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کا قبضہ ہے۔یہودی آج بھی مسجد اقصیٰ کی غزہ والی پٹی پر قبضہ کرکے مسجد اقصیٰ کو مسمار کرنا چاہتے ہیں۔

☆دیوار گریہ پر یہودیوں کا رونا:

جب آج سے کئی صدیاں پہلے بخت نصر نے یہودیت کو تاراج کیا تو ہرسال یہودی مسجد اقصیٰ کی محراب کے دائیں جانب پیچھے کی طرف دیوار گریہ پر جمع ہوتے ہیں۔جمع ہونے والے یہودیوں کی تعداد پچاس ہزار ہوتی ہے۔ یہودی دیوار کی طرف رخ کرکے روتے ہوئے اپنے مسیحا کو یاد کرتے ہیں اور یہ مسیحا دجال ہے۔

☆تابوت سکینہ کی تلاش:

تابوت سکینہ جس کا قرآن مجید فرقان حمید میں ذکر ہے۔اس تابوت سکینہ کی تلاش میں یہودی جگہ جگہ کھدائی کرتے ہیں اور یہ کھدائی کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔تابوت سکینہ کیا ہے؟ قرآن مجید سورۂ بقرہ آیت نمبر 248 میں اس کا ذکر موجود ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

ترجمہ: اوران سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اورمعزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا بقیہ ہے۔فرشتے اسے اٹھائے ہوں گے۔بے شک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے، اگر تم ایمان والے ہو۔

شانِ نزول: تفسیر جلالین، تفسیر جمل، تفسیر خازن اور تفسیر مدارک میں ہے۔ بنی اسرائیل نے چونکہ طالوت کی بادشاہت پر کوئی نشانی مانگی تھی، اس پر حکم الٰہی سے حضرت شمویل علیہ السلام نے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ مشہور و معروف بابرکت تابوت آجائے گا جس سے تمہیں تسکین ملتی تھی اور جس میں حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کے تبرکات تھے۔ یہ تابوت رب تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اس میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں تھیں۔ (یہ تصویریں کسی انسان نے نہیں بنائی تھیں بلکہ قدرتی تھیں) انبیاء کرام کے مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور ﷺ کی اور آپ کے مقدس گھر کی تصویر ایک سرخ یاقوت میں تھی۔ جس میں آپ ﷺ نماز کی حالت میں قیام میں ہیں اور آپ کے اردگرد آپ کے اصحاب موجود ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا۔ یہ صندوق نسل در نسل منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا۔ آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی رکھتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں چلتا آیا۔ جب بنی اسرائیل کو کوئی مشکل درپیش ہوتی، وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے۔

محترم حضرات! بنی اسرائیل کے اعمال و افعال کی وجہ سے تابوت سکینہ جیسی نعمت ان سے لے لی گئی۔ آج بھی یہودی اس کی تلاش میں ہیں مگر تابوت سکینہ ان کو نہیں مل رہا۔

☆یہودیوں کا سپہ سالار دجال آنے والا ہے:

دجال کا شدت سے انتظار اس وقت یہودی کر رہے ہیں اور یہ بات حق ہے کہ دجال قرب قیامت میں ضرور آئے گا۔ اس کا ذکر نبی پاک ﷺ کی احادیث میں ملتا ہے چنانچہ ابن ماجہ کی حدیث نمبر 4077 میں نبی پاک ﷺ کا ارشاد نقل ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ دجال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہوں گی۔

مسلم شریف میں حدیث نمبر 2942 نقل ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ (دجال) چالیس دن میں تمام روئے زمین کا گشت کرے گا، سوائے حرمین طیبین کے۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ اور دجال کے مابین مقابلہ ہوگا۔ دجال، امام مہدی رضی اللہ عنہ کو شہید کرے گا۔ ابن ماجہ اور ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2240 نقل ہے کہ دجال، حضرت عیسٰی علیہ السلام کی سانس سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے

پانی میں نمک گھلتا ہے، وہ بھاگے گا۔ آپ علیہ السلام تعاقب فرمائیں گے اور (مقام لد) پر اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے۔ اس سے وہ واصل جہنم ہوگا۔

محترم حضرات! یہودی اگرچہ حسد و بغض کی وجہ نبی پاک ﷺ کا انکار کرتے ہیں مگر اس بات سے وہ بخوبی واقف ہیں کہ یہ نبی ایسے سچے ہیں کہ جوان کی زبان سے نکلتا ہے، حق اور سچ نکلتا ہے جو یہ فرمادیں، وہ ہوکر رہتا ہے لہٰذا یہودیوں کو جب یہ پتہ چلا کہ مسلمانوں کے نبی نے یہ فرمایا ہے کہ دجال مقام لد پر قتل ہوگا تو یہودیوں نے وہاں ہوائی اڈہ جو کہ اسرائیلی ہوائی اڈے کے نام سے ہے، قائم کردیا ہے جو کہ اس وقت بھی موجود ہے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کو قتل کریں گے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کی فوج کو لے کر یہودیوں کو قتل کرنے کے لئے نکلیں گے۔ یہودی جان بچا کر بھاگیں گے۔ مسلمان ان کا تعاقب کریں گے۔ ہر وہ شے جس کے پیچھے یہودی چھپنے کی کوشش کرے گا، وہ کہے گی یہاں تک کہ ہر درخت، ہر پتھر، ہر دیوار، ہر جانور بولے گا یا عبداللہ المسلم! ہذا یہودی یعنی اے (مسلمان) بندۂ خدا! یہودی یہاں ہے۔ سوائے غرقد کے درخت کے ہر شے سے یہی آواز آئے گی۔

محترم حضرات! جب یہودیوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے غرقد کے پودے جگہ جگہ لگانا شروع کر دیئے ہیں۔ غرقد کی کاشت میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔ عالمی رپورٹ موجود ہے انٹرنیٹ اور دیگر مقامات پر آپ اسے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

مٹھی بھر یہودی اب بھی پوری دنیا میں قتل و غارت کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔ اس وقت دنیا میں جہاں بھی فساد برپا ہے، اس کے پیچھے یہودیت کا ہاتھ ہے۔ دنیا کہتی ہے امریکہ ظلم کر رہا ہے۔ واقعی امریکہ ظالم ہے۔ مسلمانوں کا اور اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے مگر کبھی آپ نے غور کیا کہ امریکہ کے پیچھے کون ہے؟ امریکہ کس کے اشارے پر چل رہا ہے؟ امریکہ کے پیچھے عالم یہودیت ہے جو کہ اسے چلا رہی ہے، امریکہ کا صدر کسی بھی مذہب کا آدمی بنے مگر ہوگا وہی جو یہودی چاہیں گے، جن یہودیوں نے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء کو نہ چھوڑا، انہیں ظلماً شہید کر دیا۔ وہ کسی اور پر کیا رحم کریں گے، جنہوں نے اپنے رب کے احسانات کو بھلا دیا اور احسان فراموشی کی۔ اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد توڑ دیا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کو ٹھکرایا نبی آخر الزماں ﷺ سے حسد و بغض رکھا اور اس طرح یہ قوم لعنت کی مستحق ہوئی، ہمارے مسلم حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور یہودیت کی غلامی کو اب چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ رب تعالیٰ نے اپنے

کلام میں واضح ارشاد فرما دیا کہ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے دوست نہیں تو پھر یہ ہمارے خیر خواہ کیسے ہو سکتے ہیں، ہمارے وفادار کیسے ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی احسان فراموشی سے محفوظ فرمائے اور جن برائیوں کی وجہ سے بنی اسرائیل ذلت و رسوائی کا شکار ہوئے۔ رب تعالیٰ ہمیں ان برائیوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

معاشرتی برائیاں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ حشر سے آیت نمبر 7 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی اس دنیا میں آمد کا ایک اہم مقصد یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ معاشرتی برائیوں کو اپنی تبلیغ دین سے ختم کریں کیونکہ جس معاشرے میں برائیاں ہوتی ہیں، وہ معاشرہ کبھی بھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا اور بدنامی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ معاشرتی برائیاں پورے ماحول کو بگاڑ دیتی ہے۔ نبی پاک ﷺ نے جس معاشرے میں آنکھ کھولی۔ وہ معاشرہ شرابی، زانی، ظالم، بددیانت اور لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کرنے والا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے اخلاق وکردار اور تبلیغ دین سے پورے معاشرے کو بدل دیا اور آپ ﷺ کی عظیم تعلیم صبح قیامت تک لئے مشعل راہ ہے۔ آیئے ہم آج کی اس محفل میں مختصر مختصر معاشرتی برائیوں کا ذکر کریں گے جس نے ہمارے معاشرے کو تباہ کردیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہماری اس گفتگو سے کسی کی اصلاح ہوجائے اور اس کی اصلاح ہم سب کی نجات کا ذریعہ بن جائے۔

معاشرتی برائیوں میں سب سے پہلی برائی دھوکہ دہی ہے، دھوکہ دہی کیا ہے اس سے متعلق حدیث شریف میں کیا بیان کیا گیا ہے، سماعت فرمایئے۔

1۔ دھوکہ دہی:

ترمذی شریف کی حدیث پاک میں نبی پاک ﷺ کا ارشاد پاک نقل ہے

جوکسی مومن کونقصان پہنچائے یااس کے ساتھ مکراوردھوکہ بازی کرے، وہ ملعون ہے۔

محترم حضرات! مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ بازی کرنا قطعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا جہنم کا عذاب عظیم ہے مگرافسوس کہ آج سب سے زیادہ دھوکہ بازی مسلمانوں کے اندر ہے اور ہم دھوکہ دینے کے لئے مختلف طریقہ کار اختیار کررہے ہیں۔

☆قرض کے بہانے رقم دبالینا:

کئی ایسے لوگ ہیں جن کی قرض لیتے وقت ہی یہ نیت ہوتی ہے کہ قرض لے کر واپس کرنا ہی نہیں ہے۔قرض حاصل کرنے کے لئے دھوکہ دیتے وقت خوب گڑگڑاتے ہیں۔منت سماجت کرتے ہیں، پھروہ رحم کھاکررقم بطورقرض دیتا ہے تواسے لےکرفوراغائب ہوجاتے ہیں۔واپس دینے کا نام تک نہیں لیتے۔

☆چائنا کا مال جاپانی کہہ کرفروخت کرنا:

کئی ایسے دکاندار ہیں جو چائنا کے مال کو جاپانی کہہ کرفروخت کرتے ہیں۔ اس طرح جھوٹ بول کر وہ اپنے مسلمان بھائی کو دھوکہ دیتے ہیں۔دھوکہ تو غیر مسلم کو بھی نہیں دینا چاہیے پھرایسی حرکت کرکے اپنے آپ کو بہت ہوشیار تصور

کرتے ہیں اورلوگوں سے کہتے پھرتے ہیں کہ دیکھا میں نے فلاں کوکیسا بنایا۔ یادرہے ایسے کام سے ہماری ہی آخرت کا نقصان ہے۔مومن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ایسے کام کرے۔

☆ مالداروں کا ڈیوٹی اورٹیکس چوری کرنا:

بڑے بڑے بزنس مین لاکھوں روپے کمانے کے چکر میں حکومت کو دھوکہ دیتے ہوئے ڈیوٹی اورٹیکس چوری کرتے ہیں۔اس طرح کافی منافع بٹورتے ہیں۔ بزنس مین کی ان حرکتوں سے ملک کونقصان پہنچتا ہے۔اگرکوئی یہ کہہ کر ڈیوٹی اورٹیکس چوری کرے کہ حکومت بھی تو چورہے اس نے بھی تو ملک کولوٹا ہے، یہ بات محشر میں اس کوبچانہیں سکے گی۔اس لئے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود بارگاہ رب العزت میں جوابدہ ہے۔

2۔خیانت:

امانتوں میں خیانت کرنا بھی موجودہ دور میں عام ہو چکا ہے۔خیانت بہت بری عادت ہے۔سچا مومن کبھی خائن نہیں ہوتا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خیانت سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

القرآن:یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ

وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ ورسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

محترم حضرات! ہر مسلمان پر امانت داری واجب اور خیانت کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیث شریف میں خیانت کرنے والے کو منافق کہا گیا ہے۔

☆خیانت کرنے والا منافق ہے:

حدیث شریف = مسلم شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں، وہ منافق ہوگا۔ اگرچہ نماز، روزہ کا پابند کیوں نہ ہو۔

1۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے

2۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے

3۔ جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے

محترم حضرات! خیانت کا پہلا سبب بدنیتی، دوسرا سبب دھوکہ دہی کی عادت، تیسرا سبب خدا تعالیٰ پر بھروسہ میں کمی اور چوتھا سبب نفسانی خواہشات

اور پانچواں سبب بری صحبت ہے۔

یہ پانچ اسباب انسان کو خیانت کی طرف لے جاتے ہیں۔صرف اور صرف ایک مسلمان اتنا سوچ لے کہ میرے مقدر میں جو کچھ لکھا ہے، وہ مجھے مل کر ہی رہے گا۔کوئی اس رزق کو مجھ سے روک نہیں سکتا،تو وہ کبھی بھی خیانت نہیں کرے گا۔یاد رہے کہ خیانت کی بھی کچھ اقسام ہیں۔

☆خیانت کی اقسام:

1۔اگر کوئی شخص ہمارے پاس اپنی امانت رکھوا کر جائے اور ہم اس کی حفاظت نہ کریں یا اسے ضائع کر دیں تو یہ خیانت کہلائے گا۔

2۔ہمارے جسم کے اعضاء ناک، آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں یہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں مگر ہم ان اعضاء کو رب تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال کر کے امانت میں خیانت کرتے ہیں۔

3۔مسلمان بھائی کی زبان سے سنی ہوئی بات ہمارے پاس امانت ہے مگر ہم اس بات کا معاشرہ میں ڈھنڈورا پیٹ کر امانت میں خیانت کرتے ہیں۔

4۔اگر آپ کسی ادارے یا کمپنی کے کیشیئر ہیں،خزانچی ہیں،تو آپ اس ادارے کے مال کو اس کے قواعد وضوابط کے مطابق خرچ کریں۔اگر آپ نے

اس مال کو اپنے ذاتی مفادات کے لئے استعمال کیا تو یہ امانت میں خیانت کہلائے گی۔

محترم حضرات! کوشش کریں کہ تمام امانتوں کی پاسداری کریں۔ کہیں بھی خیانت سے کام نہ لیں، کیونکہ خیانت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف لے جاتی ہے اور نافرمانی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

3۔ حسد:

معاشرتی برائیوں میں سب سے مہلک یعنی ہلاک کر دینے والی برائی حسد ہے۔ کسی کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکنا، کسی کی کامیابی اور ترقی کو دیکھ کر دل جلاتے رہنا، کسی کی بڑھتی ہوئی عزت اور دولت پر رنجیدہ ہونا اور یہ خواہش کرنا کہ یہ نعمت اس سے چھن جائے یا یہ نعمت میرے پاس آ جائے، حسد کہلاتا ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی سختی سے مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ سورۂ نسآء آیت نمبر 54 میں ارشاد ہوتا ہے:

☆ حسد کرنے والا اللہ کی عطا پر اعتراض کرتا ہے:

القرآن: اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ

وَاٰتَیۡنٰہُمۡ مُّلۡکًا عَظِیۡمًا ○

ترجمہ: یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا۔

محترم حضرات! اس بات پر ہمارا ایمان ہے کہ جسے جو کچھ ملتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ملتا ہے جسے جو کچھ ملتا ہے اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، حاسد (حسد کرنے والا) اللہ تعالیٰ کی عطا پر اعتراض کرتا ہے کیونکہ اسے تو رب تعالیٰ نے عطا کیا ہوا ہے۔ اس کی عطا پر ہم اعتراض کرنے والے کون ہوتے ہیں۔ رب تعالیٰ بادشاہ ہے، احکم الحاکمین ہے جسے جو چاہے عطا کرے، جسے جتنا چاہے نوازے۔ بندۂ ناچیز کی کیا اوقات کہ وہ رب تعالیٰ کی عطا پر اعتراض کرے مگر افسوس ہم ہیں جو کسی کو بلندی کی طرف جاتا دیکھتے ہیں، کسی کو مالدار بنتا دیکھتے ہیں یا سنتے ہیں تو فوراً ہمارا منہ اتر جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ دو چار کلمات اس کی مخالفت میں بھی کہیں گے۔ یہ سب حسد کی بناء پر ہوتا ہے۔ اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی زبان پر یہ ہوتا ہے کہ میاں! ہم تو لوگوں کی ترقی پر خوش ہونے والوں میں سے ہیں حالانکہ دل حسد کی بیماری سے لبریز ہوتا ہے۔

☆حاسد اپنی نیکیوں کا نقصان کرتا ہے:

امام ابوداؤد، ابوداؤد شریف مین حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا: حسد سے دور رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو (کھا جاتی ہے)

محترم حضرات! آج حسد کا معاملہ اس قدر آگے جا چکا ہے۔ یہ حسد شدید نفرتوں میں بدل چکی ہے۔ کسی کو ترقی کرتا دیکھ کر دل میں حسد کی آگ کو ایسا بھڑکاتا ہے کہ لوگ جادو کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ایسے ایسے کالے علم کرواتے ہیں کہ سامنے والا تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔ سڑک پر آجاتا ہے۔ بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اس طرح حسد کی آگ بجھتی ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں تو حسد کی آگ کو بجھانے کے لئے ایسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں مگر آخرت میں دوزخ کی آگ ان کا انتظار کر رہی ہے۔

محترم حضرات! خدارا اپنے آپ کو حسد جیسی مہلک بیماری سے بچایئے اور کبھی حسد پیدا ہونے لگے تو اپنے دل کو یہ کہہ کر حسد کا دروازہ بند کر دیں کہ میں کیوں کسی کی ترقی اور بلندی پر حسد کروں؟ اسے تو عروج و بلندی میرے پیارے اللہ نے عطا کی ہے۔ وہ بادشاہ ہے جسے جو چاہے، عطا کرے۔

4۔ بُغض وعداوت:

یہ برائی بھی بہت عام ہو چکی ہے۔اس برائی نے معاشرے میں نحوست کو پھیلایا ہے۔کوئی ملک، کوئی شہر، کوئی علاقہ، کوئی گاؤں، کوئی محلہ، کوئی گلی، کوئی عمارت اور کوئی گھر اس برائی سے پاک نہیں۔بغض و عداوت شیطان کا اتنا خطرناک ہتھیار ہے جس نے ہر ایک کو اپنا نشانہ بنایا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شیطان کے اس ہتھیار کو بیان فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ انعام کی آیت نمبر 91 میں ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

ترجمہ: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے۔شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

محترم حضرات! واقعی شیطان یہی چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے آپس میں پھوٹ ڈال دے، نفرتیں پیدا کردے۔دشمنی ڈلوادے۔موجودہ دور میں یہ چیز واضح نظر آتی ہیں کہ آج ہم تعصّبات کا شکار ہوگئے۔کہیں مذہبی تعصب، کہیں

لسانی تعصب اور کہیں قومی تعصب نفرتیں پیدا کر رہا ہے۔ مسلمان کی یہ شان ہے کہ وہ اگر کسی سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے اور اگر کسی سے نفرت کرتا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے مگر ہمارا معاملہ بالکل الٹ ہے۔ ہماری محبتیں اور ہماری نفرتیں ذاتیات اور مفادات پر مبنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج اُمّت مسلمہ پارہ پارہ ہو چکی ہے۔ اس کی قوت ٹوٹ چکی ہے۔ اس کو غیر مسلم طاقتیں تر نوالہ بنائے ہوئے ہیں مگر ہمیں عقل نہیں آتی۔ ہم تعصّبات کے دلدل میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ مزید دھنستے ہی جا رہے ہیں۔ یہ تعصب بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور دلوں کو مسلمانوں کے بغض و عداوت سے محفوظ رکھے۔ آمین

5۔ مال حرام:

جہاں مسلمان دیگر معاشرتی برائیوں میں آگے بڑھتے جا رہے ہیں وہاں مال حرام کما کر راتوں رات مالدار بننے کی خواہش بھی دلوں میں پروان چڑھتی جا رہی ہے۔ اس خواہش نے مسلمانوں کے دلوں سے حلال اور حرام میں تمیز ختم کر دی ہے۔ نظریہ یہ بن گیا ہے کہ بس مال آنا چاہیئے۔ حلال ہو یا حرام اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے جبکہ قرآن وحدیث میں حلال و پاکیزہ رزق کمانے کا حکم

دیا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید سورۂ اعراف آیت نمبر 157 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا

ترجمہ: اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ

صرف وہی رزق کھائیں جن کا حکم کونین کے والی ﷺ نے ہمیں دیا ہے اور جن حرام چیزوں سے ہمیں منع فرمایا ہے اس سے بچا جائے چنانچہ سورۂ حشر آیت نمبر 7 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

القرآن: وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

ترجمہ: اور جو کچھ تم کو رسول دیں، وہ لو اور جس سے منع فرمادیں، باز رہو

☆ مال حرام کا وبال:

حدیث شریف = امام ذہبی علیہ الرحمہ کتاب الکبائر کے صفحہ نمبر 136 پر حدیث شریف نقل فرماتے ہیں۔ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو لایا جائے گا جن کے پاس تہامہ پہاڑوں کی مثل نیکیاں ہوں گی، یہاں تک کہ ان کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو اڑتی

ہوئی خاک کی طرح کردے گا پھر انہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ! یہ کیسے ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز پڑھتے، زکوٰۃ دیتے، روزے رکھتے اور حج کرتے ہوں گے لیکن جب انہیں کوئی حرام چیز پیش کی جاتی تو لے لیتے تھے۔پس اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو مٹادے گا۔

محترم حضرات! آپ نے حدیث پاک سماعت کی، عبرت کا مقام ہے۔ اتنی نیکیاں ہونے کے باوجود جہنم میں ڈالا جائے گا۔ وجہ صرف اور صرف مال حرام، پہاڑوں کے برابر ساری نیکیاں خاک کردی جائیں گی مگر افسوس کہ آج ہم مسلمانوں میں حلال وحرام کی تمیز ہوگئی۔

☆اہل خانہ کی وجہ سے حرام کی طرف:

حدیث شریف = کتاب الزہد الکبیر میں امام بیہقی علیہ الرحمہ حدیث نمبر 439 نقل فرماتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کی ہلاکت اس کی بیوی، ماں باپ اور اولاد کے باعث ہوگی۔ وہ اسے مفلسی کی عار دلائیں گے اور اسے ایسے کام کرنا پڑیں گے جو اس کے بس سے باہر ہوں گے اور وہ ایسے راستوں پر چل پڑے گا جن میں اس کا دین چلا جائے گا اور وہ ہلاک ہوجائے گا۔

محترم حضرات! اس حدیث شریف کو پیش نظر رکھ کر موجودہ دور کو دیکھئے مجھے کئی بار ایسے لوگ ملے جو یہ بات بتاتے ہیں کہ میں کئی برس سے ایمانداری کے ساتھ نوکری کررہا ہوں۔ اولاد اب جوان ہوگئی ہے، وہ مجھ سے کہتی ہے کہ ابا! تم اتنے برس سے نوکری کرتے ہو، ہم وہی پرانے گھر میں رہتے ہیں۔ تم ایمانداری میں رہ گئے، تم نے کچھ نہیں بنایا، فلاں کو دیکھو، بنگلے اور کروڑوں کے فلیٹ بنالئے۔ گاڑی خرید لی اور آپ وہیں کے وہیں ہیں۔ یہ کہہ کر بیوی، بچے اور والدین اس کو عار دلائیں گے۔ جس کے باعث وہ حرام کی طرف بڑھے گا۔ حرام کمائے گا، گھر والوں کو کھلائے گا اور بالآخر خود بھی تباہ و برباد ہوگا اور گھر والے بھی برباد ہوں گے۔

☆حرام سے پرورش پانے والے کی دعا:

رئیس المتکلمین حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان علیہ الرحمہ اپنی مایہ ناز کتاب اَحۡسَنُ الۡوِعَا لِآدَابِ الدُّعَا میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شخص سفر دراز کرے، بال الجھے، کپڑے گرد آلود اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور یارب، یارب کہے مگر اس کا کھانا، پینا اور پرورش حرام ہے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

محترم حضرات! معلوم ہوا کہ حرام کھانے اور پینے والوں کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی، چاہے وہ کتنی ہی عاجزی کرلے اور کتنا ہی گڑگڑا لے، دعا صرف اور صرف اس کی مقبول ہے جس کے پیٹ میں لقمۂ حلال ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو لقمہ حلال نصیب فرمائے اور لقمۂ حرام سے محفوظ فرمائے۔

آمین

5۔ جھوٹ:

جھوٹ کو تو ایسا لگتا ہے کہ معاشرے میں کوئی گناہ سمجھتا ہی نہیں ہے۔ لوگوں کا تکیہ کلام ہی جھوٹ ہو چکا ہے۔ اگر ہم قرآن وحدیث میں جھوٹ بولنے کے وبال کو پڑھیں تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہم نقصان ہی نقصان اکھٹا کررہے ہیں۔ آج ہمارا حال یہ ہے کہ بات بات پر جھوٹ، مذاق میں جھوٹ، محفلوں میں جھوٹ اور اب یہ حال ہوگیا کہ جھوٹ کو گناہ ہی نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں ڈرنے اور سچّوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیتا ہے چنانچہ سورۂ توبہ آیت نمبر 119 میں ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

ترجمہ:اے ایمان والو!اللہ سے ڈرواور سچوں کے ساتھ ہو۔

نبی پاک ﷺ نے احادیث میں جھوٹ کی سختی سے مذمت فرمائی ہے چنانچہ چند احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

1۔حدیث شریف = ابوداؤد کتاب الادب میں حدیث نمبر 4971 نقل ہے۔سرور کونین ﷺ نے فرمایا: کتنی بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات کہو جس میں وہ تمہیں سچّا سمجھ رہا ہو حالانکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔

2۔حدیث شریف = مساوی الاخلاق للخرائطی میں حدیث نمبر 117 نقل ہے۔رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹ رزق کو تنگ کر دیتا ہے۔

3۔حدیث شریف = بخاری شریف کتاب الادب میں حدیث نمبر 6094 ہے۔حضور جان عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور اس میں خوب کوشش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ رب تعالیٰ کے ہاں اسے کذاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

4۔حدیث شریف = کتاب مساوی الاخلاق صفحہ نمبر 68 پر حدیث نمبر 111 نقل ہے۔حضرت اوسط بن اسماعیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور جان عالم ﷺ کے وصال

ظاہری کے بعد خطبہ دیتے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے، پچھلے سال جانِ عالم ﷺ ہمارے درمیان اسی طرح قیام فرماتے تھے جس طرح میں کھڑا ہوں۔ اتنا کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر ارشاد فرمایا: جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ حق تعالیٰ کی نافرمانی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں (یعنی جھوٹ اور حق تعالیٰ کی نافرمانی) جہنم میں (لے جاتے) ہیں۔

5۔حدیث شریف = مساوی الاخلاق صفحہ نمبر 76 پر حدیث نمبر 131 نقل ہے۔ تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا چلئے میں اس کے ساتھ چل دیا۔ میں نے دو آدمیوں کو دیکھا۔ ان میں سے ایک کھڑا تھا اور دوسرا بیٹھا تھا۔ کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور تھا جسے وہ بیٹھے شخص کے ایک جبڑے میں ڈال کر اسے اتنا کھینچتا حتیٰ کہ گدی تک پہنچا دیتا پھر اسے نکالتا اور دوسرے جبڑے میں ڈال کر کھینچتا، اتنے میں پہلے والا اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا۔ میں نے لانے والے شخص سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا۔ یہ جھوٹا شخص ہے۔ اسے قیامت تک قبر میں عذاب دیا جاتا رہے گا۔

محترم حضرات! ہمیں اپنے نازک بدن پر رحم کرتے ہوئے جھوٹ سے بچنا چاہیئے۔ ہم تو اتنے کمزور ہیں کہ مچھر کا ڈنک برداشت نہیں کر سکتے، اتنا خطرناک

عذاب کیسے سہہ سکیں گے اگر ہم عذاب جہنم سے چھٹکارا چاہتے ہیں تو ہمیں جھوٹ سے سچی توبہ کرنی ہوگی اور سچ کو لازم پکڑنا ہوگا۔

☆ سچ کی برکت:

حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کے پیچھے کچھ سپاہی تعاقب میں دوڑنے لگے۔حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ کے مکان کے کمرے میں پناہ لے لی۔سپاہی تعاقب کرتے ہوئے حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ کے دروازے تک پہنچ گئے اور پوچھنے لگے کہ حسن بصری کہاں ہیں؟ حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ نے فرمایا: اندر کمرے میں چھپے ہوئے ہیں۔سپاہی اندر داخل ہوئے مگر کسی بھی کمرے میں حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ انہیں نظر نہ آئے، بالآخر سپاہی یہ کہہ کر چلے گئے کہ اندر تو ہمیں حسن بصری نظر ہی نہیں آئے۔ سپاہیوں کے جانے کے بعد حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ باہر تشریف لائے اور حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ سے فرمانے لگے کہ کیا خوب تم نے دوستی نبھائی۔میرا ذرا بھی خیال نہیں کیا۔سپاہیوں کو سچ سچ بتا دیا کہ میں اندر ہوں۔یہ سن کر حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ فرمانے لگے حضور! سپاہیوں کو سب کچھ نظر آیا، آپ نظر نہیں آئے، یہ میرے سچ بولنے کی برکت ہے۔

☆کیا مسلمان بھی جھوٹ بول سکتا ہے:

حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے استاد محترم حضرت علامہ مولانا مُلاّ جیون علیہ الرحمہ ایک مرتبہ کسی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آپ سے کہنے لگے کہ آپ کی زوجہ بیوہ ہوگئی ہے۔ یہ سن کر آپ سوچ میں پڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ شخص کہنے لگے۔ ارے حضرت آپ تو سوچ میں پڑ گئے۔ آپ کے زندہ ہوتے ہوئے آپ کی زوجہ کیسے بیوہ ہوسکتی ہے؟ یہ سن کر حضرت مُلاّ جیون علیہ الرحمہ فرمانے لگے کہ میں تو اس سوچ میں گم ہوگیا کہ کیا ایک مسلمان بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔

محترم حضرات! واقعی مومن جھوٹا نہیں ہوتا اور جھوٹا انسان مومن نہیں ہوسکتا۔ مومن ہمیشہ سچ ہی بولتا ہے اور سچوں کے ساتھ رہتا ہے۔ مگر افسوس کہ ہم نے بات بات پر جھوٹ بولنا شروع کردیا ہے۔ حتّٰی کہ اب ہم نے مذاق میں لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنا شروع کردیا ہے۔ بات بات پر جھوٹ بول کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ میاں ہم تو مذاق کررہے ہیں۔ حدیث پاک میں اس کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے چنانچہ حدیث شریف سماعت فرمائیے۔

حدیث شریف = ابوداؤد کتاب الادب میں حدیث نمبر 4990 نقل

ہے۔سید عالم جانِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہنسائے (یعنی مذاق میں جھوٹ بولتا ہے) اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔

محترم حضرات! آج ہم میں سے ہر دوسرا شخص جھوٹ بول کر اپنے بھائی، دوست اور لوگوں کو ڈراتا ہے پھر جب وہ حیرت میں مبتلا ہوتے ہیں تو فوراً کہہ دیتا ہے کہ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ یاد رہے یہ جھوٹ ہے اور مذاق میں جھوٹ بولنے پر تین مرتبہ ہلاکت ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔

☆ تین مواقع پر جھوٹ بولنے کی اجازت:

حدیث شریف = شعب الایمان چوتھی جلد صفحہ نمبر 204 پر حدیث نمبر 4798 نقل ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سرور کونین ﷺ کو تین مواقع کے علاوہ کبھی جھوٹ کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا۔ لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے موقع پر، جنگ کے موقع پر اور آدمی کا اپنی زوجہ سے اور زوجہ کا اپنے خاوند سے کوئی بات کہنے کے موقع پر۔

محترم حضرات! ایک بات ذہن نشین کر لیجئے کہ ہمیشہ سچ کی جیت ہے۔ جھوٹ بالآخر شکست پاتا ہے۔ سچ ہی کی کامیابی ہے۔ جھوٹ کو ناکامی ہے۔ سچا

آدمی عزت پاتا ہے جبکہ جھوٹا ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سچ بولیں اور سچوں کے ساتھ ہوجائیں تاکہ دنیاوآخرت میں کامیابی حاصل ہو۔

7۔ریاکاری:

ریاکاری بھی ایک معاشرتی برائی ہے جو کہ دن بدن بیماری سے بھی تیز پھیلتی جارہی ہے۔ریاکاری کا معنیٰ دکھاوا ہے۔موجودہ پرفتن دور میں ہر خاص و عام اس برائی میں مبتلا ہے۔کوئی کم مبتلا ہے،کوئی بہت زیادہ مبتلا ہے وہی محفوظ ہے جس کے دل میں اخلاص کی دولت ہے جس کے اعمال میں للّٰہیت ہے جن کی عبادت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے۔بقیہ ہر خاص و عام ریاکاری کے ذریعہ اپنے اعمال برباد کررہے ہیں۔قرآن وحدیث میں ریاکاری کو بہت بڑی تباہ کاری ارشاد فرمایا:چنانچہ سورۂ ماعون میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاهُوۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَ ۝

ترجمہ:تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

اب احادیث کی روشنی میں ریاکاری کی تباہ کاری سماعت فرمائیں۔

1۔ حدیث شریف = امام طبرانی علیہ الرحمہ معجم الاوسط میں حدیث نمبر 4213 نقل ہے۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اس رونے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا: مجھے اپنی اُمّت پر شرک کا خوف ہے سنو! وہ سورج، چاند، بتوں اور پتھروں کی پوجا تو نہیں کریں گے لیکن اپنے اعمال میں دکھاوا کریں گے۔

2۔ حدیث شریف = امام طبرانی علیہ الرحمہ معجم الکبیر میں حدیث نقل کرتے ہیں۔ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا: جب لوگ اپنے اعمال کو لے کر آئیں گے تو ریاکاروں سے کہا جائے گا ان کے پاس جاؤ جن کے لئے تم ریاکاری کیا کرتے تھے اور ان کے پاس اپنا اجر تلاش کرو۔

3۔ حدیث شریف = امام ابن ابی شیبہ علیہ الرحمہ اپنی مُصنَّف میں حدیث نقل فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن ابی ذکریا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اپنے عمل میں ریاکاری کی، اس کا سارا عمل برباد ہوگیا۔

4۔ حدیث شریف = ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2389 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن رب تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے ان پر تجلی فرمائے گا۔ اس وقت ہر اُمّت گھٹنوں کے بل کھڑی

ہوگی۔سب سے پہلے جن لوگوں کو بلایا جائے گا ان میں ایک حافظ قرآن، دوسرا شہیداور تیسرا سخی ہوگا۔

رب تعالیٰ حافظ سے فرمائے گا کیا میں نے تجھے اپنے رسول پر اتارا ہوا کلام نہیں سکھایا تھا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر تو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا یارب! میں دن رات اسے پڑھتا رہا۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو جھوٹا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا، تیرا مقصد تو یہ تھا کہ لوگ تیرے بارے میں یہ کہیں کہ فلاں شخص قاریٔ قرآن ہے اور وہ تجھے دنیا میں کہہ لیا گیا (اب میرے پاس کچھ نہیں ہے)

پھر سخی کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا۔کیا میں نے تجھ پر اپنی نعمتوں کو اتنا وسیع نہ کیا کہ تجھے کسی کا محتاج نہ ہونے دیا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے رب! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔تو نے میرے عطا کردہ مال کا کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا، اس مال کے ذریعے صلہ رحمی کرتا اور تیری راہ میں صدقہ کیا کرتا تھا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے، اسی طرح فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تیرا مقصد تو یہ تھا کہ تیرے بارے میں کہا جائے کہ فلاں بہت سخی ہے اور وہ تجھے دنیا میں کہہ لیا گیا۔(اب میرے پاس کچھ نہیں ہے)

پھر راہ خدا میں مارے جانے والے کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا تجھے کیوں قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تو میں تیری راہ میں لڑتا رہا اور بالاخر اپنی جان دے دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے......اسی طرح فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے......پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تیرا مقصد تو یہ تھا کہ تیرے بارے میں کہا جائے کہ فلاں بہت بہادر ہے اور وہ تجھے دنیا میں کہہ لیا گیا۔ (اب میرے پاس کچھ نہیں ہے)

پھر نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے وہ پہلے تین افراد ہیں جن سے قیامت کے دن جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔

☆ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم جلد سوم صفحہ نمبر 879 پر نقل کرتے ہیں کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ریا کار کی تین نشانیاں ہیں۔

1۔ تنہائی میں سستی کرتا ہے۔

2۔ لوگوں کے سامنے چست (تر و تازہ) رہتا ہے۔

3۔ جب اس کی تعریف کی جائے تو زیادہ عمل کرتا ہے اور مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کرتا ہے۔

محترم حضرات! مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ہمیں کسوٹی عطا فرما دی۔

اب ہم سب اپنے گریبان میں جھانکیں کہیں ان میں سے کوئی نشانی ہم میں تو نہیں ہے۔ اگر ہے تو توبہ کریں اور اس چیز کو اپنے اندر سے نکال دیں تاکہ ہم ریاکاری کی تباہ کاری سے بچ جائیں۔

☆ امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم جلد سوم صفحہ نمبر 880 پر نقل فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن ریاکار کو چار ناموں سے پکارا جائے گا۔ اے ریاکار! اے دھوکے باز! اے نقصان اٹھانے والے! اے بدکار! جا اور اپنا ثواب اس سے لے جس کے لئے تو نے عمل کیا ہے۔ ہمارے پاس تیرے لئے کوئی اجر نہیں۔

محترم حضرات! ہائے ہمارا کیا بنے گا۔ روز محشر ہمارا کیا ہوگا۔ آج ہم نمازیں، روزے، زکوٰۃ، صدقات، خیرات، حج، تبلیغ، دین اور دیگر اعمال میں ریاکاری شامل کر لیتے ہیں۔ روز محشر اگر ہمیں یہ کہہ دیا گیا کہ جاؤ جن کو دکھانے کے لئے تم اعمال کرتے تھے' اُنہی سے اجر لے لو تو ہمارا کیا ہوگا۔ ہم کہاں جائیں گے۔ کس سے فریاد کریں گے۔

☆ امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب بندہ دکھلاوا کرتا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے کو دیکھو میرے ساتھ ٹھٹھا یعنی مذاق کرتا ہے۔

☆ امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں۔ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں۔ پہلے لوگ عمل کرکے ریاکاری کرتے تھے اور اس زمانے میں عمل کے بغیر ریاکاری کرتے ہیں۔

محترم حضرات! ریاکاری کتنی خطرناک برائی ہے، سیٹھ صاحب سخاوت کریں تو میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر تصویر آنی چاہیئے۔ فلاحی ادارے راشن تقسیم کریں تو لازمی اخبارات میں تصویر آنی چاہیئے۔ کوئی نیک کام کریں تو فیس بک، واٹس اپ پر تصویر آنی چاہیئے۔ علم حاصل کرلیا تو اب سب کو معلوم ہوجائے کہ میں علامہ ہوں، حافظ قرآن بن گیا تو سب کو معلوم ہوجائے کہ میں حافظ ہوں۔ الغرض کہ کوئی نیکی ہم سے نہیں چھپتی حضور مفتی اعظم ہند علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ اپنے کلام میں اس کو یوں بیان کرتے ہیں۔

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عمل نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ریاکاری کی تباہ کاری سے محفوظ فرمائے اور صرف اپنی رضا کے لئے نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

دعا کی فضیلت
اور اہمیت
http://t.me/Tehqiqat

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَقَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ
صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۃ مومن سے آیت نمبر 60 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسلامی طریقوں پر اگر نظر دوڑائیں تو ہمیں ایک بہت اہم چیز نظر آتی ہے، وہ ایک ایسی چیز ہے جو کسی دوسرے مذہب میں نظر نہیں آتی۔ وہ چیز دعا ہے۔

اسلام کا مزاج دیکھئے کھانا کھانے سے پہلے دعا، کھانا کھانے کے بعد دعا، پانی پینے سے پہلے دعا، پانی پینے کے بعد دعا، وضو کرنے سے پہلے دعا، کُلّی کرنے سے پہلے دعا، چہرہ دھونے سے پہلے دعا، ہاتھ دھونے سے پہلے دعا، پاؤں دھونے سے پہلے دعا، بیت الخلاء جانے سے پہلے دعا، بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد دعا، سونے سے پہلے دعا، جاگنے کے بعد دعا، سواری پر سوار ہونے کے بعد دعا، آئینہ دیکھیں تو دعا، دودھ پئیں تو دعا، چاند دیکھیں تو دعا، ستارے دیکھیں تو دعا الغرض کہ ہر ہر لمحہ دعا یعنی اپنے رب سے خوب مانگو۔

دعا مانگنے کے فضائل بے شمار ہیں۔ کہیں اسے مومن کا ہتھیار فرمایا گیا۔ کہیں اسے عبادت کا مغز فرمایا گیا اور کہیں اسے بھلائی جمع کرنے کا ذریعہ فرمایا گیا۔ کثرت سے دعا مانگنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ دعا کا کوئی نہ کوئی فائدہ پہنچتا ہی رہتا ہے۔ حدیث شریف میں اس کو بیان فرمایا گیا ہے۔

☆ دعا کبھی تین چیزوں میں سے ایک سے خالی نہیں ہوتی:

حدیث شریف = امام حاکم علیہ الرحمہ اپنی مستدرک کی دوسری جلد کے صفحہ نمبر 163 پر حدیث نمبر 1862 پر نقل فرماتے ہیں۔ تاجدار کائنات فخر

موجودات ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان ایسی دعا کرے جس میں گناہ اور قطع رحمی کی کوئی بات شامل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے کوئی ایک ضرور عطا فرماتا ہے۔

1۔اس کی دعا کا نتیجہ جلد ہی اس کی زندگی میں ظاہر ہو جاتا ہے۔

2۔ یا رب تعالیٰ (دعا کی برکت سے) کوئی مصیبت اس بندے سے دور فرما دیتا ہے۔

3۔ یا اس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ بندہ (جب قیامت کے دن) نامقبول دعاؤں (جو دعائیں دنیا میں قبول نہ ہوئیں) کا اجر وثواب دیکھے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش! دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی۔

محترم حضرات! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے ہر ہر لمحہ دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔قبول ہوں یا نہ ہوں، دل چھوٹا نہیں کرنا چاہئے۔بس مانگتے رہنا چاہئے۔ قیامت کے دن ایک ساتھ بھلائیاں اور خیر عطا کی جائیں گی۔

☆دعا نہ مانگنے والے سے رب ناراض ہوتا ہے:

دنیا کے مالدار، صاحب ثروت اور دولت مند لوگوں سے اگر کبھی کوئی مانگ لے تو وہ ناراض ہوتے ہیں، چلیئے اگر ایک مرتبہ میں آپ کو کچھ مال دے بھی دیا تو دوبارہ مانگنے پر ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ تم نے تو مانگنے کا دھندا بنالیا ہے، جب دیکھو کچھ نہ کچھ مانگتے ہی رہتے ہو مگر عالمین کے پروردگار خالق کائنات کی شان دیکھئے کہ اگر کوئی اس سے نہ مانگے تو وہ اس بندے سے ناراض ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

حدیث شریف = ترمذی شریف کتاب الدعوات میں حدیث نمبر 3373 نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

محترم حضرات! ایک جانب تو رب تعالیٰ اپنے مانگنے والے بندے سے خوش اور نہ مانگنے والے بندے سے ناراض ہوتا ہے اور دوسری جانب اپنے کلام میں اپنے حبیب ﷺ سے بھی فرماتا ہے۔ چنانچہ سورۂ والضحیٰ میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

ترجمہ: اور سائل کو نہ جھڑکیں

یعنی (اے محبوب ﷺ! میرے بندے آپ ﷺ سے جب بھی جو بھی مانگیں، آپ انہیں عطا کردیجئے گا۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے رب کے ارشاد پر کیسا عمل کیا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ ہم نے کبھی بھی نبی پاک ﷺ کی زبان سے مانگنے والے کونہیں فرماتے سنا ہی نہیں، اس کو تاجدار بریلی امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اپنے نعتیہ کلام میں یوں بیان کرتے ہیں۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحہ تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

☆دعا مومن کا ہتھیار ہے:

حدیث شریف = مسند ابی یعلیٰ جلد دوم صفحہ نمبر 201 پر حدیث نمبر 1806 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارا رزق وسیع کردے تو رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

☆دعا بلا کو روک لیتی ہے:

حدیث شریف = امام حاکم علیہ الرحمہ مستدرک کی دوسری جلد کے صفحہ نمبر 162 پر حدیث نمبر 1856 نقل فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد

فرمایا۔ بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے پھر دونوں قیامت تک جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔

محترم حضرات! کئی مقامات پر ایسا ہوتا ہے ہم بڑے بڑے حادثات سے بچ جاتے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ بال بال بچ جاتے ہیں۔ یہ سب دعاؤں کی برکتیں ہیں کیونکہ دعا بلا کے آڑے آ جاتی ہے اس لئے دعا مانگتے رہنا چاہئے۔

☆ دعا کی حیثیت:

حدیث شریف: تنبیہ الغافلین صفحہ نمبر 216 پر حدیث نمبر 577 نقل ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عبادات میں دعا کی وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی۔

☆ عبادت کا مغز:

حدیث شریف = ترمذی شریف میں حدیث نمبر 3382 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔

محترم حضرات! آپ نے دو حدیثیں سماعت کیں۔ ایک میں دعا کو کھانے میں نمک کی حیثیت اور دوسری میں عبادت کا مغز ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کے بعد دعا ضرور کرنی چاہئے اور جو لوگ عبادت کے بعد دعا نہیں

مانگتے ، وہ عبادت کی اصل اور بنیاد کو کھو بیٹھتے ہیں۔

☆ خالی نہیں لوٹایا جاتا:

حدیث شریف = ترمذی شریف میں حدیث نمبر 3567 نقل ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا رب حیا فرمانے والا اور بہت عطا کرنے والا ہے۔ حیا فرماتا ہے کہ بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور وہ اسے خالی لوٹا دے۔

☆ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے:

حدیث شریف = ترمذی شریف اور ابن ماجہ میں حدیث پاک نقل ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کو نہیں بدل سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی۔

☆ یہ نہ کہو کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی:

حدیث شریف = بخاری شریف کتاب الدعاء میں حدیث نمبر 6340 نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جب تک وہ جلدی نہ

کرے (یعنی) وہ کہے کہ میں نے (بہت) دعا کی لیکن میری دعا قبول ہی نہیں ہوتی۔

محترم حضرات! اس حدیث پاک میں رسول محتشم ﷺ اپنے غلاموں کو ترغیب دلا رہے ہیں، جب بھی موقع ملے، اپنے رب سے مانگتے رہنا چاہئے۔ یہ کبھی نہیں کہنا چاہئے کہ میری کوئی دعا قبول ہی نہیں ہوتی بلکہ اس امید پر کہ میرا پروردگار بڑا کریم ہے۔ سب کو نوازتا ہے، مجھے بھی ضرور نوازے گا۔ ہوسکتا ہے ابھی کوئی بہتری ہو جس کی بناء پر میری دعا قبول نہیں ہو رہی۔ ہمارا پروردگار ماں سے بھی کئی گنا زیادہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ ہماری خالی جھولی کو بھی ضرور بھرے گا۔ ہمارا کام دعائیں مانگنا ہے، قبولیت اس کے دست قدرت میں ہے۔

☆ خوشحالی میں بھی دعا کرے:

حدیث شریف = ترمذی شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سختیوں اور بے چینیوں میں قبول کرے، اسے چاہئے کہ خوشحالی میں بھی کثرت سے دعا کرے۔

حدیث شریف = مسند بزار میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت انس بن

مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار کائنات سرکار مدینہ ﷺ کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر سے ہوا جو تکلیف میں مبتلا تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ یہ لوگ (آرام وراحت کے زمانہ میں) اللہ تعالیٰ سے عافیت کے لئے دعا نہیں کرتے تھے۔

محترم حضرات! ہمارے معاشرے میں بے شمار ایسے لوگ موجود ہیں جو مالدار اور خوشحال ہو جانے کے بعد دعا مانگنا چھوڑ دیتے ہیں اور یہ بات میرے مشاہدے میں ہے کہ دیگر اوقات کو چھوڑ دیں، پنجگانہ نماز پڑھ کر بھی سلام پھیرتے ہی روانہ ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ جمعۃ المبارک جیسے بابرکت دن بھی نماز جمعہ یعنی دو رکعت کا سلام پھیرتے ہی اٹھ کر روانہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہئے کیونکہ یہ مال ودولت، یہ عیش وعشرت، یہ جاہ وجلال، یہ خوشحالی اور یہ صحت، طاقت سدا رہنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ کسی وقت بھی جاسکتی ہیں لہذا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان خوشحالی کے دور میں بھی خوب عافیت کی دعائیں مانگے تاکہ سختیوں کے وقت آسانی نصیب ہو۔

☆ کس کی دعا قبول نہیں ہوتی؟

حدیث شریف: مسلم شریف کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر 2308 نقل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ایک شخص جو(اللہ تعالیٰ کے راستے میں)لمبا سفر اختیار کرتا ہے(حج یا جہاد یا صلہ رحمی کے لئے لمبے سفر کی وجہ سے)وہ پراگندہ اور غبار آلود ہے۔وہ آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا ہے۔اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا پینا حرام کا ہے۔اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کی نشوونما ہی حرام سے ہوئی تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟

محترم حضرات! معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیٹ میں لقمہ داخل ہو،وہ حلال ہونا چاہیئے،ورنہ کتنی ہی عاجزی کرلیں،کتنے ہی مشقت والے حج کرلیں اور کتنی ہی تبلیغیں کرلیں،اگر لقمہ حرام ہے تو ہرگز ہرگز دعا کبھی قبول نہیں ہوگی۔

اب آپ کے سامنے دعا مانگنے کے آداب بیان کرتا ہوں۔یاد رہے کہ ہر کام کے کوئی نہ کوئی آداب وشرائط ہوتے ہیں۔اسی طرح دعا کے بھی کچھ آداب ہیں۔اگر ان کو ملحوظ رکھا جائے تو دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں۔

1۔پاک صاف لباس پہن کر باوضو دعا مانگیں۔

2۔دوزانو ہوکر قبلہ کی طرف بیٹھیں

3۔دعا کے لئے ہاتھوں کو اس طرح اٹھائیں کہ ہاتھ سینے کی سیدھ میں ہوں یا کاندھوں کی سیدھ میں ہوں یا اتنے بلند ہوجائیں کہ بغلوں کی سفیدی نظر

آئے۔ تینوں صورتوں میں ہاتھوں کی ہتھیلیاں آسمانوں کی طرف کھلی ہونی چاہئے کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے۔

4۔ دعا مانگتے وقت نگاہیں ہتھیلیوں کی جانب رکھیں۔ ادھر ادھر نہ دیکھیں۔ ورنہ نظر کمزور ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

5۔ نہایت ہی عاجزی اور انکساری کے ساتھ جیسے کوئی بھکاری اپنے آقا کی بارگاہ میں سوال کرتا ہے۔

6۔ ہو سکے تو رو رو کر دعائیں مانگیں۔ اگر چہ مچھر کے سر کے برابر آنسو نکلے، یہ بھی دعا کی قبولیت کی دلیل ہے، رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالیں کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہے۔

7۔ جلد بازی نہ کرے یعنی دعا کی قبولیت کا اثر جلد ظاہر نہ ہو تو ناامید نہ ہو اور دعا کرنا چھوڑ نہ دے۔ اپنے دل میں قبول نہ ہونے کا ذرہ برابر خیال بھی نہ لائے۔ بس یقین کرلے کہ میری دعا قبول ہی قبول ہے۔

8۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر لیں۔

☆ دعاؤں کی قبولیت کے مقامات:

1۔ شب قدر

2۔عرفہ کا دن

3۔ماہ رمضان میں (خصوصا سحری اور افطاری کے وقت)

4۔شب جمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات)

5۔جمعہ کا دن (عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت) دوسری ساعت (امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر سلام پھیرنے تک)

6۔آدھی رات

7۔پہلی تہائی رات

8۔پچھلی تہائی رات

9۔سحر کا وقت

10۔اذان کے وقت

11۔اذان اور اقامت کا درمیانی وقت

12۔میدان جنگ میں صف باندھتے وقت

13۔عین جنگ کے وقت

14۔فرض نمازوں کے بعد

15۔تلاوت قرآن کے بعد

16۔ختم قرآن کے بعد (ستر ہزار فرشتوں کا نزول ہوتا ہے)

17۔زم زم شریف پیتے وقت (ہر ہر گھونٹ پر دعا مانگیں، دعا قبول ہوتی ہے)

18۔میت کے پاس حاضر ہوتے وقت

19۔مرغ جب اذان دے

20۔اجتماعی دعا

21۔ذکر کی مجلسوں میں

22۔میت کی آنکھ بند کرتے وقت

23۔بارش کے وقت

24۔کعبہ پر نظر پڑتے وقت (جب بھی کعبۃ اللہ پر نظر پڑے، دعا مانگیں)

25۔دعا کے اول وآخر سرکار اعظم ﷺ پر درود پڑھے

26۔ملتزم پر

27۔حجر اسود پر

28۔مقام ابراہیم پر

29۔مستجاب پر

30۔ولادت گاہ رسول ﷺ پر

31۔مسجد نبوی شریف میں

32۔مواجہ اقدس پر (سنہری جالیوں پر)

33۔انبیاء کرام علیہم السلام کے وسیلہ سے دعا مانگنا

34۔رسول پاک ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگنا

35۔صالحین کے وسیلہ سے دعا مانگنا

محترم حضرات! یہ وہ بابرکت مقامات ہیں جہاں رب تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو خاص قبول فرماتا ہے۔کبھی زندگی میں ایسے مواقع آئیں تو ان مواقعوں پر خوب دعائیں مانگیں۔شیطان بہت سستی دلائے گا مگر آپ نے چست رہنا ہے کیونکہ شیطان نہیں چاہتا کہ آپ کی دعائیں قبول ہوں۔اب آپ کی خدمت میں ان ہستیوں کا ذکر کروں گا جن کی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔

☆مستجاب الدعوات لوگ کون ہیں؟

مستجاب الدعوات ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ ہو سکے تو ہمیں ان لوگوں سے دعا کروانی چاہیئے۔ وہ خوش نصیب کون ہیں، سماعت فرمایئے۔

1۔صالحین کی دعا

2۔مصیبت زدہ اور مجبور حال کی دعا

3۔مظلوم کی دعا اور بد دعا

4۔والد کی دعا اولاد کے حق میں

5۔عادل (انصاف کرنے والے) کی دعا

6۔مسافر کی دعا

7۔والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کی دعا

8۔روزہ دار کی دعا (افطار کے وقت)

9۔مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کے پیٹھ پیچھے

10۔تہجد پڑھنے والے کی دعا

11۔حاجی کی دعا جب تک واپس گھر نہ لوٹے

12۔عمرہ کرنے والے کی دعا

13۔غازی (راہ خدا کا مجاہد) کی دعا

14۔مریض کی دعا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مستجاب الدعوات بنا دے اور ہم سب کو آزمائشوں سے محفوظ فرمائے۔آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

بدمذہبوں
سے رشتے

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا تَجِدُ قَوۡمًا یُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ یُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَلَوۡ کَانُوۡۤا اٰبَآءَہُمۡ اَوۡ اَبۡنَآءَہُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَہُمۡ اَوۡ عَشِیۡرَتَہُمۡ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ مجادلہ سے آیت نمبر 22 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔

نبی پاک ﷺ کی تشریف آوری دنیا میں کیا ہوئی، پوری دنیا میں محبت، امن اور بھائی چارگی کی فضا قائم ہوگئی۔ جو عرب کے باشندے ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔خون کے پیاسے تھے، انہیں کونین کے تاجدار ﷺ نے ایک دوسرے پر جان لٹانے والا بنادیا۔مہاجر و انصار کو بھائی بھائی بنادیا۔ دنیا میں ان کی بھائی چارگی اور ایثار کی مثالیں دی جانے لگیں۔

نبی پاک ﷺ نے جس طرح مسلمانوں کو آپس میں محبت، امن، بھائی چارگی، اخوت، صلہ رحمی اور نرمی کی تعلیمات دیں، وہیں دشمنان اسلام، کفار و مشرکین، یہودونصاریٰ اور بدمذہبوں کے سامنے سخت رہنے کا حکم دیا اور قرآن مجید سورۂ فتح کی آیت نمبر 29 میں اصحاب رسول کی دو خصوصیات کا ذکر کیا گیا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ

ترجمہ: کافروں پر سخت آپس میں رحم دل

ایک اور مقام پر قرآن مجید سورۂ مجادلہ کی آیت نمبر 22 میں ارشاد ہوتا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھنے والا کبھی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے مخالفین سے دوستی نہیں رکھے گا۔ اس کی محبت بھی اللہ اور رسول کے لئے اور کسی سے نفرت رکھے گا تو بھی اللہ اور رسول کے لئے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان اس آیت کی زندہ تفسیر تھے، انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے مخالفین سے ایسی سختی کا مظاہرہ کیا کہ اپنی رشتہ داریاں حتّٰی کہ خونی رشتوں کو بھی محبت رسول پر قربان کر دیا جس کا نظارہ میدان بدر میں دیکھنے میں آیا۔ میدان بدر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبدالرحمن کے مقابلے میں تلوار لئے کھڑے تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ

عنہ اپنے باپ عتبہ کے سامنے تلوار لئے کھڑے تھے۔ ماموں کے سامنے بھانجا تلوار لئے کھڑا تھا۔ چچا کے سامنے بھتیجا تلوار لئے کھڑا تھا۔ آخر کیا وجہ تھی کہ خونی رشتے بھلا دیئے اور ایک دوسرے کے مقابلے میں آ گئے؟

اس سوال کا جواب حفیظ جالندھری اپنے کلام میں دیتا ہے

محمد ﷺ کی محبت خون کے رشتوں سے بالاتر ہے
یہ رشتہ دنیاوی قانون کے رشتوں سے بالاتر ہے
محمد ﷺ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر برادر مال و جان اولاد سے پیارا

ان صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ ایمان تھا کہ جب تک حضور ﷺ کی محبت ہمیں اپنی جان، مال، والدین اور اولاد سے بڑھ کر نہ ہو جائے۔ ہم اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتے۔ محبت رسول دین حق کی شرط اول ہے۔ اس بات کو حفیظ جالندھری یوں قلمبند کرتا ہے۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد ﷺ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

محمد ﷺ کی محبت آن ملت شان ملت ہے
محمد ﷺ کی محبت روح ملت جان ملت ہے
سما سکتی ہے کیوں کر حُبِّ دنیا کی ہوا دل میں
بسا ہو جبکہ نقش حُبِّ محبوب خدا دل میں

معلوم ہوا کہ محبت رکھیں تو اللہ تعالیٰ کے لئے اور نفرت رکھیں تو بھی اللہ تعالیٰ کے لئے رکھیں اور پھر اس پر قیامت کے دن انعام بھی بہت بڑا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک سماعت فرمائیے۔

حدیث شریف =

ابوداؤد شریف کتاب الاجارۃ میں حدیث نمبر 3527 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ وہ نہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا ایسا مرتبہ ہوگا کہ قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! ارشاد فرمائیے یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں۔

اس حدیث پاک سے ان لوگوں کا بھی نظریہ باطل ہوا جو یہ کہتے پھرتے ہیں محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔ حدیث شریف میں واضح فرمادیا

گیا کہ محبت بھی اللہ کے لئے اور بغض بھی اللہ کے لئے۔

اب بھی اگر کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے مخالفین سے دوستی کرے گا تو اس کے لئے بھی سخت وعید ہے چنانچہ سورۂ مائدہ آیت نمبر 51 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○

ترجمہ: اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

تفسیر: اس آیت کے تحت تفسیرِ مدارک میں ہے کہ اس آیت میں بہت شدت وتاکید ہے۔ مسلمانوں کا یہود ونصاریٰ اور ہر مخالف دین اسلام سے علیحدہ اور جدا رہنا واجب ہے۔

معلوم ہوا کہ یہود ونصاریٰ، کفار ومشرکین اور دین اسلام کا ہر مخالف گروہ چاہے وہ مسلمانوں میں سے ہو یا غیر مسلموں میں سے ان سے علیحدہ اور جدا رہنا چاہئے۔ اب اس ضمن میں آپ کی خدمت میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

☆ بد مذہبوں سے ترش روئی کرو:

حدیث شریف = تاریخ مدینہ دمشق جلد نمبر 43 مطبوعہ دارالفکر بیروت میں یہ حدیث پاک نقل ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ ان میں کوئی پل صراط سے گزر نہ پائے گا بلکہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔

☆بدمذہبوں سے دور رہو:

حدیث شریف = صحیح مسلم کتاب المقدمہ میں حدیث شریف نقل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان (بدمذہبوں) سے الگ رہو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

حدیث شریف = مسلم شریف میں حدیث نمبر 7 نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنیں، نہ تمہارے باپ داداؤں نے، ان کو اپنے اور اپنے کو ان سے دور رکھو، وہ

تمہیں گمراہ نہ کردیں، فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

یادرہے کہ بدمذہبوں کی محفل میں جانا اوران کی تقریر سننا ناجائز وحرام اور اپنے آپ کو بدمذہبی وگمراہی پر پیش کرنے والا کام ہے۔ ان کی تقاریر آیات قرآنیہ پر مشتمل ہوں، خواہ احادیث مبارکہ پر، اچھی باتیں چننے کا زعم رکھ کر بھی انہیں سننا ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ بدمذہب شخص اپنی تقریر قرآن وحدیث کی شرح ووضاحت کی آڑ میں ضرور کچھ باتیں اپنی بدمذہبی اور گمراہی کو بھی ملادیا کرتے ہیں۔

ہمارے اسلاف اپنے ایمان کے بارے میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے۔ وہ مضبوط عقیدے والے ہونے کے باوجود بدمذہبوں کی بات سننا گوارانہ کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو راستہ میں ایک بدمذہب ملا۔ کہا، کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی، ایک کلمہ سن لیں۔ آپ نے اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا۔ آدھا لفظ بھی نہیں سنوں گا۔ لوگوں نے عرض کی، اس کا کیا سبب ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ان میں سے ہے یعنی گمراہوں میں سے ہے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص حضرت امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ کے ساتھ پیش آیا۔ ایک مرتبہ آپ

کے پاس دو بدمذہب آئے، عرض کی: کچھ آیات قرآنیہ آپ کو سنائیں، فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی کچھ رسول اللہ ﷺ کی احادیث سن لیں۔ آپ نے فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ بدمذہبوں نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔ آخر وہ ذلیل وخوار ہو کر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی۔ اے امام! کیا حرج تھا اگر کچھ آیات یا احادیث سناتے؟ فرمایا: میں نے خوف کیا کہ وہ آیات واحادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں۔

پھر فرمایا ''آئمہ کو تو یہ خوف اور اب عوام کو یہ جرات ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ...... دیکھو امان کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے نبی ﷺ نے بتائی۔ ان (بدمذہبوں) سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ دیکھو! نجات کی راہ وہی ہے جو تمہارے رب نے بتائی۔

☆ بدمذہبوں سے دوستی بھی نہ رکھو:

حدیث شریف = ابو داؤد شریف میں حدیث نمبر 1405 نقل ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

نہ کسی کو مصاحب بناؤ (دوست بناؤ) مگر مومن کو اور نہ کسی کے ساتھ کھانا کھاؤ مگر پرہیز گار کے۔

حدیث شریف = ابو داؤد شریف میں حدیث نمبر 1406 نقل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہذا تم دیکھ لیا کرو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو۔

محترم حضرات! اس حدیث پاک سے ان لوگوں کو غور کرنا چاہئے جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ یار کی یاری سے کام، یار کی کرنی سے کیا کام۔ یاد رکھئے یہی دوستی کئی مرتبہ ایمان کا نقصان کروا دیتی ہے۔ آج ایسے ہزاروں لوگ معاشرے میں موجود ہیں جو صرف اور صرف بدمذہبوں سے دوستی رکھنے کی وجہ سے اپنے ایمان کو کھو بیٹھے، بدعقیدہ ہو گئے، اگلی حدیث میں بہت بڑے نقصان کی نشاندہی فرمائی گئی۔

حدیث شریف = امام ابو داؤد شریف اور امام نسائی سے نسائی میں اس حدیث پاک کو نقل کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ برا ہمنشین بدمذہب و بے دین دھونکنی دھونکنے والے کی مانند ہے۔ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ بھی پہنچے تو دھواں ضرور پہنچے گا۔

محترم حضرات! ان احادیث کو آپ نے سماعت فرمایا: کس قدر تباہی و بربادی ہے بدمذہبوں اور بدعقیدہ سے دوستی رکھنے میں۔ ہمارا دوست صرف وہی ہونا چاہیے جو نبی پاک ﷺ کا سچا عاشق، صحابہ کرام علیہم الرضوان و اہلبیت اطہار کا سچا عاشق اور اولیاء اللہ کا ماننے والا ہو۔

☆ بدمذہبوں سے تعلقات بھی نہ رکھو:

حدیث شریف = کنزالعمال شریف گیارہویں جلد صفحہ نمبر 237 پر حدیث نمبر 32539 نقل ہے کہ نبی پاک ﷺ نے (بدمذہبوں کے متعلق) ارشاد فرمایا: فَلَا تُجَالِسُهُمْ (یعنی ان کے پاس مت بیٹھنا) وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ یعنی ان کے ساتھ کھانا مت کھانا، وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ یعنی ان کے ساتھ پانی مت پینا، وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ ان کے ساتھ نکاح مت کرنا، وَاِذَا مَرَضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وہ بیمار پڑیں تو عیادت کو مت جانا، وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ یعنی ان کے ساتھ نماز مت پڑھنا، وَاِذَا مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وہ مرجائیں تو ان کے جنازے پر مت جانا، وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ یعنی اور ان پر نماز مت پڑھنا۔

محترم حضرات! آپ نے مکمل حدیث پاک سنی اس میں بدمذہبوں کے ساتھ نماز پڑھنے، جنازے میں جانے اور نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا گیا لہذا

معلوم ہوا کہ یہ بدمذہب کلمہ پڑھنے والے، نماز پڑھنے والے نام نہاد مسلمان ہوں گے، مگر ان کے عقائد و نظریات اسلام مخالف ہوں گے۔

ایک بات نبی پاک ﷺ نے یہ بھی فرمائی: **وَلَا تُنَاكِحُوهُمْ**......یعنی بدمذہبوں کے ساتھ نکاح مت کرو۔ معلوم ہوا کہ بدمذہبوں کو نہ اپنی بیٹی دی جائے اور نہ ہی ان کی بیٹی لی جائے۔ بدمذہبوں کو بیٹی دینے کے متعلق سرور کائنات ﷺ نے دل ہلانے دینے والا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حدیث پاک سماعت کریں۔

حدیث شریف: سنن ابن ماجہ ابواب النکاح میں یہ حدیث نقل ہے سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کسی کو یہ پسند ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے! تم اسے برا جانو گے۔

محترم حضرات! بدمذہبوں کو اپنی بیٹیاں دینا یا ان کی بیٹیاں لینا سخت منع ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے نسلیں تباہ ہوجاتی ہیں۔ جتنی اولاد ہوتی ہے، وہ سب بدمذہب بن جاتی ہے لہذا کوشش کریں جب بھی آپ کی بیٹی کا رشتہ آئے تنخواہ، عمر، تعلیم کے ساتھ ساتھ عقیدہ بھی ضرور پوچھئے، حکمت عملی یہ رکھیں کہ تنخواہ، عمر اور تعلیم پوچھتے پوچھتے اچانک یہ کہہ دیں کہ کیا میلاد میں آپ کا آنا جانا ہوتا ہے؟ بس میلاد کا نام سن کر چہرہ کھل اٹھے تو سمجھ جایئے گا کہ یہ خوش

عقیدہ اور اگر چہرہ مرجھا جائے تو سمجھا جائے گا کہ بدمذہب ہے۔ مگر افسوس کہ ہم لڑکے سے عمر، تنخواہ اور تعلیم تو پوچھتے ہیں مگر بنیادی چیز اس کا عقیدہ نہیں پوچھتے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔

جب بدمذہبوں کے ساتھ کھانے، پینے، نکاح کرنے، ان کی عیادت کرنے، ان کے ساتھ نماز پڑھنے اور ان پر نماز پڑھنے سے نبی پاک ﷺ نے منع فرمادیا تو پھر ان کے پیچھے کیسے نماز ہوسکتی ہے۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے لئے، رکوع وسجود اللہ تعالیٰ کے لئے کئے جاتے ہیں تو پھر بدمذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ بے شک نماز، رکوع اور سجود سب رب تعالیٰ کے لئے ہیں مگر با جماعت نماز میں ہم یہ الفاظ ادا کرکے کہ ''پیچھے اس امام کے'' اپنی نماز امام کے سپرد کردیتے ہیں۔ اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ کوئی عقلمند بے ادب، گستاخ اور بدمذہب امام کے سپرد اپنی نمازیں کرے گا؟

☆ بدمذہبوں کو سلام بھی مت کرو:

حدیث شریف = ابن ماجہ میں حدیث نمبر 92 نقل ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَاِنۡ لَقِیۡتُمُوۡھُمۡ فَلَا تُسَلِّمُوۡا عَلَیۡھِمۡ

یعنی اور جب ان (بدمذہبوں) سے ملو تو ان کو سلام نہ کرو۔

☆ بدمذہبوں کی تعظیم بھی مت کرو:

حدیث شریف = امام طبرانی علیہ الرحمہ معجم الکبیر میں اور امام ابونعیم علیہ الرحمہ حلیہ میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کسی بدمذہب اور بدعتی کی تعظیم کرے، اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔

☆ بدمذہبوں سے بغض رکھنے پر انعام:

فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ نمبر 104 پر امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ غنیۃ الطالبین کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جو کسی بدعتی و بدمذہب سے محبت رکھے تو اس کے عمل (خبط) و ضائع ہوجائیں گے اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ اسی کے سبب رب تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے۔ اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہی ہوں اور کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسرا راستہ اختیار کرلو۔

☆ بدمذہبوں کی عبادت نامقبول:

حدیث شریف = ابن ماجہ میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بدمذہبوں کی نہ نماز قبول کرتا ہے، نہ روزہ، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ نفل اور نہ فرض۔ یہ اسلام سے ایسے نکل جاتے ہیں، جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

☆ بدمذہب اور بدعقیدہ کون ہیں؟

اہلسنت کے سوا تمام ہی فرقے بدمذہب اور بدعقیدہ ہیں۔ آپ خود ہی ان فرقوں کا جائزہ لیں تو یہ نتیجہ سامنے آئے گا کہ کوئی فرقہ نبی کریم ﷺ کی شان میں بے ادبی کرتا نظر آئے گا۔ کوئی صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالیاں دیتا نظر آئے گا۔ کوئی اہلبیت اطہار کے لئے اپنے دل میں بغض لئے نظر آئے گا اور حسینیت کے مقابلے میں یزیدیت کو فوقیت دیتا نظر آئے گا۔ کوئی ائمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد ابن حنبل رحمہم اللہ کی مخالفت کرتا نظر آئے گا۔ کوئی ختم نبوت کا منکر نظر آئے گا۔ کوئی حدیث کا منکر نظر آئے گا اور کوئی اپنی نیچر کے مطابق دین کو چلا رہا ہوگا، ہمیں ان سب سے دور بھاگنا ہے۔ ان کی صحبت، ان کی دوستی، ان کی تبلیغ، ان کی میٹھی میٹھی باتیں ہمارے لئے زہر قاتل ہیں۔

☆اپنی باری میں سختی:

ہمارا حال یہ ہے کہ اگر کوئی ہماری مخالفت کرے، ہمارے متعلق غلط باتیں کرے، ہم پر عیب لگائے تو ہم اتنے سخت ہوجاتے ہیں کہ اس کی طرف دیکھتے بھی نہیں ہیں، ملاقات تو دور کی بات ہے مگر جب نبی پاک ﷺ کے بے ادبوں کی بات آتی ہے، جب گستاخ صحابہ کی بات آتی ہے، گستاخ اولیاء کی بات آتی ہے تو ان کے لئے بڑے نرم بن جاتے ہیں۔ ان سے ہنستے ہوئے، کھلکھلاتے ہوئے گفتگو کررہے ہوتے ہیں حتیٰ کہ ہاتھ ملانے کے ساتھ ساتھ گلے ملنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ افسوس ہے ہم پر اپنی باری میں اپنی ذات کے متعلق اتنی سختی اور بدمذہبوں کے متعلق اتنا نرم گوشہ، کیا یہ ایمانی کمزوری نہیں ہے؟

مشہور مثل ہے دشمن، دشمن ہوتا ہے۔ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ بدمذہب تو دین کے دشمن ہیں، ان کے دوست بھی دین کے دشمن ہیں۔ بس صرف اتنا سمجھ لیں کہ جو نبی پاک ﷺ کا وفادار نہیں، جو صحابہ کرام کا وفادار نہیں، جو اہلبیت اطہار کا وفادار نہیں، جو ائمہ اربعہ کا وفادار نہیں، جو اولیاء اللہ کا وفادار نہیں، وہ کبھی ہمارا وفادار، ہمارا خیر خواہ اور ہمارا دوست نہیں ہوسکتا۔

مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اپنا عزیز وہ ہے جسے تو عزیز ہے
ہم کو ہے وہ پسند، جسے آئے تو پسند

مطلب یہ کہ اپنا عزیز وہ ہے جس کے دل میں سرکار کریم ﷺ کی محبت ہے اور ہماری پسند وہ ہے جو نبی پاک ﷺ کو کائنات کی ہر شے سے زیادہ پسندیدہ رکھتا ہو اور جو ایسا نہیں اس کو اپنے دل سے جدا کردے۔ چاہے وہ ہمارا کتنا ہی قریبی رشتہ دار ہو۔

نبی سے جو ہو بے گانہ اسے دل سے جدا کردے
پدر، مادر، برادر جان و مال ان پر فدا کردے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بدمذہبوں کی صحبت سے محفوظ فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

رحمت خداوندی کی وسعت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ زمر سے آیت نمبر 53 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام

مسلمانوں کوحق کوسن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہی کی ذات عبادت کے لائق ہے۔ساری کائنات کا پیدا کرنے والا، ہر ہر شے کو بنانے والا ہر جاندار کورزق دینے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔اس کریم پروردگار نے جو انسان پیدا کئے، ان میں دو گروہ ہوئے۔ایک گروہ اس کا ماننے والا اور ایک گروہ اس کا انکار کرنے والا۔ماننے والوں میں بھی دو گروہ ہیں۔ایک نافرمان اور ایک فرمانبردار۔فرمانبرداروں کے لئے جنت پیدا فرمائی اور نافرمانوں کے لئے دوزخ کو تخلیق کیا۔نافرمانوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دردناک عذاب سے ڈرایا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دیا۔قرآنی آیات اور احادیث رسول اس سے مالا مال ہیں۔ہم جب قرآن مجید اور احادیث رسول پڑھتے ہیں تو ان میں کہیں بھی نافرمانوں کو مایوس نہیں کیا گیا بلکہ وسیع رحمت کے ذریعے نافرمانیوں کی معافی کی خوشخبریاں سنائی گئی ہیں۔اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا فرمایا تو عرش پر یہ عبارت تحریر فرمائی ''میری رحمت میرے غضب پر حاوی ہے'' سبحان اللہ۔اس عبارت سے معلوم ہے کہ کریم کے در پر نافرمان، گنہگار، عصیاں شعار بندے آ کر معافی طلب کریں تو انہیں خالی نہیں لوٹایا جاتا۔اللہ تعالیٰ ان کے تمام جرم و

قصور کو معاف فرمادیتا ہے جو آیت میں نے خطبہ میں تلاوت کی، اس کا شان نزول جامع البیان میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

جامع البیان مطبوعہ دارالفکر بیروت میں حدیث نمبر 23243 نقل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعض مشرکین نے نہایت زیادہ قتل کئے تھے اور بہت زنا کئے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا آپ ہمیں جس دین کی دعوت دے رہے ہیں، وہ بہت خوب ہے، کاش! آپ ہمیں یہ بتائیے کہ ہماری بداعمالیوں کا کوئی کفارہ ہے؟ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ سورۂ زمر آیت نمبر 53 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ترجمہ: آپ کہئے اے میرے وہ بندو جو (گناہ کرکے) اپنی جانوں پر زیادتی کرچکے ہو، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تمام گناہوں کو بخش

دے گا۔ بے شک وہی بہت بخشنے والا، بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

☆آیت مغفرت کے مقابل کوئی چیز نہیں:

حدیث شریف = مسند امام احمد ابن حنبل جلد 37 میں حدیث نمبر 22362 ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول پاک ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے اس آیت (سورۂ زمر کی آیت 53) کے بدلے میں دنیا اور مافیہا (دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) بھی مل جائے تو مجھے پسند نہیں۔

☆مغفرت کی بشارت:

مسند امام احمد ابن حنبل جلد 4 صفحہ نمبر 385 پر نقل ہے۔ حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے پاس ایک بہت بوڑھا شخص آیا جو ایک لاٹھی کے سہارے آیا تھا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے بہت عہد شکنیاں کی ہیں اور بہت گناہ کئے ہیں۔ کیا میری مغفرت ہو جائے گی؟ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تو رب کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟ ہاں فرمایا بخش دیا گیا۔

☆رحمت خداوندی کی وسعت:

حدیث شریف = کنز العمال شریف میں حدیث نمبر 10400 نقل ہے۔

سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ننانوے رحمتیں اس نے قیامت کے لئے رکھی ہیں اور دنیا میں فقط ایک رحمت ظاہر فرمائی ہے۔ ساری مخلوق کے دل اسی ایک رحمت کے باعث رحیم ہیں۔ ماں کی شفقت و محبت اپنے بچوں پر اور جانوروں کی اپنے بچے پر مامتا اسی رحمت کے باعث ہے۔ قیامت کے دن ان ننانوے رحمتوں کے ساتھ اس ایک رحمت کو جمع کر کے مخلوق پر تقسیم کیا جائے گا اور ہر رحمت آسمان و زمین کے طبقات کے برابر ہوگی اور اس روز سوائے ازلی بدبخت کے اور کوئی تباہ نہیں ہوگا۔

حال عاصی کا بے حد برا ہے
تیری رحمت کا بس آسرا ہے
اپنے عفو و کرم و عطا کی
میرے مولا تو خیرات دے دے

☆ماں سے زیادہ مہربان:

اولاد کو معمولی سی تکلیف پہنچے، ماں کو یہ گوارا نہیں ہوتا۔ اولاد کی خوشیوں پر اپنی خوشیاں قربان کرنے والی کوئی ہستی ہے تو وہ ماں ہے، یہ سب محبت کی وجہ سے ہے۔ کیا ماں سے بڑھ کر ہم سے کوئی محبت کرنے والا ہے۔ کوئی ایسی بھی

ذات ہے جو ماں سے زیادہ مہربان ہے؟ ہاں ہے حدیث شریف سماعت فرمایئے۔

حدیث شریف = مسلم شریف میں حدیث نمبر 2754 ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جتنا ماں اپنے بچوں پر شفقت کرتی ہے۔حق تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے۔

☆بخشش کے پروانے:

حدیث شریف = بخاری شریف میں حدیث نمبر 2441 نقل ہے۔روز محشر کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائے گا کہ خفیہ اس سے پوچھا جائے گا،تو نے یہ کیا اور یہ کیا؟ عرض کرے گا،ہاں اے رب! یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار لے لے گا......اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے (یعنی پھنس گیا) رب تعالیٰ فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب (تجھے) بخشتے ہیں۔

☆کلمہ شہادت کی برکت سے بخشا گیا:

حدیث شریف = ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2648 نقل ہے۔اس اُمّت میں وہ شخص بھی ہوگا،جس کے ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے اور ہر دفتر

اتنا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے، وہ سب کھولے جائیں گے۔رب تعالیٰ فرمائے گا۔
ان میں سے کسی امر کا تجھے انکار تو نہیں ہے؟
میرے فرشتے کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ عرض کرے گا،نہیں
اے رب جل جلالہ! رب تعالیٰ فرمائے گا: ہاں تیری ایک نیکی ہمارے حضور میں
ہے اور آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔اس وقت ایک پرچہ جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا،نکالا جائے گا اور حکم ہوگا:
جا تلوا! عرض کرے گا: اے مولا! یہ پرچہ ان گناہوں (کے ننانوے) دفتروں
کے سامنے کیا ہے؟ رب تعالیٰ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہ ہوگا، پھر ایک پلڑے پر یہ
سب دفتر رکھے جائیں گے اور پلڑے میں ایک پرچہ رکھا جائے گا، وہ پرچہ ان
گناہوں کے دفتر سے بھاری ہو جائے گا۔

☆ درود پاک والا پرچہ:

موسوعۃ ابنِ ابی دنیا جلد اول صفحہ نمبر 19 پر حدیث نمبر 97 نقل ہے کہ
میزان پر ایک شخص کے نامۂ اعمال تل رہے ہوں گے،نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا۔وہ
نہایت پریشان ہوگا۔نہایت ہی رنج والم کے عالم میں ادھر ادھر گھوم رہا ہوگا۔
اتنے میں ایک نورانی چہرہ والے بزرگ تشریف لائیں گے اور اپنے پاس سے

ایک پرچہ نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں ڈال دیں گے، جس کی وجہ سے وہ نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوجائے گا۔ یہ دیکھ کر وہ شخص ان بزرگ کا دامن پکڑ کر پوچھے گا، آپ کون ہیں؟ یہ سن کر وہ بزرگ فرمائیں گے کہ کیا تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں تیرا نبی ہوں۔ دنیا میں تو نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا تھا۔ وہ میرے پاس امانت تھا۔ آج وہ درود میں نے پرچے کی صورت میں تیری نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیا۔

محترم حضرات! ایک درود پاک نے اس پریشان حال شخص کی نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کردیا۔ اگر ہم ہمہ وقت تاجدار کائنات ﷺ پر درود پاک پڑھیں تو پھر قیامت کے دن ہم پر حضور ﷺ کی خاص نگاہ رحمت ہوگی۔

اور تو کچھ نہیں دامن میں درودوں کے سوا
لیکن محشر میں یہی حسن عمل جائیں گے

☆ایک نیکی لے جا اور جنت میں چلا جا:

روز محشر ایسے دو اشخاص کے نامۂ اعمال تولے جائیں گے۔ ان میں سے ایک شخص کو جنت میں جانے کے لئے ایک نیکی درکار ہوگی اور دوسرے کے پاس گناہوں کا انبار اور نیکی صرف اور صرف ایک ہوگی۔ دونوں پریشان ہوں گے۔

اتنے میں جس کے پاس ایک نیکی ہوگی، وہ اٹھ کر اس شخص کے پاس جائے گا جس کو ایک نیکی کی ضرورت ہوگی، اس کے پاس جا کر اس سے کہے گا کہ اے بھائی! دیکھ میرے اوپر تو گناہوں کا انبار ہے۔ میں تو جنت میں جا ہی نہیں سکتا۔ ایک کام کر، میری ایک نیکی تو لے لے اور اپنے لئے نجات کا سامان کر۔ یہ سن کر وہ شخص کہے گا کہ یہ فیصلہ رب تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا ایسا کیا جا سکتا ہے؟ دونوں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہو کر اپنا مدعا عرض کریں گے۔ رب کریم ان کا مدعا سننے کے بعد فرمائے گا کہ بندہ ہو کر بندے پر اتنا مہربان، میں تو رحمن ہوں، میں تو رحیم ہوں، اتنے میں رب تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے گی۔ حکم ہوگا فرشتو! دونوں کو جنت میں داخل کر دو۔

☆ دوزخ میں جانے کا حکم تو مڑ مڑ کر دیکھے گا:

روز محشر ایک گناہگار کو رب کریم دوزخ کا حکم دے گا، وہ دوزخ کی طرف کچھ قدم بڑھے گا پھر مڑ کر دیکھے گا پھر کچھ قدم آگے بڑھے گا اور مڑ کر دیکھے گا۔ کئی مرتبہ یہ عمل کرے گا۔ رب تعالیٰ سب کچھ جانتے ہوئے اسے طلب فرمائے گا اور پوچھے گا، ایسا عمل کیوں کر رہا ہے؟ وہ عرض کرے گا مولا! میں نے تیری رحمت کی وسعت کے متعلق سنا ہوا ہے کہ تو اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے۔

تیرے رحم وکرم کے بڑے چرچے ہیں۔میں مڑ مڑ کر اس لئے دیکھ رہا ہوں کہ مجھ پر بھی کرم ہوجائے۔بس وہ شخص یہ کہے گا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے گی اور ارشاد ہوگا۔ہم نے اسے بخش دیا۔

☆ دوڑتا ہوا دوزخ کی طرف:

روز محشر ایک گناہگار شخص کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا جائے گا۔وہ حکم پاتے ہی دوڑتا ہوا دوزخ کی طرف بڑھے گا۔رب کریم اس کو اپنی بارگاہ میں دوبارہ طلب فرمائے گا اور پوچھے گا بندے! دوزخ تو ہمارے عذاب سے ہے۔دوزخ کا حکم پاکر دوڑتا ہوا کیوں جارہا تھا؟ وہ عرض کرے گا۔مولا! جب تو نے مجھے دوزخ کا حکم دیا تو سخت پریشان ہوگیا مگر دل نے کہا کہ اے شخص! تو نے آج تک رب تعالیٰ کے کسی حکم پر عمل نہیں کیا۔آج حکم عدولی مت کرنا۔لہذا میں نے تیرے حکم کو جلد از جلد پورا کرنے کی نیت سے دوزخ کی طرف دوڑتا جارہا تھا۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے گی۔ارشاد ہوگا فرشتو! میرے اس بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کردو۔

☆ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں جائے گا:

حدیث شریف = مسلم شریف میں حدیث نمبر 6984 نقل ہے۔حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی شخص کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔ عرض کی گئی۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی نہیں۔ البتہ میرا پروردگار مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا۔

اس حدیث پاک سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو لوگ اپنی نمازوں، روزوں، تبلیغوں اور صدقات وخیرات پر فخر کرتے ہیں۔ میری مراد یہ نہیں کہ عبادات نہ کی جائیں اور رحمت پر نظر رکھی جائے بلکہ میری مراد یہ ہے کہ عبادات فرائض و واجبات ضرور ادا کریں مگر بھروسہ، اللہ تعالیٰ ہی کی رحمت پر رکھا جائے۔ یہ وہی رحمت ہے جس کے سبب ہر مسلمان جنت میں داخل ہوگا۔ ہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر معاملے میں ڈرتا رہے۔ کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھے۔ رب تعالیٰ کا خوف اپنے اوپر طاری رکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر مکمل نظر رکھے کہ یہی رحمت ہمیں جنت میں داخل کرے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے۔ ہر ہر لمحہ، موت کے وقت، قبر میں اور حشر میں ہم سب رحمت کے سائے میں رہیں اور اسی رحمت اور رحمت للعالمین ﷺ کے صدقے و طفیل ہمیں جنت میں داخلہ نصیب فرمائے۔

آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

مغفرت کی بشارتیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ○ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ○

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ زلزال سے آیت نمبر 7 اور 8 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اچھے اعمال میں سے بعض اعمال ایسے ہیں جن کے کرنے پر مغفرت کی بشارت ہے۔ آج کی اس محفل میں ہم ایسی احادیث بیان کریں گے جن میں مغفرت کی بشارتیں دی گئی ہیں۔

☆ یوم عرفہ کا روزہ

حدیث شریف = صحیح مسلم کتاب الصیام میں حدیث نمبر 1976 نقل ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یوم عرفہ کا روزہ گزشتہ اور آنے والے دونوں سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

☆ کامل وضو کرنے پر بشارت:

حدیث شریف = اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَۃِ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَالْمُتَاخِّرَۃ کے صفحہ نمبر 31 پر حدیث نمبر 6 نقل ہے۔ حضرت حمران بن ابان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک سرد رات وضو کے لئے پانی منگوایا۔ آپ نماز کے لئے جارہے تھے۔ میں پانی لے آیا۔ آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر بار بار پانی ڈالا۔ میں نے کہا بس کریں۔ آپ مکمل طریقے سے وضو کر چکے ہیں اور یہ رات سخت سرد بھی ہے۔ آپ نے فرمایا اور پانی ڈالو کہ

بے شک میں نے رسول پاک ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔کوئی بندہ جب کامل وضو کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔

محترم حضرات! کامل وضو سے مراد تین تین مرتبہ ہر عضو کو دھونا ہے۔ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی وضو ہے اور نبی پاک ﷺ کی بھی سنت مبارکہ ہے۔

☆اذان سنتے ہوئے جو یہ کہے، بخشا جائے:

حدیث شریف= اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَةِ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَاخِّرَة کے صفحہ نمبر 35 پر حدیث نمبر 9 نقل ہے۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اذان سنے، ایک روایت میں ہے جو اذان میں "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سنتے ہوئے یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا" (اس کے) پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

محترم حضرات! صرف تھوڑی سی محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنے اوقات میں سے کچھ وقت نکال کر اگر ہم یہ مبارک کلمہ یاد کر لیں اور اذان پنجگانہ میں ان کلمات کو پڑھیں تو دن میں پانچ مرتبہ بخشش ومغفرت حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ملائکہ کی آمین سے اگر آمین مل جائے:

حدیث شریف =اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَۃِ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَالْمُتَاخِّرَۃ کے صفحہ نمبر 36 پر حدیث شریف نمبر 11 نقل ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرور کائنات ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب امام (غیر المغضوب علیہم والضالین) کہے تو تم لوگ (آہستہ) آمین کہو کہ ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے،اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆چاشت کی دو رکعتوں پر اجر:

حدیث شریف =اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَۃِ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَالْمُتَاخِّرَۃ کے صفحہ نمبر 37 پر حدیث نمبر 14 نقل ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے چاشت کی دو رکعتیں ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے پڑھیں۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے دوسو نیکیاں لکھے گا۔دوسو گناہ مٹائے گا اور دوسو درجات بلند کرے گا اور اس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے گا،سوائے قصاص کے۔

محترم حضرات!صرف پانچ منٹ کی محنت ہے دو رکعتیں چاشت کی اگر کوئی پڑھ لے تو نیکیاں،گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی عطا کی جاتی ہے۔ہر

مسلمان فجر کی نماز تو پڑھتا ہے۔ اگر فجر کے بعد ذکر واذکار کرتا رہے اور سورج طلوع ہونے کے بعد دو رکعتیں پڑھ لیں تو یہ سب کچھ اسے عطا کیا جائے گا۔

☆ جمعہ کے دن کا عمل:

حدیث شریف = اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَةِ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَاخِّرَة کے صفحہ نمبر 37 پر حدیث نمبر 15 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلو بدلنے سے پہلے سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس سات سات مرتبہ پڑھے۔ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور مسلمانوں کی تعداد کے برابر اجر ملے گا۔

محترم حضرات! ہر مسلمان جمعہ کی نماز پڑھتا ہے۔ اگر کوئی نماز جمعہ سے قبل چار سنتوں کے بعد سات مرتبہ سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ لے تو تمام گناہ معاف اور سوا ارب مسلمانوں کی تعداد کے برابر اجر ملے گا۔

☆ نابینا کو چالیس قدم طے کرانے پر بشارت:

حدیث شریف = حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَةِ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَاخِّرَة کے صفحہ نمبر 46 پر

حدیث نمبر 44 نقل ہے۔حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو نابینا کو چالیس قدم طے کرائے۔اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے گا۔

☆مومن کی حاجت روائی پر اجر:

حدیث شریف = اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَۃِ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَالْمُتَاخِّرَۃ کے صفحہ نمبر 46 پر حدیث نمبر 45 پر نقل ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشش کرے۔چاہے پوری ہو یا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے گا اور اس کے لئے جہنم اور نفاق سے نجات لکھ دے گا۔

محترم حضرات! موجودہ دور میں مسلمان کتنی تکلیف میں ہیں۔ہر شخص کسی نہ کسی مشکل میں گھرا ہوا ہے۔اگر ہم کسی کے کام آ جائیں یا کسی ایسے آدمی سے بات کریں جو پریشان مسلمان کی حاجت روائی کر دے۔اس کے بدلے رب تعالیٰ ہمارے اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دے گا اور جہنم اور نفاق سے نجات لکھ دے گا۔

☆مصافحہ کرتے وقت درود پر اجر:

حدیث شریف = مسند ابویعلیٰ جلد 5 صفحہ نمبر 334 پر حدیث پاک نقل ہے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت میں جب دو بندے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں (ایک روایت میں ہے جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں) اور نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

محترم حضرات! سبحان اللہ ہم دن میں کتنی مرتبہ لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں اور ملاقات کے وقت اگر ہاتھ ملاتے وقت نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھ لیں تو کئی مرتبہ بخشش کی بشارت نصیب ہوگی۔

☆ ہر نماز کے بعد ستر مرتبہ استغفار:

حدیث شریف = کنزالعمال جلد اول صفحہ نمبر 481 پر حدیث نمبر 2104 نقل ہے۔جس نے ہر نماز کے بعد ستر مرتبہ استغفار کیا، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اپنے جنتی حور و قصور کو نہ دیکھ لے۔

محترم حضرات! کتنی پیاری بشارت ہے۔اس خوش نصیب مسلمان کے لئے

جو ہر نماز کے بعد ستر مرتبہ استغفار کرے، ہر نماز کے بعد اسی مقام پر بیٹھ کر ہم اگر ستر مرتبہ استغفار کرلیں تو یقیناً یہ فضیلت ہمیں بھی حاصل ہوسکتی ہے۔

☆ بیماری پہنچنے پر بشارت:

حدیث شریف = کنز العمال شریف میں حدیث نمبر 6729 نقل ہے جس مسلمان کو کوئی بیماری پہنچتی ہے تو رب تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس کے لئے اس عمل کا اجر لکھتا ہے جو وہ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔

محترم حضرات! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر ہم کو کوئی بیماری پہنچے تو دل چھوٹا نہیں کرنا چاہئے۔ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ چھوٹی سی بیماری مثلاً سر کا درد ہی کیوں نہ ہو، بندۂ مومن کے تمام گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور تندرستی والے اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اے کاش! ہم بھی بیماریوں پر صبر کرنے والے بن جائیں۔

☆ راستے میں پڑی ٹہنی ہٹانے پر اجر:

حدیث شریف = کنز العمال جلد 6 صفحہ نمبر 420 پر حدیث شریف نمبر 16351 نقل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخش دیا تھا جس نے راستے میں پڑی ایک خاردار ٹہنی کو ہٹایا تھا۔

محترم حضرات! ہم سب راستوں سے گزرتے ہیں۔کبھی کسی راستے میں پتھر، کنکر، کیل اور کیلے کے چھلکے جگہ جگہ پڑے ہوتے ہیں۔اگر ہم اسے اٹھا کر ایک کنارے پر رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخش دے گا۔

☆مسلمان بھائی کی تعظیم پر بشارت:

حدیث شریف = کنزالعمال جلد 9 صفحہ نمبر 155 پر حدیث نمبر 25494 نقل ہے۔جس مسلمان کے پاس اس کا مسلمان بھائی آئے۔ پھر وہ اس کے اکرام و تعظیم میں تکیہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔

محترم حضرات! کتنی آسان نیکی ہے۔اگر ہمارے گھر پر کوئی مسلمان بھائی آئے اور ہم اس کو تکیہ پیش کر دیں اور کہیں کہ آپ ٹیک لگا کر بیٹھیں۔اتنا سا کام آپ نے کرنا ہے اور بخشش آپ کے رب نے کرنی ہے۔

☆مسلمان گھرانے کی کفالت پر بشارت:

حدیث شریف = کنزالعمال جلد 15 صفحہ نمبر 775 پر حدیث نمبر 43047 نقل ہے جو کسی مسلمان گھرانے کی ایک دن اور رات کفالت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

محترم حضرات! اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا ہے تو آپ ضرور غریب گھرانے کی کفالت کریں۔ راشن ڈلوادیں، بچوں کی اسکولوں کی فیس بھردیں اور گناہوں سے بخشش حاصل کریں مگر کبھی جتائیں نہیں اور جس کی کفالت کریں۔ اس سے توقعات بھی نہ رکھیں جو بھی نیکی کریں۔ کسی کی بھی مدد کریں تو صرف اور صرف رب تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں۔

☆موذن اور امام کے لئے بشارت:

حدیث شریف = کنزالعمال ساتویں جلد صفحہ نمبر 287 پر حدیث نمبر 20902 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پانچوں نمازوں کی اذان ایمان کی بناء پر بہ نیت ثواب کہی، اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں، معاف ہوجائیں گے اور جو ایمان کی بناء پر ثواب کے لئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے، اس کے گناہ جو پہلے ہوئے، معاف کردیئے جائیں گے۔

☆اسّی برس کے گناہ معاف:

حدیث شریف = جامع صغیر حدیث نمبر 5191 ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود پاک پڑھنا پل صراط پر نور ہے، جو روز جمعہ مجھ پر اَسّی (80)

مرتبہ درود پاک پڑھے، اس کے اَسّی (80) برس کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

محترم حضرات! درود پاک کے فضائل اس قدر ہیں کہ قلم اس کا احاطہ نہیں کرسکتی مگر جمعہ کے دن درود پڑھنے کی جو فضیلت ہے، وہ کسی اور دن نہیں ہے۔ ہم میں سے ہر کوئی یہ عادت بنالے کہ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اَسّی (80) مرتبہ درود پاک پڑھ لے نماز عصر کے بعد اسی مقام پر بیٹھ جائے اس کو عادت بنالے تو اس کے اَسّی (80) برس کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

☆نماز جنازہ پڑھنے والوں کے لئے بشارت:

حدیث شریف = کنزالعمال شریف کی حدیث پاک ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

محترم حضرات! کوشش کریں کہ کسی نماز جنازہ کو نہ چھوڑیں۔ صرف پانچ منٹ میں بخشش کی بشارت دی گئی ہے۔ نماز جنازہ پڑھنے میں بخشش یقینی ہے اور یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق بھی ہے۔

☆جنازے کا ساتھ دینے والے کے لئے بشارت:

روایت = شرح الصدور صفحہ نمبر 101 پر روایت نقل ہے۔حضرت داؤد علیہ السلام بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں یا اللہ! جس نے محض تیری رضا کے لئے جنازہ کا ساتھ دیا۔اس کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس دن وہ مرے گا تو فرشتے اس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفرت کروں گا۔

☆میت کا حق ادا کرنے پر بشارت:

حدیث شریف = ابن ماجہ میں حدیث نمبر 1462 نقل ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو کسی میت کو نہلائے ،کفن پہنائے ،خوشبو لگائے ، جنازہ اٹھائے ،نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے ،اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

☆والدین میں سے کسی کی قبر کی جمعہ کے دن زیارت پر بشارت:

حدیث شریف = نوادرالاصول میں حدیث پاک نقل ہے۔ سرور کونین ﷺ نے فرمایا: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا

برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔

محترم حضرات! والدین اپنی اولاد کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے، ہمیں ان کی زندگی میں ان کی خوب خدمت کرنی چاہیے۔ ان کا ادب کرنا چاہئے اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوجائیں تو ان کی مغفرت کی دعائیں کریں۔ ایصال ثواب کریں اوران کی قبور پر حاضری دیں، خصوصا جمعہ کے دن ان کی قبر کی زیارت کریں تاکہ مغفرت کی بشارت کے مستحق ہوجائیں۔

☆استغفار کی برکت:

حدیث شریف = مجمع الزوائد میں حدیث نمبر 3019 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے تین مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

پڑھے، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

☆بخشش کا سبب:

حدیث شریف = احیاء العلوم جلد پانچویں صفحہ نمبر 266 مطبوعہ دار صادر بیروت میں نقل ہے۔ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کو بعد وفات کسی نے

خواب میں دیکھ کر پوچھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ کہا، ایک کلمہ کی وجہ سے بخش دیا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنازہ کو دیکھ کر کہا کرتے تھے **سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ** لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا۔ اس کلمہ کہنے کے سبب اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔

محترم حضرات! ہمیں تھوڑا وقت نکال کر ان کلمات کو یاد کر لینا چاہئے اور جب بھی راستے میں یا کہیں بھی جنازہ دیکھ کر ان کلمات کو پڑھ لیں تو ہماری بھی بخشش کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ہمارا کام عمل کرنا ہے۔ بخشش ومغفرت عطا کرنا ہمارے رب کے ذمۂ کرم پر ہے۔

☆ جمعہ کے دن غسل کی فضیلت:

حدیث شریف = طبرانی معجم الاوسط میں حدیث نمبر 3397 ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے۔

محترم حضرات! اگر آسانی ہو تو ہر جمعہ ورنہ مہینے میں ایک جمعہ ضرور غسل کریں تاکہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں اور قدم قدم پر نیکیاں لکھی جائیں۔ اس

سعادت کوضرور حاصل کریں۔ یادرہے جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔ واجب نہیں ہے۔اگرکوئی غسل نہ کرے تو گنہ گار نہیں ہوگا اور اگرغسل کرلے تو فضیلت کو پائے گا۔

☆مجلس کے اختتام پردعا کی فضیلت:

حدیث شریف = جامع ترمذی کتاب الدعوات میں حدیث پاک نقل ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جوکسی مجلس میں بیٹھا، پس اس نے کثیر گفتگو کی تو اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے کہے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔

☆امام ابوداؤد کتاب الادب میں روایت نقل کرتے ہیں۔حضرت عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو یہ دعا کسی مجلس سے اٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جو مجلس خیرومجلس ذکر میں پڑھے تو اس کے لئے خیر (یعنی بھلائی) پر مہر لگادی جائے گی، وہ دعا یہ ہے

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡكَ

محترم حضرات! ہمیں عادت بنالینی چاہئے کہ جب بھی کسی مجلس خیر اور مجلس ذکر سے فارغ ہوں تو اختتام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیں تو خطائیں معاف اور اس کے لئے بھلائی پر مہر لگائی جائے گی۔ ہو سکے تو اس دعا کو بھی یاد کر لیجئے تا کہ پڑھنے میں آسانی ہو، تھوڑی سی محنت ہے مگر اجر اور فضیلت بہت زیادہ ہے۔

☆مومن کی زندگی:

حدیث شریف =اَلۡخِصَالُ الۡمُكَفِّرَةِ لِلذُّنُوبِ الۡمُتَقَدِّمَةِ وَالۡمُتَاخِّرَة میں امام ابن حجر علیہ الرحمہ حدیث نمبر 58 نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: سات سال میں بچے کے دانت نکلتے ہیں۔ چودہ سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی اکیس سال میں پوری ہوتی ہے۔ اٹھائیس سال کی عمر میں عقل پوری ہوتی ہے پھر اس کے بعد عقل نہیں بڑھتی مگر تجربوں سے، پس جب چالیس سال کا ہوتا ہے تو رب تعالیٰ اسے مختلف بلاؤں سے عافیت دیتا ہے، جنون، جذام اور برص سے، جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے توبہ نصیب کر دیتا ہے۔ پس جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو رب تعالیٰ اسے آسمان اور زمین والوں کے نزدیک محبوب

بنادیتا ہے۔ جب ستر سال کا ہوجاتا ہے تو اس کی نیکیاں ثبت کردی جاتی ہیں اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ جب اَسّی (80) سال کا ہوجاتا ہے تو رب تعالیٰ اسے عذاب دینے سے حیا فرماتا ہے۔ جب نوے سال کا ہوجاتا ہے تو زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہوجاتا ہے اور قلم اس کے خلاف کوئی حرف نہیں لکھتا۔

عزیزان گرامی! آپ نے احادیث سنیں، واقعی آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہوں گے کہ حضور ﷺ کے صدقے و طفیل اس اُمّت پر اللہ تعالیٰ کا کتنا کرم ہے کہ چھوٹے چھوٹے کاموں پر مغفرت و بخشش کی بشارتیں عطا کی گئی ہیں مگر ہم غافل ہیں۔ ہم دنیاداری میں ایسے مگن ہوگئے کہ ہم نے اچھے کاموں کو چھوڑ دیا۔ آیئے اپنی زندگی میں انقلاب برپا کریں۔ روزانہ کسی نہ کسی دو یا تین احادیث پر عمل کریں تاکہ ہمارے گناہوں کی سیاہی دھل جائے اور اگر اسی حالت میں موت واقع ہوگئی تو ہم گناہوں سے پاک وصاف اس دنیا سے اٹھیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمائے اور جب ہم اس دنیا سے رخصت ہوں تو گناہوں سے پاک وصاف ہوں اور خاتمہ بالخیر بالایمان ہو۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

قیامت کی ہولناکیاں

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَنُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَصَعِقَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰہُ ؕ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ زمر سے آیت نمبر 68 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی آزمائش کے لئے دنیا کو پیدا فرمایا اور اپنے انبیاء ورسل کو انسانوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ کتب سماوی اور قرآن مجید کو بندوں کی ہدایت کے لئے نازل فرمایا۔ ہر نبی ہر رسول اپنی اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے رہے اور قیامت سے آگاہ کرتے رہے۔ وہ دن جس کا تصور کرتے ہیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ایسا بھیانک وقت جس کا ذکر سنتے ہی دل تھر تھر کانپتا ہے۔ قرآن مجید سورۂ زمر کی آیت نمبر 68 میں صور پھونکنے کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا۔

القرآن: وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنۡ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے، جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے۔

رسول پاک ﷺ کا فرمان ہے۔ خریدار اور دکاندار کے کپڑا پھیلا ہوگا، نہ سودا مکمل ہوگا، نہ وہ کپڑا لپیٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

سورۂ یٰسں کی آیت نمبر 50 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ تَوۡصِيَةً وَّلَا اِلٰٓى اَهۡلِهِمۡ

يَرْجِعُوْنَ ٥

ترجمہ: تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں گے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

☆ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو

☆ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ

بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔

☆ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ

جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی۔

☆ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا

اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ٥ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ٥ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا

جب زمین تھرتھرا دی جائے، جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے، اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے اور آدمی کہے، اسے کیا ہوا۔

☆سورۂ قارعہ میں ارشاد ہوتا ہے:

القرآن: اَلۡقَارِعَةُ ۝ مَا الۡقَارِعَةُ ۝ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَةُ

ترجمہ: دل دہلانے والی! کیا (ہے) وہ دل دہلانے والی؟ اور تو نے کیا جانا کیا ہے دل دہلانے والی؟

القرآن: يَوۡمَ يَكُوۡنُ النَّاسُ كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ

ترجمہ: جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے

القرآن: وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ

ترجمہ: اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی اون

☆سورۂ انفطار میں ارشاد ہوتا ہے

القرآن: اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۝ وَاِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ

ترجمہ: جب آسمان پھٹ جائے اور تارے جب جھڑ پڑیں

القرآن: وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ○ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ

ترجمہ: اور جب سمندر بہادیئے جائیں اور جب قبریں کریدی جائیں

القرآن: عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ

ترجمہ: ہر جان، جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے۔

☆ لوگ نشے میں معلوم ہوں گے:

سورۂ حج میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَاهُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ (سورۂ حج آیت 2)

ترجمہ: اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مار کڑی ہے (یعنی اس کا عذاب بہت سخت ہے)

☆ اس دن لوگ آنکھیں نیچی کئے شرمسار رہوں گے:

القرآن: يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ○ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

ذِلَّةٌ

ترجمہ: جس دن قبروں سے نکلیں گے جھپٹتے ہوئے گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں۔ آنکھیں نیچی کئے ہوئے، ان پر ذلت سوار۔

☆ لوگ اس دن پریشان حال ہوں گے:

چنانچہ سورۂ قیامہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ

ترجمہ: اس دن آدمی کہے گا، کدھر بھاگ کر جاؤں؟ ہرگز نہیں! کوئی پناہ نہیں۔

☆ قیامت کے دن کی مصیبت:

قیامت کے دن کی مصیبتوں، تکلیفوں اور پریشانیوں سے چھٹکارے کے لئے اپنا سب کچھ دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے مگر قابل قبول نہ ہوگا۔

چنانچہ سورہ معارج میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ

الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُؤْوِيْهِ ۝ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ۝

ترجمہ: اور (اس دن) کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پوچھے گا، ہوں گے انہیں دیکھتے ہوئے۔ مجرم آرزو کرے گا، کاش اس دن کے عذاب سے چھٹنے کا بدلہ میں دے دے اپنے بیٹے، اور اپنی بیوی، اور بھائی اور اپنا کنبہ جس میں اس کی جگہ ہے اور جتنے زمین میں ہیں سب، پھر یہ بدلہ دینا اسے بچالے؟ ہرگز نہیں۔

مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو سونے چاندی کے ستونوں کی صورت میں باہر نکال دے گی۔ قاتل آئے گا اور کہے گا، ہائے افسوس! میں نے ان خزانوں کی وجہ سے قتل کیا تھا۔

قطع رحمی کرنے والا کہے گا، ہائے! میں نے ان کی خاطر خونی رشتہ داروں کو چھوڑا تھا۔ چور کہے گا، ہائے! ان چیزوں کی خاطر میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ پھر وہ سب ان چیزوں کو چھوڑ دیں گے اور ان میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ (مسلم

شریف)

اس طرح انسان کوخوب افسوس اور پشیمانی ہوگی کہ جن خزانوں کی خاطر میں نے اتنے جرائم کئے، آج ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ آج کے دن ہر شخص کو صرف ایک فکر ہے اور وہ ہے اعمال نامہ کی۔

☆ گہرے دوست بھی اس دن دشمن ہوں گے:

قیامت میں ایمان اور تقویٰ کے سوا کوئی تعلق قائم نہ رہے گا۔ اس دن گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ ساتھی کون ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

القرآن: اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ

ترجمہ: گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیز گار۔

معلوم ہوا کہ نیک لوگوں سے ہی دوستی رکھنی چاہئے کیونکہ روزِ محشر ساری دنیاوی دوستیاں ختم ہوجائیں گی، کام نہ آئیں گی مگر نیک لوگوں سے دوستی ضرور کام آئے گی۔

☆اس دن زمین بدل جائے گی:

چنانچہ سورۂ ابراہیم آیت نمبر 48 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○

ترجمہ: جس دن بدل جائے گی زمین، اس زمین کے سوا، اور آسمان، اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے۔

آج اس دنیا میں مادی چیزوں کو ترازو میں تولا جاسکتا ہے لیکن خلوص، سچائی، دیانت اور نیکیوں کو کسی ترازو میں نہیں تولا جاسکتا، لیکن قیامت میں دنیا فنا ہونے کے ساتھ اس کا یہ نظام بھی فنا کردیا جائے گا اور ایک نیا نظام قائم کیا جائے گا۔

اس نئے نظام میں سونے چاندی کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔ صرف اعمال کی قدر ہوگی۔ اس لئے ایسی میزان قائم کردی جائے گی جس میں نیکی بدی، سچ جھوٹ، اخلاص ریاکاری، دیانت خیانت یعنی سب اچھے برے اعمال تولے جاسکیں گے۔

☆میزان قائم کئے جائیں گے:

چنانچہ سورۂ اعراف کی آیت نمبر 8 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

ترجمہ: اور اس دن تول ضرور ہونی ہے تو جن کے پلے بھاری ہوئے وہی مراد کو پہنچے۔

القرآن: وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ○

ترجمہ: اور جن کے پلے ہلکے ہوئے، تو وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی، ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے۔ (سورۂ اعراف آیت نمبر 9)

رب تعالیٰ اگر چاہے تو محض اپنے علم ہی کی بنیاد پر نیکوں کو جزا اور بروں کو سزا دے دے، لیکن وہ انسانی سوچ کے لحاظ سے عدل وانصاف کے ظاہری تقاضے پورے فرمائے گا۔ فردِ جرم کے طور پر ہر شخص کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا جائے گا۔ پھر اس پر گواہیاں پیش کی جائیں گی اور یہ گواہ ہر قسم کے ہوں گے۔ انسان کے ہاتھ اور پاؤں، اللہ تعالیٰ کے حکم سے بولنا شروع کر دیں گے۔

☆ منہ بند بقیہ اعضاء بول اٹھیں گے:

چنانچہ سورۂ یٰس کی آیت نمبر 65 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

ترجمہ: آج ہم ان کے منہ پر مہر کردیں گے (کہ وہ بول نہ سکیں) اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

☆ انسان کے اعضاء اس کے مخالف:

انسان کے کان، آنکھ اور اس کی کھال بھی اس کے خلاف گواہی دیں گی۔

چنانچہ سورۂ حم سجدہ آیت نمبر 20 اور 21 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ

ترجمہ: ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے سب ان پر ان کے کئے کی گواہی دیں گے اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں، تم نے ہم پر کیوں گواہی

دی؟ ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی۔

ذرا سوچیئے تو سہی! وہ کیسا منظر ہوگا جب انسان کے ہاتھ پاؤں اس کے کئے کی گواہی دے رہے ہوں گے۔ اس کے کان اور آنکھیں اور اس کی کھال اس کے خلاف بول رہی ہوگی۔

اے اپنے رب کی نافرمانی کرنے والو! اپنی آنکھوں سے گناہ کرنے والو! اپنے پاؤں سے گناہوں کی جانب جانے والو! اپنے کان سے نافرمانی کرنے والو! روز قیامت یہ سب ہماری نافرمانی کی گواہی دیں گے۔ ہمارے اعضاء جن سے ہم رات دن گناہ کرتے ہیں۔ کل بروز محشر یہ ہمارے مخالف ہو جائیں گے اور تمام انسانوں کے سامنے ہمارے خلاف جب گواہی دیں گے تو اس وقت ہمیں کتنی ذلت و رسوائی اٹھانی پڑے گی اس وقت ہمارا کیا ہوگا۔

اس دن چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی پلڑے میں رکھی جائے گی اور چھوٹی سے چھوٹی برائی بھی بدی کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○

ترجمہ: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے، اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے، اسے دیکھے گا۔

دوسرے مقام پر سورۂ مجادلہ آیت نمبر 6 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اَحْصٰهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○

ترجمہ: جس دن اللہ سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے اعمال جتا دے گا۔ اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔

☆ مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: کسی نیکی کو حقیر مت سمجھو۔ اگرچہ وہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہو۔

☆ ابن ماجہ شریف کی حدیث پاک ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: چھوٹے گناہوں سے بچو کیونکہ ان کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوچھا جائے گا۔

محترم حضرات! عمل چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، اس کے متعلق حساب ضرور دینا پڑے گا۔ رب تعالیٰ کا میزان ایسا ہے کہ اس پر رائی کے برابر عمل بھی تولا جائے

گا۔

چنانچہ سورۂ انبیاء آیت نمبر 47 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○

ترجمہ: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن، تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔

محترم حضرات! کتنا کٹھن معاملہ ہوگا ہم ذرا سوچیں کہ ہمیں کتنے کٹھن مراحل سے گزرنا ہے۔ واقعی کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ انسان کے پیدا ہونے کے بعد سے ہی مشکلات کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ زندگی بھر مشکلات، پھر ایمان پر خاتمہ کی فکر، پھر سکرات کی تکلیف، اس کے بعد موت کی تکلیف، پھر قبر کی کٹھن منزل، پھر صور پھونکنے پر دوبارہ اٹھنے کی مشکلات، پھر قیامت کی دشوار گزار گھاٹیاں، محشر کی گرمی اور پیاس، پل صراط کی منزل، حساب و کتاب کا کٹھن مرحلہ ہائے! اتنی مشکلات اسی لئے تو اسلاف کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی پرندے کو دیکھتے تو کہتے اے پرندے تو کتنا خوش نصیب ہے تو ایک ٹہنی سے دوسری ٹہنی پر جاتا ہے۔ دوسری ٹہنی سے تیسری ٹہنی پر

جاتا ہے۔عنقریب تو مرجائے گا۔ تجھے حساب بھی نہیں دینا پڑے گا مگر ابوبکر کو تو حساب وکتاب بھی دینا پڑے گا اے کاش! کہ میں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتے کہ اے کاش! ہم انسان نہ ہوتے، جانور ہوتے، جسے ذبح کرکے مالک کھا جاتا اور اس طرح حساب وکتاب سے بچ جاتے۔

محترم حضرات! یہ وہ ہستیاں ہیں جن کو جنت کی خوشخبریاں دی گئی ہیں مگر حساب وکتاب کی کتنی فکر تھی اور ایک ہم ہیں کہ اپنا ٹھکانہ بھی معلوم نہیں مگر فکر نام کی کوئی چیز نہیں۔ہم دنیا حاصل کرنے میں لگ گئے۔ہم یہ بھول گئے کہ آگے کئی کٹھن مراحل سے ہمیں گزرنا ہے۔ اے کاش! ہمیں فکر آخرت نصیب ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی آخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔نزع کی سختیاں آسان ہوجائیں۔قبر وحشر کی دشوار گزار گھاٹیوں سے نجات نصیب ہو اور خاتمہ بالخیر بالایمان ہو۔آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

قیامت کی نشانیاں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاكِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ قمر سے آیت نمبر 1 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر مسلمان کا اس بات پر ایمان ہے کہ قیامت ایک دن ضرور آنی ہے۔ نبی پاک ﷺ بھی قیامت کی خبر دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ اپنے

اصحاب کو قیامت کے متعلق ارشاد فرماتے رہے۔ کئی مقامات پر نبی پاک ﷺ نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں۔ آپ کے سامنے کچھ نشانیاں بیان کرنے کی سعادت کرتا ہوں۔

☆ قیامت کی نشانیاں:

تفسیر درمنثور جلد 6 صفحہ نمبر 52 پر حدیث شریف نقل ہے۔

حدیث شریف = حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (قرب قیامت میں یہ کام ہوں گے)

1۔ لوگ نمازیں نہیں پڑھیں گے۔

2۔ امانتیں ضائع کریں گے (امانتوں میں خیانت کرنا عام ہوگا)

3۔ سود کھانے لگیں گے۔

4۔ جھوٹ کو حلال سمجھنے لگیں گے۔

5۔ قتل و خونریزی معمولی بات بن جائے گی۔

6۔ اونچی اونچی عمارتیں بنائیں گے۔

7۔ دین بیچ کر دنیا خریدیں گے

8۔ رشتہ داروں سے بدسلوکی کریں گے۔

9۔انصاف نایاب ہوجائے گا۔

10۔جھوٹ سچ بن جائے گا۔

11۔ریشم کا لباس پہنا جانے لگے گا۔

12۔ظلم وستم عام ہوجائے گا۔

13۔طلاقوں کی زیادتی ہوگی۔

14۔اچانک موت عام ہوجائے گی۔

15۔خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا۔

16۔امانت دار کو خیانت کرنے والا سمجھا جائے گا۔

17۔جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا۔

18۔سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔

19۔تہمت لگانا عام ہوجائے گا۔

20۔بارش ہونے کے باوجود گرمی ہوگی۔

21۔خواہش اولاد کی بجائے لوگ اولاد سے نفرت کریں گے۔

22۔کمینوں کے ٹھاٹھ باٹھ ہوں گے۔

23۔شریفوں کے لئے زندگی اجیرن ہوگی۔

24۔ارباب اقتدار وحکومت جھوٹ کے عادی ہوں گے۔

25۔امانت دار خیانت کرنے لگیں گے۔

26۔سردار ظالم بن جائیں گے۔

27۔عالم وقاری بدکار ہوں گے۔

28۔لوگ جانوروں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔

29۔مگر ان کے دل مردار سے زیادہ متعفن ہوں گے۔

30۔ایلوے (ایک کڑوا پھل) سے زیادہ تلخ ہوں گے۔

31۔سونا عام ہوگا۔

32۔چاندی کی مانگ ہوگی۔

33۔گناہ کی کثرت ہوگی۔

34۔امن کم ہو جائے گا۔

35۔قرآن کو مزین کیا جائے گا۔

36۔مساجد میں نقش ونگار بنائے جائیں گے۔

37۔بلند وبالا مینار (مساجد کے) بنائے جائیں گے۔

38۔مگر دل ویران ہوں گے۔

39۔شراب پینا عام ہوگا۔

40۔شرعی سزاؤں کا نفاذ ترک جائے گا۔

41۔باندی اپنے آقا کو جنے گی۔

42۔جو لوگ ننگے پاؤں، عریاں بدن، غیر مہذب تھے، وہ حاکم بن جائیں گے۔

43۔عورت تجارت میں مرد کے ساتھ شریک ہوگی۔

44۔مرد، عورتوں کی نقالی کریں گے۔

45۔عورتیں مردوں کی نقالی کریں گی۔

46۔مسلمان بھی بغیر دیکھے جھوٹی گواہی دینے کو تیار ہوگا۔

47۔غیر اللہ کی قسمیں کھائی جائیں گی۔

48۔صرف جان پہچان والوں کو سلام کیا جائے گا۔

49۔دین کا علم، غیر دین کے لئے پڑھا جائے گا۔

50۔آخرت کے کام سے دنیا کمائی جائے گی۔

51۔ملی سرمایہ کو ذاتی اثاثہ سمجھا جائے گا۔

52۔امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے گا۔

53۔زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے گا۔

54۔سب سے رذیل آدمی قوم کا رہنما بنے گا۔

55۔آدمی اپنے باپ کی نافرمانی کرے گا۔

56۔آدمی اپنی ماں سے بدسلوکی کرے گا۔

57۔دوست کو نقصان پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرے گا۔

58۔بیوی کی اطاعت کی جائے گی۔

59۔بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہوں گے۔

60۔گانے والی عورتوں کی عزت افزائی کی جائے گی۔

61۔گانے بجانے کے آلات سنبھال کر رکھے جائیں گے۔

62۔کھلے بندوں شراب پی جائے گی۔

63۔ظلم پر فخر کیا جائے گا۔

64۔انصاف فروخت ہونے لگے گا۔

65۔پولیس والوں کی کثرت ہو جائے گی۔

66۔قرآن مجید گا گا کر پڑھا جائے گا۔

67۔درندوں کی کھالیں استعمال کی جائیں گی۔

68۔اُمّت کے آخری لوگ اپنے اسلاف پر زبان درازیاں کریں گے۔

69۔ نبی پاک ﷺ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جب یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی تو پھر انتظار کرو کہ یا تو تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرخ آندھی آجائے، یا زلزلے برآمد ہوں۔لوگوں کی شکلیں مسخ کردی جائیں یا آسمان سے پتھروں کی بارش ہو یا کوئی اورعذاب آجائے۔

اس کے علاوہ مزید قیامت کی نشانیاں نبی پاک ﷺ نے بیان فرمائیں جنہیں دیگر کتب احادیث میں نقل کیا گیا ہے۔وہ بھی آپ کی خدمت میں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

1 ۔بخاری شریف میں حدیث نمبر 81 نقل ہے (قرب قیامت میں) مرد کم ہوں گے اورعورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

2۔ ترمذی شریف میں حدیث پاک نقل ہے کہ تمہارے اہل حکومت بدترین ہوجائیں گے اور اہل ثروت بخیل ہوجائیں اور سلطنت کے معاملات عورتوں کی مرضی پر طے پائیں گے۔

3۔ابوداؤد شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔اقوام کفر تمہیں اپنا لقمۂ تر

بنانے کے لئے ایک دوسرے کو اس انداز میں بلائیں جیسے دستر خوان پر دعوت دیتے ہیں۔

4۔ترمذی شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ بیت المال کو لوگ اپنی ملکیت، امانت کو مال غنیمت، زکوٰۃ کو تاوان سمجھنے لگیں گے۔علم دین کا حصول دنیا حاصل کے لئے کیا جائے گا۔مرد بیویوں کے تابعدار اور ماں کے نافرمان ہوں گے۔دوست کو اپنا اور باپ کو غیر سمجھا جائے گا۔مساجد میں شور و غل ہوگا۔فاسق و فاجر قوم کے سردار بنیں گے۔انسان کے شر سے ڈر کر اس کی عزت کی جائے گی۔ ناچنے والی عورتوں اور باجوں کا رواج ہوگا۔لوگ اُمّت کے بزرگوں پر لعنت کریں گے۔

5۔مشکوٰۃ شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔اسلام صرف بطور اسم (نام) اور قرآن مجید صرف رسم (تحریر میں) رہ جائے گا۔مسجدیں آباد مگر ہدایت سے خالی ہوں گے۔ان کے علماء زیر فلاک تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے۔ فتنے انہی میں بیدار ہوں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے۔

6۔کنزالعمال شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔اہل ایمان اپنے خاندان میں بھیڑ بکری سے کمزور تر اور بے وقار ہو جائے گا۔مسجد کی محرابیں آراستہ کی

جائیں گی اور دل ویران ہوں گے۔ پولیس والوں کی کثرت ہوگی۔ عیب چین، چغل خور اور طعنہ زن زیادہ ہوجائیں گے۔

7۔ ابوداؤد شریف میں حدیث نمبر 4252 نقل ہے۔ بڑے دجال کے علاوہ تیس دجال اور ہوں گے۔ وہ سب دعویٰ نبوت کریں گے، حالانکہ (مجھ پر) نبوت ختم ہوچکی۔

8۔ مستدرک میں امام حاکم علیہ الرحمہ حدیث نمبر 8519 نقل فرماتے ہیں کہ ملک عرب میں کھیتی اور باغ اور نہریں ہوجائیں گی۔

9۔ ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2267 نقل ہے۔ دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارا لینا۔

10۔ مسلم شریف میں حدیث نمبر 53 نقل ہے۔ یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جاکر تمنا کرے گا کہ کاش! میں اس قبر میں ہوتا۔

11۔ ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2339 نقل ہے۔ وقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہوجائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی۔

12۔ مسلم شریف میں حدیث نمبر 2942 نقل ہے۔ دجال کا ظاہر ہونا کہ

چالیس دن میں حرمین طیبین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا۔ چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا جیسے بادل جس کو ہوا اڑاتی ہو۔

13۔مسلم شریف میں حدیث نمبر 2934 نقل ہے۔ایک باغ اور ایک آگ دجال کے ہمراہ ہوں گے،جن کا نام جنت ودوزخ رکھے گا۔جہاں جائے گا یہ بھی (ساتھ) جائیں گی،مگر وہ جو دیکھنے میں جنت نظر آئے گی۔وہ حقیقتاً آگ ہوگی اور جو دیکھنے میں آگ نظر آئے گی،وہ آرام کی جگہ ہوگی۔

14۔مسند امام احمد ابن حنبل کی حدیث پاک میں ہے کہ (دجال) خدائی کا دعویٰ کرے گا،مردوں کو زندہ کرے گا۔

15۔فیض القدیر تیسری جلد صفحہ نمبر 719 پر حدیث پاک نقل ہے کہ جو اس (دجال) پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا، اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔

16۔ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2237 نقل ہے کہ (دجال) زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اگائے گی،پانی آسمان سے برسائے گا اور ان لوگوں کے

جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہوجائیں گے اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل (ڈھیر کے ڈھیر) اس کے ہمراہ ہوجائیں گے۔

17۔مسلم شریف میں حدیث نمبر 2934 نقل ہے۔اسی قسم کے بہت سے شعبدے (نظر بندی کے کھیل) دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے اور شیاطین کے تماشے جن کو حقیقت سے کچھ تعلق نہیں۔اسی لئے اس (دجال) کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ (دجال) حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے، البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے، کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے، وہ باطنی طور پر کافر ہوں گے اور وہ جو علم الٰہی میں دجال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں، ان زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔

18۔ابن ماجہ میں حدیث نمبر 4077 نقل ہے۔دجال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہوں گی۔

19۔مسلم شریف کی حدیث نمبر 2937 نقل ہے۔اس (دجال) کی

پیشانی پر لکھا ہوگا ''ک ف ر'' یعنی کافر جس کو ہر مسلمان دیکھ لے گا۔ وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے مشرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے۔

20۔ ابن ماجہ کی حدیث پاک میں ہے کہ صبح کا وقت ہوگا۔ نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جماعت میں موجود ہوں گے۔ آپ علیہ السلام حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دیں گے۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں گے (پھر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ، دجال سے جنگ کریں گے۔ دجال امام مہدی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دے گا۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب یہ معلوم ہوگا تو آپ علیہ السلام دجال کو قتل کرنے آگے بڑھیں گے اور زور سے سانس لیں گے) دجال، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا، جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور ان کی سانس کی خوشبو حد بصر (نظر کی انتہا) تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا، یہ تعاقب فرمائیں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے، اس سے وہ جہنم واصل ہوگا۔

(قتل دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جاؤ، اس لئے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کئے جائیں گے، جن سے لڑنے

کی کسی کو طاقت نہیں)

21۔ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2247 نقل ہے۔مسلمانوں کے کوہ طور پر جانے کے بعد یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے۔یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت پر بحیرہ طبریہ پر(جس کا طول دس میل ہوگا)جب گزرے گی،اس کا پانی پی کر اسے سکھا دے گی کہ دوسری جماعت بعد والی جب آئے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی تھا؟

پھر دنیا میں فساد وقتل وغارت سے جب فرصت پائیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کرلیا۔آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔خدا تعالیٰ کی قدرت کے ان کے تیر اوپر سے خون آلود کریں گے۔

یہ اپنی انہیں حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسٰی علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے۔یہاں تک کہ ان کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی،جو آج تمہارے نزدیک سو اشرفیوں کی نہیں۔اس وقت حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنے ہمراہیوں کے دعا فرمائیں گے۔اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کردے گا کہ ایک دم میں وہ سب کے

سب مرجائیں گے۔ان کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اتریں گے۔ دیکھیں گے کہ تمام زمین ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہے۔ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں۔

اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے پھر دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ ان کی لاشوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھینک آئیں گے اوران کے تیروکمان وترکش (تیر رکھنے کا خانہ) کومسلمان سات برس تک جلائیں گے، پھر اس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اگا اور اپنی برکتیں اگل دے اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں انڈیل دے تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے اور دودھ میں ایسی برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ، جماعت کو کافی ہوگا اور ایک گائے کا دودھ، قبیلہ بھر کو (کافی ہوگا) اور ایک بکری کا دودھ خاندان بھر کی کفایت کرے گا۔

22۔ بخاری شریف میں حدیث نمبر 3448 نقل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہ کرے گا۔

23۔مسلم شریف میں حدیث نمبر 243 نقل ہے کہ اس زمانے میں عداوت وبغض وحسد آپس میں بالکل نہ ہوگا۔

24۔ابوداؤد شریف میں حدیث نمبر 4324 نقل ہے کہ تمام اہل کتاب جو قتل سے بچیں گے، سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔تمام جہان میں دین صرف ایک دین اسلام ہوگا اور مذہب ایک مذہب اہلسنت ہوگا۔

25۔مشکوٰۃ کی شرح مرقات میں حدیث نمبر 5508 نقل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس برس تک اقامت فرمائیں، نکاح بھی کریں گے، اولاد بھی ہوگی، بعد وصال روضۂ اقدس میں دفن ہوں گے۔

26۔مسلم شریف میں حدیث نمبر 7373 نقل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصال کے ایک زمانہ بعد جب قیام قیامت (قیامت کے قائم ہونے) کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے۔ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی، جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی۔جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض ہوجائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

27۔ابن ماجہ میں حدیث نمبر 4066 نقل ہے کہ دابۃ الارض ظاہر ہوگا، یہ ایک جانور ہے۔اس کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ علیہ السلام اور انگشتری سلیمان

علیہ السلام ہوگی۔عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نشان نورانی بنائے گا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبا، اس وقت تمام مسلم و کافر اعلانیہ ظاہر ہوں گے۔

یہ علامت کبھی نہ بدلے گی، جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

یہ قیامت کی کچھ نشانیاں تھیں جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیں۔اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو قیامت کی دشوار گزار گھاٹیوں سے چھٹکارا نصیب فرما کر بلا حساب و کتاب جنت میں داخلہ نصیب فرمائے۔آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

قیامت کا دن

سختیاں اور حساب

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ
صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ حج سے آیت نمبر 1 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جو آیت میں نے خطبے میں تلاوت کی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَيۡءٌ عَظِيۡمٌ

یعنی بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے

قیامت کا زلزلہ اس قدر سخت ہے کہ انسان اس کا تصور کر کے کانپ اٹھے۔

چنانچہ احادیث میں اس قسم کا مضمون ہمیں ملتا ہے۔

بخاری شریف میں حدیث نمبر 6506 نقل ہے۔فرمایا جب قیامت کی تمام نشانیاں پوری ہولیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے ہوا گزر لے گی،جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہوجائے گی۔اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے یہاں اولاد نہ ہوگی،یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے۔اللہ اللہ، کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔کوئی اپنی دیوار لیپتا ہوگا،کوئی کھانا کھاتا ہوگا،غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے۔

شعب الایمان کی حدیث پاک میں ہے کہ دفعتاً حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہوگی۔لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے اور مرجائیں گے۔آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صور اور

حضرت اسرافیل علیہ السلام اور تمام ملائکہ فنا ہوجائیں گے۔اس وقت سوائے اس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، وہ فرمائے گا۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

آج کس کی بادشاہت ہے؟ کہاں ہیں جبارین؟ کہاں ہیں متکبرین؟ مگر ہے کون جو جواب دے، پھر خود ہی پروردگار فرمائے گا

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے

پھر جب رب تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو دوبارہ پیدا کر کے پھونکنے کا حکم ہوگا۔

صور پھونکتے ہی تمام اولین وآخرین، ملائکہ وانس وجن اور حیوانات موجود ہوجائیں گے۔

☆سب سے پہلے آقا ﷺ:

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 3689 نقل ہے۔فرمایا سب سے پہلے رسول پاک ﷺ اپنی قبر انور سے یوں برآمد ہوں گے کہ دھنے ہاتھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا

ہاتھ ہوگا۔

پھر مدینۂ منورہ اور مکۂ معظّمہ کے مقابر (جنت المعلیٰ اور جنت البقیع وغیرہ) میں جتنے مسلمان دفن ہیں، سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدان حشر میں تشریف لے جائیں گے۔

عقیدہ = قیامت بے شک قائم ہوگی۔ اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

عقیدہ = حشر صرف روح کا نہیں، بلکہ روح و جسم دونوں کا ہے، جو کہے صرف روح اٹھے گی، جسم زندہ نہ ہوں گے، وہ بھی کافر ہے۔

عقیدہ = دنیا میں جو روح جسم کے ساتھ متعلق تھی، اس روح کا حشر اسی جسم میں ہوگا۔ یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کرکے اس کے ساتھ روح متعلق کردی جائے۔

عقیدہ = جسم کے اجزاء اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہوگئے اور مختلف جانوروں کی غذا ہوگئے ہوں، مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا۔ قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناختنہ شدہ اٹھیں گے، کوئی پیدل، کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار، کسی پر دس ہوں گے، کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدان حشر کو جائے گا، کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ کسی کو

آ گ جمع کرے گی

(نسائی شریف، حدیث نمبر 2083)

☆ مسند امام احمد ابن حنبل میں حدیث نمبر 20042 نقل ہے۔ فرمایا میدان حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔

زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اس کے کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے (ملفوظات اعلیٰ حضرت)

تفسیر قرطبی میں ہے کہ اس دن زمین تانبے کی ہوگی۔ مسلم شریف کی حدیث نمبر 2864 میں ہے کہ سورج (قیامت کے دن) ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ حدیث کے راوی نے فرمایا: معلوم نہیں میل سے مراد سرمہ کی سلائی ہے یا میل مسافت۔

ملفوظات شریف میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر میل مسافت بھی ہو تو کیا بہت فاصلہ ہے؟ کہ اِس وقت سورج چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے اور اِس وقت سورج کی ہماری طرف پیٹھ ہے، پھر بھی جب سر کے مقابل آ جائے تو گھر سے نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اُس وقت منہ ہماری طرف ہوگا تو گرمی کا کیا پوچھنا؟

یاالٰہی گرمئ محشر سے جب بھڑکے بدن

دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

بخاری شریف کی حدیث نمبر 6532 میں ہے۔فرمایا اس وقت مٹی کی زمین ہے مگر گرمیوں کی دھوپ میں پاؤں نہیں رکھا جاتا۔اس وقت جب تانبے کی زمین ہوگی اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا،اس کی تپش کون بیان کر سکے!

رب تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا۔

مسند امام احمد ابن حنبل کی حدیث نمبر 17444 میں ہے: فرمایا پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی، وہ اوپر چڑھے گا۔کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک ہوگا۔کسی کے کمر تک ہوگا۔کسی کے سینہ تک ہوگا، کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔

☆نامہ اعمال دیا جائے گا:

قیامت کے دن ہر شخص کو نامۂ اعمال دیا جائے گا۔ابن ماجہ میں ہے کہ نیکوں کے داہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا۔

تفسیر قرطبی جلد 10 صفحہ نمبر 192 پر ہے کہ کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں

ہاتھ اس سے پس پشت نکال پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔

سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 14 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

القرآن: اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا

ترجمہ: پڑھ اپنا نامہ اعمال، کافی ہے تیرا نفس آج کے دن تجھ پر شمار کرنے والا۔

محترم حضرات! آج ہم اپنی زندگی میں جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ، فحش کلمات زبان سے نکالتے رہتے ہیں اور فضول گوئی کی تو یہ حالت ہے کہ ایک لمحہ بھی خاموش نہیں رہتے۔ ذرا سوچیں! یہ تمام چیزیں ہمارے دونوں کاندھوں پر بیٹھے ہوئے کراماً کاتبین ہر ہر لمحہ لکھتے ہیں۔ ہم بول کر بھول جاتے ہیں مگر وہ لکھ کر محفوظ کر لیتے ہیں اور کل بروز محشر یہ نامۂ اعمال ہمارے ہاتھوں میں دے کر

کہا جائے گا ''اِقْرَاْ كِتٰبَكَ'' یعنی پڑھ اپنا نامۂ اعمال

اس دن ہم اتنا طویل نامہ اعمال پڑھ کر کیسے سنائیں گے جن کی ہم نے غیبتیں کی ہوں گی، جن کو گالیاں دی ہوں گی، وہ سب محشر کے میدان میں موجود ہوں گے۔ ان کے سامنے جب ہم نامۂ اعمال پڑھیں گے تو ذلت و رسوائی کا کیا

عالم ہوگا۔اسی وقت کو مدنظر رکھ کر بریلی کے تاجدار امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ یہ دعا کرتے ہیں۔

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

آج ہماری سانسیں چل رہی ہیں۔ وقت کو غنیمت جان کر فضول گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی اور بدکلامی سے توبہ کریں اور جس قدر ہو سکے، ذکر و درود میں وقت گزاریں تاکہ روزِ محشر شرمندگی سے محفوظ رہیں۔

☆محشر کی پیاس:

مسلم شریف کی حدیث نمبر 987 میں ہے (روزِ محشر) اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی، بیان کی محتاج نہیں۔ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی۔ دل ابل کر گلے کو آ جائیں گے۔ ہر مبتلا اپنے گناہوں کے حساب سے تکلیف میں مبتلا ہوگا، جس نے چاندی، سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی، اس کے جانور قیامت کے دن خوب تیار ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے، اس پر گزریں گے، پھر ادھر سے واپس آ کر یوں اس پر

گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو۔

اس موقع پر بریلی کے تاجدار امام احمد رضا علیہ الرحمہ دعا گو ہیں:

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہہ جودوعطا کا ساتھ ہو

☆حساب وکتاب کا بیان:

عقیدہ= حساب حق ہے، اعمال کا حساب ہونے والا ہے (شرح العقائد النسفیہ، صفحہ نمبر 104)

عقیدہ= حساب کا منکر کافر ہے۔

☆ بخاری شریف حدیث نمبر 2441 نقل ہے۔کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائے کہ اس سے خفیہ پوچھا جائے گا، تو نے یہ کیا اور یہ کیا؟ عرض کرے گا، ہاں اے رب! یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار کرلے گا۔اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا، کہ اب گئے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں۔

بخاری شریف میں حدیث نمبر 4939 نقل ہے۔فرمایا کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پرس ہوگی، جس سے یوں ہوا یعنی سختی کے ساتھ

حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوگا۔

اس موقع پر بریلی کے تاجدار امام احمد رضا علیہ الرحمہ دعا گو ہیں۔

یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گریاں شفیع مرتجٰی کا ساتھ ہو

☆محشر کی مصیبتیں:

بخاری شریف میں حدیث نمبر 3348 نقل ہے۔فرمایا پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا۔ بھائی سے بھائی بھاگے، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ بیوی بچے الگ جان چھڑائیں گے۔ ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا۔اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کریں گے مولا! کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہوجائیں گے۔حمل والی کا حمل ساقط ہوجائے گا۔لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے۔لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے۔

اسی موقع پر تاجدار بریلی امام احمد رضا علیہ الرحمہ بارگاہ العزت میں دعا

کرتے ہیں

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

تفسیر درمنثور جلد 8 میں ہے کہ کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے۔ایک ہو، دو ہوں، سو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے۔ ہزار ہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الامان الامان، اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار سال کا ایک دن ہوگا۔

اسی موقع پر بریلی کے تاجدار امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ دعا گو ہیں۔

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شور داروگیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

☆مصیبتوں سے نجات دلوانے والے کو ڈھونڈیں گے:

بخاری شریف کی حدیث نمبر 744 میں نقل ہے کہ جب قریب آدھے کے وقت گزر چکا ہے اور ابھی تک اہل محشر اسی حالت میں ہیں۔اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈ نا چاہیے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے نجات دلائے۔ ابھی تک تو یہی نہیں پتہ چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے۔ یہ بات

مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں۔ رب تعالیٰ نے ان کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کی جگہ دی اور مرتبۂ نبوت سے سرفراز فرمایا۔ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیئے۔وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔

عرض افتاں وخیزاں کس کس مشکل سے ان کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔اے آدم علیہ السلام! آپ ابوالبشر ہیں۔رب تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی چنی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا۔تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے۔آپ کو صفی کیا۔آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ آپ ہماری شفاعت کیجئے کہ رب تعالیٰ ہمیں اس سے نجات عطا فرمائے۔

حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے میرا یہ مرتبہ نہیں۔مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے

(مسند امام احمد ابن حنبل حدیث نمبر 2046)

آج رب تعالیٰ نے ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ(بخاری حدیث نمبر 3340)

لوگ عرض کریں گے: آخر ہم کس کے پاس جائیں؟ حضرت آدم علیہ

السلام ارشاد فرمائیں گے (خصائص کبریٰ، جلد 2)

حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔ (بخاری شریف حدیث نمبر 7410)

لوگ اسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے۔ یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں۔ مجھے اپنی پڑی ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، حدیث نمبر 2546)

تم کسی اور کے پاس جاؤ (بخاری شریف حدیث نمبر 4712)

عرض کریں گے، کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے (خصائص کبریٰ، جلد 2)

تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ ان کو حق تعالیٰ نے مرتبۂ خلت سے ممتاز فرمایا ہے (مسند امام احمد ابن حنبل)

لوگ ان کے پاس حاضر ہوں گے۔ وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں۔ مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجیں گے۔ وہاں بھی یہی جواب ملے گا پھر موسیٰ علیہ السلام، حضرت

عیسٰی علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں۔

(مسند امام احمد ابن حنبل، حدیث نمبر 2546)

آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا، نہ فرمائے گا۔ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ (بخاری شریف، حدیث نمبر 4712)

لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم ان کے حضور حاضر ہو، جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں (خصائص کبریٰ، جلد 2)

وہ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو، وہ خاتم النبیین ہیں۔ وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، انہیں کے حضور حاضر ہو۔ وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔

(مسند امام احمد ابن حنبل، حدیث نمبر 15)

آپ لوگ پھرتے پھراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُھائی دیتے سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوں گے۔

خلیل و نجی، مسیح و صفی

سبھی سے کہی، کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری
کہاں سے کہاں تمہارے لئے

☆شفاعت رسول ﷺ:

عرض کریں گے اے محمد ﷺ! اے اللہ تعالیٰ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح باب رکھا ہے۔آج حضور مطمئن ہیں۔ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے۔حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے! حضور بارگاہ رب العزت میں ہماری شفاعت فرمایئے اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔ جواب میں (آپ ﷺ) ارشاد فرمائیں گے''اَنَا لَهَا ''یعنی میں اسی کام کے لئے ہوں (بخاری شریف، حدیث نمبر 751)

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِ
میرے حضور پر لب پر اَنَا لَهَا ہوگا

حضور ﷺ ارشاد فرمائیں گے اَنَا صَاحِبُکُمْ یعنی میں ہی وہ ہوں

جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے۔

(طبرانی معجم الاوسط، حدیث نمبر 6117)

ساتھ نمازیں بھی روزے بھی، زکوٰۃ و حج بھی
کام آیا نہ کوئی ان کی شفاعت کے سوا

یہ فرما کر (کہ میں اسی کام کے لئے ہوں) آپ ﷺ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے۔ ارشاد ہوگا:

يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ

(اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے، ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ (بخاری شریف، حدیث نمبر 751)

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا
میرے پاس کچھ بھی نہ تھا روز محشر
نبی کا وسیلہ ہی کام آ گیا ہے

پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا، اس کے لئے بھی شفاعت فرما کر اسے دوزخ سے نکالیں گے۔ یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا، اگر چہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے۔ اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔ (بخاری شریف، حدیث نمبر 751)

☆ دیگر ہستیاں بھی شفاعت کریں گی:

طبرانی معجم الاوسط میں حدیث نمبر 3044 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ کے باب شفاعت کھولنے کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی اُمّت کی شفاعت کریں گے۔

محترم حضرات! اس کے بعد اولیاء اللہ، شہداء، علماء، حفاظ، حجاج، نابالغ بچے جو انتقال کر گئے، شفاعت کریں گے۔

☆ حوض کوثر:

حوض کوثر نبی پاک ﷺ کو عطا کیا گیا۔

مسلم شریف میں حدیث نمبر 2292 نقل ہے۔ فرمایا حوض کوثر کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے۔

مسلم شریف میں حدیث نمبر 2301 نقل ہے۔فرمایا حوض کوثر کے کنارے پر موتی کے قبے ہیں چاروں گوشے برابر یعنی زاویئے قائم ہیں۔اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے۔اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید،شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ اوراس پر برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں جو اس نہر کا پانی پیئے گا،کبھی پیاسا نہ ہوگا۔اس میں جنت سے دو پرنالے ہروقت گرتے ہیں۔ایک سونے کا،دوسرا چاندی کا ہوگا۔

محترم حضرات! نبی کریم ﷺ اپنے غلاموں کو اپنے دست مبارک سے کوثر کے جام بھر بھر پلائیں گے۔

☆پل صراط پار کرنا:

مسند امام احمد میں ہدیث نمبر 3625 نقل ہے۔صراط حق ہے،یہ ایک پل ہے کہ پشت جہنم پر نصب کیا جائے گا،بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔

بخاری شریف میں حدیث نمبر 806 نقل ہے۔جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے۔سب سے پہلے نبی پاک ﷺ گزر فرمائیں گے پھر اور انبیاء و مرسلین،پھر اُمّت مصطفی پھر دوسری اُمّتیں گزریں گی۔

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پل صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے۔ بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا اور بعض تیز ہوا کی طرح۔ کوئی ایسے جیسے پرندہ اڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ سرین پر گھسیٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا۔

پل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے) لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہو گا۔ اسے پکڑ لیں گے، مگر بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو دوزخ میں گرا دیں گے۔ یہ تمام اہل محشر تو پل سے گزرنے میں مشغول ہوں گے مگر وہ اُمّت کا شفیع عاصیوں کا حامی و ناصر ﷺ پل صراط پر کھڑا ہوا بکمال گریہ وزاری اپنی گناہگار اُمّت کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دعا کر رہا ہے (اور لبوں پر) رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی الٰہی ان گناہگاروں کو بچالے، بچالے۔

سَلِّمْ سَلِّمْ کی ڈھارس سے
پل سے پار چلاتے یہ ہیں

بریلی کے تاجدار امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس موقع پر دعا گو ہیں:

یاالٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے

رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غم زدہ کا ساتھ ہو
پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو
اہل صراط روح الامیں کو خبر کریں
جاتی ہے اُمّت نبوی فرش پر کریں

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2448 نقل ہے۔ نبی کریم ﷺ اس دن مواطن میں دورہ فرماتے رہیں گے، کبھی میزان پر تشریف لے جائیں گے، وہاں جس کی نیکیوں میں کمی دیکھیں گے، اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوض کوثر پر جلوہ فرما ہیں۔ پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں اور وہاں سے پل صراط پر رونق افروز ہوئے اور گرتوں کو بچایا۔

آہ کل جرم جو کئے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

☆ مقامِ محمود اور لواء الحمد:

مسند امام احمد ابن حنبل میں حدیث نمبر 3787 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ (روز محشر) مقام محمود عطا فرمائے گا کہ تمام اولین و آخرین

حضور ﷺ کی حمد وستائش کریں گے۔

ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کو ایک جھنڈا عطا کیا جائے گا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں۔ تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اسی جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

☆ مولا کے خاص بندوں کیلئے قیامت کا دن:

شعب الایمان حدیث نمبر 362 اور مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر 5563 میں ہے۔ قیامت کا یہ دن مولا کے خاص بندوں کے لئے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہوگا کہ ایک فرض نماز کا وقت۔

مسند امام احمد ابن حنبل کی حدیث نمبر 11717 اور شعب الایمان کی حدیث نمبر 361 پر ہے کہ خاص بندوں کے لئے قیامت کا دن ایک فرض نماز کے وقت سے بھی کم ہوگا۔

یہاں تک کہ بعضوں کے لئے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا جیسا کہ سورۂ نحل کی آیت نمبر 77 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

القرآن: وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ

ترجمہ: قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے پلک جھپکنا بلکہ اس سے بھی کم۔

محترم حضرات! یہ مختصر واقعہ روز محشر کا جو میں نے آپ کی خدمت میں بیان کیا، حقیقت میں بڑی کٹھن منزلیں ہیں۔ ہمیں ڈرتے رہنا چاہیئے کہ ہمارا کیا ہوگا؟ ہمارے پاس تو اچھے اعمال بھی نہیں ہیں روز محشر کی سختیاں ہم کیسے سہیں گے، کبھی اکیلے بیٹھ کر ضرور سوچیے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا خاص فضل و کرم فرمائے۔ موت کی سختیوں، قبر کی وحشت و دہشتوں اور محشر کی دشوار گزار گھاٹیوں پر آسانیاں نصیب فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی
تعظیم وادب

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَتُعَزِّرُوۡہُ وَتُوَقِّرُوۡہُ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ فتح سے آیت نمبر 9 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نبی پاک ﷺ کی تعظیم وادب ایمان کا جز ہے۔ اگر کوئی شخص کلمہ پڑھتا ہے

مگر اس کے دل میں نبی پاک ﷺ کی تعظیم و ادب نہیں ہے تو ایسا شخص ہرگز مومن نہیں ہوسکتا۔قرآن مجید میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نبی پاک ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ جو آیت خطبہ میں، میں نے تلاوت کی ۔ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

القرآن:لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

ترجمہ: کہ اے لوگو!تم اللہ اوراس کے رسول پر ایمان لاؤ،اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

سورۂ فتح کی آیت نمبر 9 کی تفسیر میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب شان حبیب الرحمن کے صفحہ نمبر 218 پر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ تم ہمارے محبوب ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنا، اس میں کسی قسم کی تعظیم کی قید نہیں لگائی گئی، بلکہ جو تعظیمیں کہ شریعت نے حرام فرمائی ہیں، جیسے تعظیمی سجدہ کرنا اور تعظیمی رکوع کرنا وغیرہ ان کے سوا جو تعظیم بھی تم سے ممکن ہو، وہ کرو، کلام میں تعظیم کرو کہ ان کا نام شریف عظمت سے لو، ان کو خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہو، باقی جو کلمے تعظیم کے ملیں کہو، ان سے نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز کی تعظیم، بال مبارک کو چومنا، نعلین پاک یا نقش نعلین پاک کی تعظیم، ان کے مبارک نام کی

اور ان کے شہر پاک کی غرض کہ جس چیز سے ان کو نسبت ہو جائے، ان تمام چیزوں کی تعظیم کرو۔

☆ میرے محبوب ﷺ کو ادب کے ساتھ پکارو:

سورۂ نور آیت نمبر 63 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

ترجمہ: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو، جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

اس آیت کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب شان حبیب الرحمن کے صفحہ نمبر 157 پر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں پروردگار عالم نے قیامت تک کے مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کا ادب سکھایا ہے اور فرمایا کہ ان کی شان تمہارے عام مسلمانوں کی طرح نہیں ہے کہ جس طرح چاہو پکارلو بلکہ یہ بارگاہ اور ہے اور یہاں کے ادب بھی اور۔

رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نہ پکارو جس طرح ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

ثابت ہوا کہ یا محمد، یا احمد، یا ابن عبداللہ، یا کہ اے بھائی، اے باپ وغیرہ خطابات سے پکارنا حرام ہے بلکہ یارسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا شفیع المذنبین وغیرہ القاب سے پکارو، ادب و تعظیم اسی میں ہے۔

☆بارگاہ رسالت میں آواز بلند نہ کرو:

سورۃ الحجرات آیت نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ٥

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز سے، اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو، کہ کہیں تمہارے عمل برباد نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

اس آیت کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب شان حبیب الرحمن کے صفحہ نمبر 235 پر فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے

مسلمانوں کو بارگاہ رسالت میں حاضری دینے کے آداب سکھائے ہیں۔ اگرچہ اب نبی پاک ﷺ اس دنیا فانی سے پردہ فرما چکے ہیں مگر آداب باقی ہیں۔ قرآن مجید کا حکم صبح قیامت تک ہے۔ لہذا جو بھی اس آستانہ پر حاضر ہو، ادب و تعظیم ملحوظ رکھے۔ آواز بلند نہ کرے، صلوٰۃ وسلام بھی پیش کرے تو اتنی آواز سے کہ خود اس کے کان سنیں با آواز بلند صلوٰۃ وسلام بھی پیش نہ کرے۔ کسی سے وہاں اونچی آواز میں گفتگو بھی نہ کرے، بالکل خاموش رہے کہ یہ کوئی عام بارگاہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی بارگاہ ہے۔

☆ نیچی آواز رکھنے پر انعام:

جو لوگ بارگاہ رسالت میں اپنی آوازوں کو نیچی رکھتے ہیں اور اس بارگاہ کی تعظیم کرتے ہیں، ان کے لئے خاص انعام کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 3 میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں نیچی رکھتے

ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے، ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام عبادات بدن کا تقویٰ ہیں اور تاجدار کائنات ﷺ کا ادب دل کا تقویٰ ہے۔

☆حجروں کے باہر سے پکارنے پر وعید:

امام مدارک تفسیر مدارک میں فرماتے ہیں کہ بنو تمیم کے چند لوگ دوپہر کے وقت رسول پاک ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ اس وقت تاجدار کائنات ﷺ آرام فرمارہے تھے۔ ان لوگوں نے حجرں کے باہر سے آپ ﷺ کو پکارنا شروع کردیا ارآپ ﷺ باہر تشریف لے آئے۔ ان لوگوں کے بارے میں سورۂ الحجرات کی آیت نمبر 4 نازل ہوئی۔

القرآن: اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ

ترجمہ: بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

محترم حضرات! اس آیت میں رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی جلالت

شان کو بیان فرمایا کہ ان کی بارگاہ اقدس میں اس طرح پکارنا جہالت اور بے عقلی ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اے ہمارے پروردگار، اگر کسی کو تیرے محبوب ﷺ سے ملنا ہو تو کیا کرے؟

سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 5 میں اس کا جواب دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

القرآن: وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا

ترجمہ: اور اگر وہ صبر کرتے

محترم حضرات! جواب یہ ملا کہ میرے بندوں صبر کرو میرے محبوب ﷺ کو حجروں کے باہر سے مت پکارو بلکہ انتظار کرو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اے ہمارے پروردگار! کب تک صبر کریں؟ اس سوال کا جواب بھی سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 5 کے اگلے حصے میں موجود ہے فرمایا۔

القرآن: حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

ترجمہ: یہاں تک کہ تم ان کے پاس خود تشریف لے آتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سبحان اللہ! رب تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی بارگاہ کا کیسا ادب بیان فرمایا اور آگے فرمایا کہ جن سے یہ بے ادبی سرزد ہوئی ہے، اگر وہ توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں بخشنے والا اور ان پر مہربانی فرمانے والا ہے۔

☆محبوب کریم ﷺ کے دولت خانہ کے آداب:

سورۂ احزاب کی آیت نمبر 53 میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو، جب تک کہ اجازت نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ، نہ یہ کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو۔

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب شان حبیب الرحمن کے صفحہ نمبر 198 پر اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو نبی رحمت ﷺ کے دولت خانہ کا ادب واحترام سکھایا گیا ہے۔ قربان جائیے اس مبارک دولت خانہ کے اور اس میں جلوہ گر رہنے والے آقا ﷺ کے بھی جس کا ادب، احترام عالمین کا پروردگار سکھا رہا ہے۔

اس آیت میں مسلمانوں کو چند باتوں کی ہدایت کی گئی ہے۔ اولاً تو یہ کہ بلا

اجازت اس دولت خانہ میں نہ آؤ، دوسرے یہ کہ اگر تمہاری دعوت کی جاوے تو کھانا پکنے سے پہلے نہ آجاؤ کہ وہاں بیٹھ کر انتظار کرو، تیسرے یہ کہ کھانا کھا کر اب بلا وجہ نہ بیٹھو، بلکہ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ۔

اب صحابہ کرام علیہم الرضوان کا تعظیم وادب ملاحظہ فرمائیں۔

☆ حالت نماز میں تعظیمِ رسول:

حدیث شریف = بخاری شریف کتاب الاذان میں حدیث نمبر 644 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو سید عالم ﷺ کے اطاعت گزار، خادم اور صحابی تھے، روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نبی پاک ﷺ کے مرض وصال میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا۔ لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے، گویا کہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، (دندان اقدس سے نور کی شعاعیں نکلنے لگ گئیں) دیدار رسول کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تا کہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ

حضور ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ نے پردہ نیچے گرادیا اور اس دن آپ کا وصال ہوا۔

محترم حضرات! صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حالت نماز میں بھی تعظیم رسول کو فراموش نہیں کیا۔ شارح مشکوٰۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مذکورہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے مرأۃ المناجیح دوسری جلد صفحہ نمبر 196 پر فرماتے ہیں کہ نمازوں میں تمام صحابہ خصوصاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا چہرہ کعبہ کی طرف تھا اور دل حضور ﷺ کی طرف۔ زبان قرآن میں مصروف تھی اور کان حضور ﷺ کی طرف۔ اس سے ان کی نمازیں زیادہ کامل ہوئیں، ورنہ نماز کے خشوع و خضوع میں کسی کی آہٹ کیسے سنی جاسکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عین نماز میں خصوصاً حضور ﷺ کا ادب کرتے تھے کہ اداباً پیچھے ہٹ کر مقتدی بننے لگے کہ یہ ادب شرک نہ تھا بلکہ کمال توحید تھا۔

☆ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ادبِ رسول ﷺ:

ابن ماجہ میں حدیث نمبر 1289 نقل ہے کہ حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ

عنہ فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ پیچھے رہ گئے۔ جب ہم قوم کے پاس پہنچے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انہوں نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کو محسوس کیا تو (دوران امامت) پیچھے ہٹنے لگے۔ حضور ﷺ نے انہیں نماز پوری کرنے کا اشارہ فرمایا اور ارشاد فرمایا (اے ابن عوف) تم نے بہت اچھا کیا۔

☆حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا ادب رسول:

مسلم شریف میں حدیث نمبر 5358 نقل ہے (ہجرت کے بعد) حضور ﷺ (حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ) کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔ نبی پاک ﷺ نیچے والے حصے میں قیام پذیر ہوئے اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اوپر کی منزل میں ٹھہر گئے۔ رات کے وقت حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی آنکھ کھلی تو اُنہیں خیال آیا کہ ہم تو نبی پاک ﷺ کے اوپر چل رہے ہیں (یہ تو بے ادبی ہے) تو وہ ایک کونے میں ہوگئے اور اسی کونے میں انہوں نے رات بسر کرلی (اگلے دن) انہوں نے نبی پاک ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیچے والی منزل میں زیادہ سہولت ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض

کی: میں اس چھت کے اوپر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ﷺ موجود ہوں تو نبی پاک ﷺ اوپر کی منزل میں منتقل ہو گئے اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نیچے والی منزل میں آ گئے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، نبی پاک ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا کرتے تھے اور جب وہ باقی ماندہ کھانا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آتا تو وہ دریافت کرتے۔ نبی پاک ﷺ نے کس جگہ انگلیاں رکھی تھیں پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اسی جگہ انگلیاں رکھتے۔

☆ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا ادبِ رسول:

مسلم شریف میں حدیث نمبر 4629 نقل ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے دن مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے سرورِ کونین ﷺ اور مشرکین کے درمیان صلح کا معاہدہ تحریر کیا اور اس میں یہ لکھا ''یہ معاہدہ حضرت محمد ﷺ کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں'' قریش نے اعتراض کیا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم یہ اعتراف کر لیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو ہم آپ کے ساتھ جنگ ہی نہ کریں۔ نبی پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا (معاہدہ سے محمد رسول اللہ)

مٹادو۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں اسے نہیں مٹا سکتا۔

محترم حضرات! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ادب رسول کو ملحوظ رکھتے ہوئے معاہدہ سے رسول اللہ نہیں مٹایا۔غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی پاک ﷺ نے نماز عصر پڑھ کر مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔مولا علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر نہ پڑھی تھی۔آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ نماز عصر کا وقت جا رہا ہے مگر ادب و تعظیم کی وجہ سے کہ زانو ہٹاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے۔زانو نہ ہٹایا، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔جب چشم اقدس کھلی مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔حضور ﷺ نے حکم دیا ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔مولا علی نے نماز ادا کی، سورج پھر ڈوب گیا۔

دوسری طرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہجرت کی رات غار ثور میں پہلے تشریف لے گئے۔اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے۔ایک سوراخ باقی رہ گیا۔اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور ﷺ کو بلایا۔آپ ﷺ غار ثور کے اندر تشریف لے گئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا۔اس نے محبوب کریم ﷺ کی مبارک خوشبو محسوس کی تو اندر آنا چاہا۔سارے

سوراخ اس کو بند ملے۔ ایک مقام جہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھا رکھا ہوا تھا، وہاں اس کو نرمی محسوس ہوئی۔ سانپ نے اپنا سر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر برملا لہذا وہ آپ سے گزارش کر رہا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی زیارت کا عرصۂ دراز سے مشتاق ہوں۔ آج میری معراج کا وقت ہے۔ مجھے اندر آنے دیجئے؟ مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس خیال سے کہ اگر میں نے پاؤں ہٹایا تو کونین کے تاجدار ﷺ کی نیند میں خلل واقع ہوگا جو کہ بے ادبی ہے۔ ادب و تعظیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے پاؤں نہ ہٹایا۔ بالاخر سانپ نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ درد کی شدت کے باعث آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے جو کہ چہرۂ محبوب خدا ﷺ پر گرے۔ آنکھ مبارک کھلی، عرض حال کیا۔ حضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگایا، پاؤں فوراً درست ہوگیا۔

اِدھر جان بچانا فرض تھا۔ اُدھر مولا علی کا نماز پڑھنا فرض تھا مگر دونوں نے اپنے فرائض ادب رسول پر قربان کر دیئے۔

☆ حضرت قباث بن اُشَیم رضی اللہ عنہ کا ادب رسول:

ترمذی شریف کتاب المناقب میں حدیث نمبر 3619 نقل ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت یعمر بن لیث کے بھائی حضرت قباث بن

اشیم رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔تمہاری عمر زیادہ ہے یا نبی پاک ﷺ کی؟ انہوں نے فرمایا: بڑے تو نبی پاک ﷺ ہی ہیں، بس میری ولادت پہلے ہوگئی تھی۔

محترم حضرات! صحابی رسول کے جواب کے قربان جایئے کتنا ان میں ادب رسول تھا، واقعی انہیں جو مقام و مرتبہ ملا، صرف اور صرف تعظیم و محبت رسول سے ہی ملا۔اللہ تعالیٰ ان کے صدقے ہمیں بھی ایسی تعظیم و محبت نصیب فرمائے۔آمین

☆ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا ادبِ رسول:

ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ میں حدیث نمبر 501 نقل ہے۔صحابی رسول حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر محبوب خدا ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔آپ رضی اللہ عنہ تعظیم و ادب کی وجہ سے اپنی پیشانی کے بال نہ کبھی کتراتے اور نہ ہی منڈاتے۔

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ادبِ رسول:

ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ میں حدیث نمبر 1014 نقل ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا۔آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ کیا نماز کم ہوگئی ہے؟

محترم حضرات! اگر آج کا کوئی امام مسجد چار رکعتوں کی جگہ دو رکعتیں پڑھا

دے تو ہر نمازی کہے گا کہ امام صاحب! آپ نے ادھوری نماز پڑھائی ہے۔ آپ نے پوری نماز نہیں پڑھائی اور کوئی غصے والے مقتدی ہو گا تو یہاں تک کہہ دے گا کہ امام صاحب دو رکعتیں کھا گئے مگر قربان جائیے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ادب رسول کے، کسی نے کوئی بے ادبی والا جملہ استعمال نہیں کیا بلکہ ادب کے ساتھ عرض کی: کیا نماز کم ہو گئی ہے؟

☆حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ادبِ رسول:

بخاری شریف کتاب التہجد میں حدیث نمبر 1135 نقل ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ مسلسل کھڑے رہے حتیٰ کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کیا۔ ہم نے پوچھا: آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور نبی ﷺ کو کھڑا رہنے دوں۔

محترم حضرات! حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کس چیز کو بری بات کہا۔ انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے تھکاوٹ کی وجہ سے بیٹھنے کو بری بات کہا۔ ان کے دل میں نبی پاک ﷺ کی تعظیم و ادب اتنا تھا کہ حالت نماز میں بھی نبی پاک ﷺ کھڑے ہوں اور وہ بیٹھے ہوں، ان کی غیرت

ایمانی نے یہ گوارا نہ کیا۔

☆حضور ﷺ سے نسبت رکھنے والے پانی کی تعظیم:

بخاری شریف کتاب الوضوء میں حدیث نمبر 186 نقل ہے۔حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو وضو کے لئے پانی لایا گیا۔آپ ﷺ نے وضوفرمایا۔لوگوں نے آپ ﷺ کے وضو کے بچے پانی کولیااوراپنے (چہرو) پر ملنا شروع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ تھا۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک پیالہ پانی منگوایا۔آپ ﷺ نے اس میں اپنے ہاتھ اور منہ کو دھویا اور اس میں کلی کی پھر ان دونوں (حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما) کوفرمایااوراس میں کچھ پی لواور کچھ اپنے چہروں اور سینوں پرڈالو۔

محترم حضرات!صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اپنے آقا ومولا ﷺ سے کیسی محبت اور تعظیم تھی کہ حضور ﷺ کا بچا ہواوضوکا پانی زمین پر نہ گرے بلکہ ہمارے جسموں پرلگ جائے تاکہ ہمارے اجسام بھی برکت والے ہوجائیں۔

☆ جانوروں کا ادبِ رسول:

دلائل النبوت میں نقل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ کے بعض گھر والوں نے کچھ جانور رکھے ہوئے تھے۔ جب نبی پاک ﷺ باہر نکلتے تو وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر خوشی سے اچھلنے کودنے لگتے اور جونہی انہیں آپ ﷺ کی آمد کا احساس ہوتا (کہ آپ ﷺ تشریف لا رہے ہیں) تو وہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہونے لگتے۔

☆ ہرنی کا ادبِ رسول:

نزہۃ المجالس میں ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن تاجدار کائنات ﷺ کی قبرانور پر حاضر تھا کہ مسجد میں ایک ہرنی آ گئی اور قبرانور کے سامنے ہوکر اس نے اپنا سر جھکا دیا۔ گویا حضور ﷺ کو سلام عرض کر رہی تھی۔ سلام عرض کرنے کے بعد پھر پیٹھ کئے بغیر الٹے پاؤں مسجد سے نکل گئی اور اپنی پیٹھ قبرانور کی طرف نہ ہونے دی۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں۔ یہ ہرنی یقیناً اس ہرنی کی اولاد میں سے تھی جسے حضور ﷺ نے جال سے آزاد کرایا تھا۔

☆ بکری کا ادبِ رسول:

کتاب الشفاء کے صفحہ نمبر 203 پر امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ نقل فرماتے

ہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک بکری تھی جس وقت ہمارے یہاں رسول پاک ﷺ تشریف فرما ہوتے تو وہ بکری سکون کے ساتھ ایک جگہ ٹھہری رہتی۔نہ وہ آتی نہ جاتی اور جب آپ ﷺ تشریف لے جاتے وہ آتی جاتی (یعنی پریشان کرتی)

☆اونٹ اورادبِ رسول:

کتاب الشفاء کے صفحہ نمبر 207 پر امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں۔حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدالاضحیٰ کے دن ذبح یعنی نہر کرنے کے لئے پانچ یا سات اونٹ بارگاہ رسالت میں پیش کئے گئے تو وہ سب ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر (تعظیماً اپنے آپ کو پیش کررہے تھے) کہ حضور ﷺ مجھ سے ابتداء فرمائیں۔

☆امام مالک رضی اللہ عنہ اورادبِ حدیث رسول:

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ اپنی مشہور زمانہ کتاب ''کتاب الشفاء'' میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف علیہ الرحمہ نے فرمایا: جب لوگ امام مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے۔لونڈی ان کی طرف جاتی، ان سے عرض کرتی تو امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے کہ کیا ان آنے والوں کا ارادہ حدیث پاک سننے کا ہے

یا فقہی مسائل پوچھنے کا۔ اگر وہ جواب دیتے کہ مسائل پوچھنے ہیں تو امام مالک رضی اللہ عنہ فوراً باہر تشریف لاتے اور آنے والے کہتے کہ حدیث پاک سننے کے لئے آئے ہیں تو پھر امام مالک رضی اللہ عنہ غسل خانہ میں داخل ہوتے اور غسل فرماتے، پھر نئے کپڑے پہنتے، خوشبو لگاتے، جبہ پہنتے، عمامہ شریف باندھتے اور اپنے سر پر چادر اوڑھتے اور آپ کے لئے شاندار مسند رکھی جاتی پھر آپ تشریف لاتے اور اس مسند پر بیٹھتے اور حدیث پاک سناتے اور حدیث پاک سے فراغت تک خوشبو کی دھونی دیتے تھے۔

ابن ابی اویس علیہ الرحمہ نے کہا کہ اس بارے میں امام مالک رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی گئی تو فرمایا کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں حدیث رسول کی تعظیم کروں اور پاک صاف ہو کر تمکین ووقار کے ساتھ حدیث بیان کروں۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں امام مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور وہ ہمیں حدیث شریف پڑھا رہے تھے۔ آپ کو اس دوران سولہ مرتبہ بچھو نے کاٹا جس کی وجہ سے آپ کا رنگ زرد ہو گیا لیکن حدیث شریف پڑھاتے رہے۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا۔ اے ابوعبداللہ! میں نے آج آپ میں عجیب بات دیکھی بچھو کے مسلسل کاٹنے کے باوجود آپ نے حدیث شریف کو پورا کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا میں حدیث رسول کی

تعظیم میں صبر کر کے بیٹھا رہا کہ کہیں حدیث شریف چھوڑ کر کھڑا ہو گیا تو یہ بے ادبی میں شامل نہ ہو جائے۔

حضرت ہشام بن غازی علیہ الرحمہ نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف پوچھی۔ اس حالت میں کہ وہ کھڑے تھے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس کو بے ادبی تصور کرتے ہوئے حضرت ہشام بن غازی کو بیس کوڑے لگائے پھر شفقت فرماتے ہوئے بیس حدیثیں سنائیں تو حضرت ہشام کہنے لگے۔ مجھے یہ بات پسند تھی کہ امام مالک رضی اللہ عنہ مجھے زیادہ کوڑے لگاتے اور حدیثیں بھی زیادہ سناتے۔

محترم حضرات! آپ نے اکابرین کا ادب سماعت فرمایا۔ نبی پاک ﷺ کی تعظیم و ادب تو کرتے ہی تھے مگر جس چیز کو نبی پاک ﷺ سے نسبت ہو جائے، ان کی بھی خوب تعظیم اور ادب کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کا ایمان کامل اور اکمل ہو چکا تھا۔ ادب و تعظیم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دونوں جہانوں میں عزتیں، بلندیاں اور شہرتیں عطا فرمائیں اور جو لوگ بے ادب ہیں وہ دنیا میں رسوا ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لئے ہمیشہ کی رسوائی ہے، وہ دنیا میں بھی بے ادبی کا بدلہ پاتے ہیں چنانچہ خصائص الکبریٰ میں ایک روایت نقل ہے۔

حضرت حکیم بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رحمت عالم ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا اور جب رسول پاک ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا۔ سرور کونین ﷺ نے اسے دیکھ لیا تو رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زبان پر یہ جملہ جاری کردیا ''تو ایسا ہی ہوجا'' پھر اس گستاخ و بے ادب کا منہ (ایسا ٹیڑھا ہوا کہ) مرتے دم تک سیدھا ہوا ہی نہیں۔

محترم حضرات! جس طرح زمانہ آگے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ تعظیم و ادب اس قدر کم ہوتا چلا جارہا ہے، بے ادبی کی آگ کثیر لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔ کیا بے ادب مولوی، کیا سیاست دان، کیا سرمایہ دار، کیا دانشور، کیا اینکر، کیا گلیوں اور کوچوں میں بیٹھی بعض جاہل عوام سب بے ادبی کی آگ میں جل رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا علم دین سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب یہ پروگراموں میں، اسٹیج پر، تقاریب میں، میڈیا پر یا چار آدمیوں میں بیٹھے ہوتے ہیں اور اس وقت رسول پاک ﷺ کا ذکر آتا ہے تو یہ لوگ بے ادبی والے کلمات بول جاتے ہیں اور بعض لوگ گستاخ اور بے ادب عناصر کی بے جا حمایت شروع کرکے سستی شہرت حاصل کرنے اور مغرب کو خوش کرنے میں مصروف عمل رہتے ہیں۔

میرا تو تمام ہی اینکروں، سیاست دانوں، دانشوروں اور عوامی نمائندوں کو

مشورہ ہے کہ جب بھی نبی پاک ﷺ کا ذکر آئے، اپنی طرف سے ہا کنے سے پرہیز کیا جائے اور یہ کہہ دیا جائے کہ ہم ان کے متعلق بات نہیں کریں گے کہ کہیں کسی معاملے میں کوئی بے ادبی نہ ہو جائے۔ یہ علمائے اہلسنت کا کام ہے کہ وہ ہماری رہنمائی فرمائیں۔

یاد رہے نبی پاک ﷺ کے شعر (بال مبارک) کو توہین کی نیت سے کسی نے شعیر کہا (لفظ کو بگاڑا) تو وہ کافر ہو جائے گا اور بعض کے نزدیک اگرچہ توہین کی نیت نہ بھی ہو تو تب بھی ایسا کہنے والا کافر ہو جائے گا (رسائل ابن عابدین شامی صفحہ نمبر 326، مطبوعہ لاہور)

تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ کوئی بھی شخص جو رسول پاک ﷺ کی ذات عالیہ میں طعن کرے یا آپ ﷺ کے دین یا آپ ﷺ کے نسب یا من جملہ صفات میں سے کسی صفت میں یا آپ ﷺ کی طرف کوئی بھی برائی منسوب کرنے کی وجہ سے آپ ﷺ کو ایذا پہنچائے گا۔ یہ برائی خواہ صراحتاً ہو یا کنایتاً ہو یا اشارتاً، وہ کافر ہو جائے گا۔ اگر (مسلمان نے ایسا کیا تو مرتد کہلائے گا) اس پر رب تعالیٰ دنیا و آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جہنم کا عذاب تیار رکھا ہے۔

معلوم ہوا کہ ادب و تعظیم رسول ﷺ ہی ایمان کی جان ہے اور بے ادبی

ایمان اور نیکیوں کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باادب رکھے۔ ہر قسم کی بے ادبی سے محفوظ رکھے اور بے ادبوں کی شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

درود و سلام سب سے افضل عبادت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۃ الاحزاب سے آیت نمبر 56 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔

اس بات پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ درود و سلام، تمام عبادات میں افضل ہے۔ درود و سلام پڑھنے والا بے شمار سعادتوں اور برکتوں کا مستحق ہوتا ہے اور درود و سلام نہ پڑھنے والا دنیا و آخرت میں ناکام و نامراد ہوتا ہے۔ درود و سلام نہ پڑھنے والے کو حدیث شریف میں بخیل فرمایا گیا۔

جو آیت میں نے خطبہ میں تلاوت کی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر خوب درود وسلام بھیجو۔

☆ درود کب سے بھیجا جا رہا ہے:

آیت میں فرمایا ''نبی'' پر درود بھیجتے ہیں، لفظ نبی فرمایا گیا' لفظ رسول نہیں فرمایا گیا لہٰذا معلوم ہوا کہ جب سے نبی ہیں تب سے درود بھیجا جا رہا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ ''نبی'' کب سے ہیں۔ آیئے حدیث شریف سنتے ہیں ترمذی شریف ابواب المناقب میں حدیث نمبر 1543 نقل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کب سے نبی ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت بھی میں نبی تھا، جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ، حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے بھی نبی تھے لہذا ماننا پڑے گا، اس وقت سے درود بھیجا جارہا ہے۔اب بھی جاری ہے اور بھیجا جاتا رہے گا۔

☆اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود بھیجنے کے معنی:

ابن قیم، حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کے حوالے سے اپنی کتاب جلاء الافہام کے صفحہ نمبر 184 پر لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا معنی یہ ہے کہ رب تعالیٰ ہمہ وقت فرشتوں کے سامنے اپنے محبوب ﷺ کی صفت وثناء بیان فرماتا رہتا ہے۔

فرشتوں کے درود بھیجنے کا معنی یہ ہے کہ وہ ہمہ وقت رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے محبوب ﷺ کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

☆حضور ﷺ کی خصوصیت:

سعادۃ الدارین میں امام نبھانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔علامہ شیخ حرازم علیہ

الرحمہ نے اپنی کتاب جواہر المعانی میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب آیت درود نازل ہوئی تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمہارے درود وسلام سے بے نیاز کر دیا ہے۔

امام سخاوی علیہ الرحمہ نے الفا کہانی سے نقل کیا کہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے قرآن مجید یا کہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور پر درود نہیں بھیجا۔ یہ خصوصیت صرف اور صرف آپ ﷺ میں ہی پائی جاتی ہے۔

حضرت علامہ امام سید محمود آلوسی علیہ الرحمہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُمّت محمد یہ کے علاوہ کسی اُمّت کو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ اپنے نبی پر درود بھیجیں۔ یہ خصوصیت صرف اور صرف اُمّت محمد یہ ہی کو حاصل ہے۔

☆ کیا ہمارے درود سے نبی پاک ﷺ کو فائدہ پہنچتا ہے؟

سعادۃ الدارین میں امام نبھانی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں۔ درود کا تمام تر فائدہ پڑھنے والے کو ہی ہے کیونکہ کثرت درود اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا عقیدہ صحیح اور نیت خالص ہے۔ اسی میں حضور ﷺ کا شکریہ ادا ہوتا ہے جو ہم پر واجب ہے کیونکہ ان کے ہم پر بے

شمار احسانات ہیں۔ حق تعالیٰ کی معرفت کرائی، ایمان کی دولت عطا کی، دائمی نعتوں سے سرفراز کیا۔ جہنم سے بچایا، جنت عطا کریں گے، آپ کوثر و شفاعت کی دولت عطا کریں گے۔ سو درود پڑھنے والا درحقیقت اپنے ہی لئے دعا کر رہا ہوتا ہے اور اپنی ہی ذات کی تکمیل کر رہا ہوتا ہے۔

☆محفل درود پاک کی برکت:

سعادۃ الدارین میں امام نبھانی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر گھومتے ہیں، جب ذکر کی مجلسوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔ بیٹھ جاؤ جب لوگ دعا مانگتے ہیں تو وہ آمین کہتے ہیں۔ جب یہ لوگ سرور کونین ﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ان کے ساتھ درود بھیجتے ہیں۔ یہاں تک کہ سب فارغ ہوجاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کو مبارک ہو، بخشے ہوئے واپس لوٹ رہے ہیں۔

☆چاندی کے کاغذ پر سونے کے قلم سے درود لکھتے ہیں:

سعادۃ الدارین میں ہے کہ امام ابوالقاسم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں جن کے ہم نشین فرشتے

ہوتے ہیں۔اگر وہ غائب ہوں تو وہ بھی کھوئے رہتے ہیں۔اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں۔اگر ان کو فرشتے دیکھیں تو مرحبا کہتے ہیں۔اگر کسی حاجت کے خواستگار ہوں تو ان کی مدد کرتے ہیں۔جب بیٹھیں تو فرشتے ان کو پاؤں سے لے کر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ان کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔وہ نبی پاک ﷺ پر پڑھا جانے والا درود لکھتے اور کہتے ہیں ذکر کئے جاؤ،اللہ تم پر رحم فرمائے۔زیادہ ذکر کرو،اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ دے، جب وہ ذکر شروع کریں تو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔حوریں ان پر جھانکتی ہیں۔اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہوتی ہے۔جب تک وہ کسی اور گفتگو میں مصروف نہ ہوجائیں یا ادھر ادھر نہ بکھر جائیں پھر جب ذکر کرنے والے منتشر ہوجاتے ہیں تو فرشتے بھی چلے جاتے ہیں۔

☆قرب الٰہی پانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم:

شفاء السقام میں حافظ ابونعیم علیہ الرحمہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی۔

اے موسیٰ! اگر زمین میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں نہ آسمان سے قطرہ اتارتا، نہ زمین سے دانہ اگاتا اور بہت سی اشیاء کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ فرمایا۔ اے موسیٰ! کیا چاہتے ہو کہ اس سے بڑھ کر تمہارے قریب ہو جاؤں، جتنا تمہارا کلام تمہاری زبان سے، اور تمہارے دلی وسوسے تمہارے دل سے اور تمہاری روح تمہارے بدن سے اور تمہارا نور نظر آنکھ سے قریب ہے۔ عرض کیا جی ہاں یارب! ارشاد باری تعالیٰ ہوا تو میرے محبوب ﷺ پر کثرت سے درود بھیجو۔

☆ درود فقط نیکی نہیں، نیکیوں کا مجموعہ ہے:

امام غزالی علیہ الرحمہ کی کتاب احیاء العلوم کے ایک طویل مقالہ کی شرح میں شارح نے فرمایا کہ حضور ﷺ پر پڑھا جانے والا درود اس لئے بڑھتا ہے کہ درود پاک بجائے خود نیکی نہیں بلکہ کئی نیکیوں کا مجموعہ ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔

2۔ نبی پاک ﷺ پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔

3۔ نبی پاک ﷺ کی تعظیم کی تجدید ہوتی ہے۔

4۔ نبی پاک ﷺ کے لئے عزت وعظمت طلب کرنے سے تجدید عنایت ہوتی ہے۔

5۔قیامت پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔

6۔نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

7۔پیارے محبوب ﷺ سے محبت کی تجدید ہوتی ہے۔

8۔درود دعا ہے اور دعا عبادت کا مغز ہے۔

☆جنت درود پڑھنے سے بڑھتی ہے:

کتاب الابریز کے گیارہویں باب میں حضرت عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جو فرشتے جنت کے اردگرد رہتے ہیں، ان کا کام فقط سرور کونین ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔ جب وہ درود بھیجتے ہیں تو جنت کی وسعت بڑھنے لگتی ہے۔ امام نبھانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ عبدالعزیز علیہ الرحمہ سے سوال کیا کہ جنت دوسرے اذکار کے بجائے درود پاک سے کیوں بڑھنے لگتی ہے؟

آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جنت دراصل نور مصطفی ﷺ سے بنی ہے۔ پس اس کو حضور ﷺ سے ایسی محبت ہے جیسے بچے کو باپ سے ہوتی ہے اور جب وہ ذکر مصطفی ﷺ سنتی ہے تو اس میں چستی آ جاتی ہے اور وہ اڑ کر سرکار کریم ﷺ کے پاس آنا چاہتی ہے کیونکہ آپ سے اس کو سیرابی حاصل ہوتی ہے لہذا جنت

چاروں طرف سے بڑھنے لگتی ہے۔ اگر رب تعالیٰ اس کے روکنے کا ارادہ نہ فرماتا تو وہ حضور ﷺ کی ظاہری زندگی میں ہی دنیا میں ظاہر ہوجاتی اور جہاں حضور ﷺ تشریف لے جاتے، وہ بھی آپ کے ساتھ جاتی اور جہاں آپ رہتے، وہاں وہ بھی رہتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسکو آپ کے ساتھ نکل آنے سے روک دیا ہے تاکہ لوگوں کا آپ پر ایمان بالغیب رہے جب حضور ﷺ اپنی اُمّت کے ہمراہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنت خوش ہوجائے گی اور اس کی خوشی کی کوئی حد نہ ہوگی۔

☆غفلت میں بھی درود قبول ہے:

سعادۃ الدارین میں ہے۔ عارف باللہ سید محمود الکردی الشیخانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب اوائل الخیرات میں فرماتے ہیں جو شخص حضور ﷺ پر حال استغراق، نیند، اونگھ، غفلت یا غلبۂ حال میں اس طور پر درد پڑھے کہ اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ کیا کہہ رہا ہے تو ان حالات میں بھی اس کو درود کا ثواب ملتا ہے۔

امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ نے طبقات میں امام شاذلی علیہ الرحمہ کے حالات میں ان کا یہ قول فرمایا ہے۔ میں نے سرکار کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ

اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔کیا یہ بشارت اس کے لئے ہے جو حضورِ قلب سے درود پڑھے؟ ارشاد فرمایا:نہیں یہ تو ہر اس شخص کے لئے ہے جو غفلت سے مجھ پر درود بھیجے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو پہاڑوں جتنے فرشتے عطا فرماتا ہے جو اس کے لئے دعا و استغفار کرتے ہیں لیکن اگر حضور قلب سے پڑھے تو اس کا ثواب میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

☆درود قطعی قبول ہے:

سعادۃ الدارین میں ہے۔امام سمہودی علیہ الرحمہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث شریف کہ تمام اعمال میں کچھ مقبول ہوتے ہیں اور کچھ مردود ہوتے ہیں مگر درود پاک وہ عبادت ہے جو مقبول ہی ہوتا ہے،مردود نہیں ہوتا۔

سعادۃ الدارین میں ہے۔حافظ سیوطی علیہ الرحمہ حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری اُمّت کے اعمال پیش کئے گئے تو کچھ مقبول تھے اور کچھ مردود تھے مگر درود پاک مقبول ہی مقبول تھے۔

☆اگر کامل شیخ نہ ملے:

سعادۃ الدارین میں ہے۔حضرت شیخ سیداحمد دھلان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کو کوئی شیخ کامل نہ ملے تو وہ درود پاک کثرت سے پڑھے،درود

پاک شیخ کامل کی طرح رہنمائی کرے گا۔

شیخ حسن العدوی علیہ الرحمہ دلائل الخیرات کی شرح میں امام سنوسی اور شیخ احمد زروق رحمہم اللہ کا قول کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ پر درود پڑھنا دلوں کو منور کرتا ہے، یعنی دلوں کی بنجر زمین کو زرخیز کرتا ہے اور شیخ کے بغیر رب تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔

☆ دو ہونٹوں کے پاس موجود فرشتے:

سعادۃ الدارین میں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی پاک ﷺ سے فرشتوں کی تعداد پوچھی جو ایک آدمی پر مقرر ہیں تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ ایک تمہارے دائیں اور ایک بائیں، دو آگے دو فرشتے پیچھے، دو ہونٹوں کے پاس فرشتے ہیں جو صرف درود پاک محفوظ کرتے ہیں۔ دو آدمی کے پہلوؤں پر ایک اس کی پیشانی پکڑے ہوئے ہوتا ہے۔ اگر عاجزی کرے تو بلندی کرتا ہے اور اگر تکبر کرے تو نیچا کرتا ہے اور دسواں فرشتہ نیند کی حالت میں اس کے منہ میں سانپ داخل ہونے سے بچاتا ہے ہر آدمی کے ساتھ تین سو ساٹھ فرشتے ہوتے ہیں۔

☆ فرشتوں کا کام:

سعادۃ الدارین میں ہے۔ طبرانی شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث مرفوع ہے۔ سات آسمانوں میں ایسی جگہ نہیں، نہ قدم بھر، نہ بالشت بھر، نہ ہاتھ بھر، جس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ قیام کرنے والا، رکوع کرنے والا، سجدہ کرنے والا نہ ہو اور معلوم ہے کہ قرآن کی رو سے وہ سب فرشتے جہاں کہیں ہوں، محبوب پروردگار ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

☆ نبی پاک ﷺ کا عِزّ وشرف:

افضل الصلوٰۃ علی سید السادات کے صفحہ نمبر 134 پر نقل ہے۔ شیخ حسن العدوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان الواعظ نے امام سہل بن محمد بن سلیمان علیہ الرحمہ سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت درود کے ذریعہ سے اپنے محبوب ﷺ کو جس عز وشرف سے نوازا ہے، یہ شرف حضرت آدم علیہ السلام سے بھی زیادہ کامل واکمل ہے۔ اس لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اگرچہ مسجود ملائکہ ہونے کا شرف حاصل ہے لیکن اس سجدہ میں اللہ تعالیٰ کی شرکت محال ہے۔ جبکہ نبی پاک ﷺ پر درود بھیجنے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو بھی شریکِ ملائکہ فرمایا اور پھر مومنین کو بھی درود پاک بھیجنے کے لئے آگاہی فرمائی لہٰذا وہ عزت وشرافت جس میں اللہ تعالیٰ خود ساتھ ہو، اس سے زیادہ افضل واعلیٰ ہے۔

☆ قیامت میں قربِ مصطفی ﷺ:

بیہقی شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ سرور کونین ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن ہر مقام پر تم میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا جو مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت میں اور تیس دنیا میں، پھر رب تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو اسے لے کر میری قبر پر پہنچاتا ہے جیسے تمہارے پاس تحفے لائے جاتے ہیں جس نے مجھ پر درود بھیجا، مجھے اس کا نام، نسب اور خاندان فرشتہ بتاتا ہے جسے میں سفید رنگ کے رجسٹر میں لکھ لیتا ہوں۔

☆ ساری رات بے خوف وخطر گزاری:

افضل الصلوٰت علی سید السادات میں صفحہ نمبر 164 پر نقل ہے۔ شیخ ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ سفر میں تھا کہ مجھے ایک ایسے مقام پر رات بسر کرنے کا اتفاق ہوا جہاں جنگل کے درندے بکثرت تھے اور میں نے محسوس کیا کہ جنگلی درندے مجھ پر حملہ آور ہوا چاہتے ہیں، میں ایک ٹیلے پر بیٹھ گیا اور دل ہی دل میں خیال کیا کہ بخدا میں نبی رحمت ﷺ پر درود پاک پڑھوں گا کیونکہ رحمت للعالمین ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ

درود پڑھا، رب تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت فرماتا ہے تو جب رب تعالیٰ مجھ پر رحمت بھیجے گا تو میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رات گزار دوں گا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور ساری رات بے خوف وخطر گزاری۔ (کسی درندے نے مجھ پر کوئی حملہ نہیں کیا)

☆جان کنی کے وقت نعمتیں:

افضل الصلوٰۃ علی سید السادات کے صفحہ نمبر 218 پر ہے کہ شیخ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ نے بعض عارفین سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود پڑھنے کی عادت بنالی۔ اسے سب سے بڑا شرف یہ حاصل ہوگا کہ جانکنی اور سکرات موت کے وقت اس کے پاس حضور ﷺ جلوہ افروز ہوں گے اور اسے شرف دیدار سے نوازیں گے اور وہ اسی وقت حورانِ جنت، محلات، اولاد، ازواج اور سلامتی کے پیغامات اور مبارکبادیاں جو کہ رب تعالیٰ نے اس کے لئے فرمائی ہوں گی، ملاحظہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وہ جن کی جان نکالتے ہیں، ستھرے پن میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر جنت میں جاؤ، بدلہ اپنے کئے کا۔

☆دن اور رات عبادت میں مصروف:

افضل الصلوٰۃ علی سید السادات صفحہ نمبر 162 پر امام نبہانی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں: حضرت ابوغسان مدنی علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا ہے کہ جس شخص نے سید عالم ﷺ پر دن میں ایک سو بار درود پاک پڑھا، گویا وہ تمام دن اور رات عبادت میں مصروف رہا۔

☆کوہِ قاف کے پیچھے ایک مخلوق:

افضل الصلوٰۃ علی سید السادات کے صفحہ نمبر 180 پر نقل ہے کہ امام ثعلبی علیہ الرحمہ نے کتاب العرائس میں فرمایا کہ جب رب تعالیٰ نے کوہِ قاف کے پیچھے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے، جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کی عبادت فقط سید عالم ﷺ پر درود پاک بھیجنا ہی ہے۔

☆کوہ قاف کیا ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ کی ستائیسویں جلد صفحہ نمبر 93 پر فرماتے ہیں کہ کوہ قاف (زلزلہ پیدا ہوتا ہے تو ایک پہاڑ کوہِ قاف نامی جو تمام زمین کو محیط (گھیرے ہوئے ہے) اور اس کے ریشے زمین کے اندر اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں، جیسے بڑے درخت کی جڑیں دور تک اندر اندر پھیلتی ہیں جس زمین پر (معاذ اللہ) زلزلہ کا حکم ہوتا ہے، وہ پہاڑ اپنے اس جگہ کے ریشے

کو جنبش دیتا ہے اور زمین ہلنے لگتی ہے۔

☆ دوزخ سے آزاد:

کتاب جذب القلوب کے صفحہ نمبر 256 پر نقل ہے کہ لوگوں نے حضرت خالد بن کثیر علیہ الرحمہ کے سر کے نیچے سے ان کی روح کے نکلنے سے پہلے ایک کاغذ کا ٹکڑا پایا جس میں یہ لکھا ہوا تھا ''بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ کَثِیْر''

یعنی خالد بن کثیر دوزخ سے آزاد ہے، لوگوں نے ان کے اہل خانہ سے دریافت کیا کہ کس عمل کی برکت سے انہیں یہ بزرگی حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہر جمعہ کو سرور کونین ﷺ پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھتے تھے۔

☆ درود زیارت النبی ﷺ:

افضل الصلوٰۃ علی سید السادات صفحہ نمبر 234 پر نقل ہے۔ امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ان الفاظ سے مجھ پر درود بھیجا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی

جَسَدِہٖ فِي الْاَجْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِہٖ فِي الْقُبُوْرِ

وہ خواب میں مجھے دیکھے گا اور جس نے خواب میں دیکھا وہ قیامت کے روز بھی مجھے دیکھے گا اور جس نے قیامت کے روز مجھے دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا اور جس کی میں شفاعت کروں گا۔ وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا۔

امام نبھانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا اور سونے سے پہلے اس کا وظیفہ کیا اور سو گیا، میں نے خواب میں سید عالم ﷺ کے چہرۂ انور کو چاند کی صورت میں دیکھا اور آپ سے شرف گفتگو بھی حاصل کیا اور پھر یہ حسین چہرۂ انور چاند میں چھپ گیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ سید عالم ﷺ کی عظمت کے صدقے میں مجھے ان باقی انعامات سے سرفراز فرمائے، جن کا وعدہ نبی پاک ﷺ نے اس حدیث پاک میں فرمایا ہے۔

☆ جمعہ کے دن درود پڑھنے کی فضیلت:

حدیث شریف = امام ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ میں حدیث نمبر 1034 نقل ہے۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا دن سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت

آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب سے ہوش ہوں گے۔ پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ! اُس وقت بھلا ہمارا درود پاک پڑھنا کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ مٹی ہو چکے ہوں گے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

محترم حضرات! اس حدیث پاک سے جمعہ کے دن درود پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔ نبی پاک ﷺ نے خاص طور پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجنے کا حکم دیا۔ الحمدللہ یہ سعادت اہلسنت کے حصے میں آئی کہ وہ ہر جمعہ کو بارگاہ رسالت ﷺ میں اجتماعی صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔

☆ نبی پاک ﷺ خود سلام کا جواب دیتے ہیں:

حدیث شریف = ابو داؤد کتاب الحج میں حدیث نمبر 273 نقل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جو مجھے سلام کرے مگر اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دیتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

محترم حضرات! اگر یہ سمجھا جائے کہ نبی پاک ﷺ کی روح مبارک آپ کے جسم اطہر سے جدا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو رب تعالیٰ آپ کی روح مبارک کو جسم انور میں واپس لوٹا دیتا ہے کہ آپ ﷺ سلام کا جواب دے سکیں۔ اگر صورت حال یہ ہوتی تو غور کرنا چاہئے کہ ستر ہزار فرشتے تو ہر ساعت اور لمحہ اس بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرتے رہتے ہیں اور کروڑوں مسلمان دنیا کے ہر گوشے سے ہمہ وقت صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ ہر ہر لمحہ صلوٰۃ وسلام بھیجا جارہا ہے تو روح مبارک جسم اقدس میں ہی رہتی ہے۔ اس سے نبی پاک ﷺ کی روح و جسم کے ساتھ حیات بھی ثابت ہوگئی اور ساتھ ساتھ آپ کی قوت سماعت بھی ثابت ہوئی کہ ہر کسی کا سلام سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔

ہم یہاں سے پکاریں وہاں وہ سنیں
مصطفی ﷺ کی سماعت پہ لاکھوں سلام

☆ درود کی برکت سے عذاب اٹھالیا گیا:

امام سخاوی علیہ الرحمہ اپنی القول البدیع میں نقل فرماتے ہیں۔ ایک عورت حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کی پاس آئی اور عرض کیا کہ میری بیٹی کا انتقال

ہو گیا۔ میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا: عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی پاک ﷺ پر درود پڑھتی رہ۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول کا لباس اس پر ہے۔ دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ میں صبح کو اٹھ کر پھر حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر، شاید رب تعالیٰ اس کی برکت سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے۔

اگلے دن حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک بہت نہایت حسین و جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے، وہ کہنے لگی حسن بصری! آپ نے مجھے پہچانا؟ میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا۔ کہنے لگی۔ میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا (یعنی عشاء کے بعد سونے تک) حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا

کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا۔ صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان پر ہوا۔ انہوں نے ایک مرتبہ درود پاک پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا مقبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔

☆ درود کی برکت سے سرکار ﷺ نے بوسہ لیا:

امام سخاوی علیہ الرحمہ القول البدیع میں نقل فرماتے ہیں۔ حضرت محمد بن سعید بن مطرف علیہ الرحمہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا۔ حضور اقدس ﷺ بالاخانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے۔

حضور ﷺ کی تشریف آوری سے بالا خانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا۔ حضور ﷺ میری جانب تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ اس منہ کو میرے قریب لا جس سے تو مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے، تاکہ میں اسے چوم لوں۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں تاجدار کائنات ﷺ کی طرف اپنا منہ کروں پھر میں نے اپنا رخسار آگے کر دیا تو میرے رخسار پر آقا و مولا ﷺ نے بوسہ دیا۔ میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میں نے کیا دیکھا کہ میرا پورا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور میرے رخسار سے آٹھ دن تک مشک کی خوشبو آتی رہی۔

☆ ہر مرتبہ درود بھیجیے:

علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ آیت سجدہ پڑھے تو ایک مرتبہ سجدۂ تلاوت کرنا ہوگا اور اگر کوئی شخص ایک مجلس میں 100 مرتبہ آیت سجدہ پڑھے تو صرف ایک سجدۂ تلاوت کافی ہوگا مگر جب کوئی بندہ کسی مجلس میں ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کا ذاتی نام نامی اسم گرامی لے تو وہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اور اگر وہ ایک ہی مجلس میں سو مرتبہ نبی پاک ﷺ کا ذاتی نام نامی اسم گرامی لے گا، صرف ایک مرتبہ درود پڑھ لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ ہر مرتبہ درود پاک بھیجنا لازم ہوگا۔

محترم حضرات! آپ نے تمام گفتگو کے بعد اندازہ لگایا کہ درود پاک کی کتنی فضیلت ہے۔ ہر مرض کی دوا، ہر بلا سے چھٹکارا، ہر کام کو سنوارنے والا صرف اور صرف درود ہے جو ہر حال میں مقبول ہے۔ یقیناً ہمیں اس کو مضبوطی سے تھام لینا چاہئے۔ یہی وہ نیکی ہے جو روزمحشر ہمارے سب سے زیادہ کام آئے گی۔ آج ہم تباہی کے گڑھے کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ اگر کوئی چیز ہمیں تباہی سے بچاسکتی ہے تو وہ صرف اور صرف درودوسلام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت دیوانگی کے ساتھ شب وروز درودوسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسی کو ہماری بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

مذاق، مسخری اور اکابرین کا مزاح

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ حجرات سے آیت نمبر 11 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام

مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

موجودہ معاشرے میں جہاں کئی برائیاں عروج پر ہیں، وہیں ایک برائی مذاق مسخری بھی بہت عروج پر ہے۔ ہم مسلمان ہو کر اپنے ہی مسلمان بھائی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مل کر اس پر ہنستے ہیں۔ آیئے سب سے پہلے مذاق کی تعریف سنتے ہیں۔

☆ مذاق کی تعریف:

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں مذاق کی تعریف بیان کرتے وقت فرماتے ہیں کہ مذاق کا مطلب ہے دوسرے کو حقیر اور کمتر سمجھتے ہوئے اس کے عیوب ونقائص کو اس طور پر ذکر کرنا جس سے ہنسی آئے اور یہ کبھی قول وفعل کی نقل اتارنے کے ذریعے ہوتا ہے اور کبھی اشارے کے ساتھ جس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ اگر وہ موجود ہو تو اسے غیبت کا نام تو نہیں دیں گے لیکن اس میں غیبت کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔

جو آیت میں نے خطبہ میں تلاوت کی، ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

القرآن: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

معلوم ہوا کہ دوسرے مسلمان کو حقیر اور کمتر سمجھتے ہوئے اس کی ہنسی اڑانے سے منع فرمایا گیا۔ آج کل یہ معاملہ عام ہو چکا ہے۔ ہر دنیاوی مجلس، ہر فنکشن، ہر گھر میں سجنے والی محفل حتیٰ کہ گلی کوچوں میں بیٹھنے والے بھی مذاق، مسخری اور ایک دوسرے کا مذاق اڑانے اور عزتیں اچھالنے میں لگے ہوتے ہیں اور اس فعل میں ایسے مگن ہوتے ہیں کہ سامنے والے کی دل آزاری ہو چکی ہوتی ہے اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔

☆ کسی کی نقل بھی مت اتارو:

ابوداؤد شریف کتاب الادب میں حدیث نمبر 4875 نقل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کسی کی نقل اتاری تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: بخدا! مجھے یہ پسند نہیں کہ میں کسی کی نقل

اتاروں اور مجھے اس کے سبب کثیر دنیا مل جائے۔

محترم حضرات! اس حدیث پاک سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیۓ جو فانی مال کے لئے مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں، ان کی نقل اتارتے ہیں۔

☆مزاح کا نقصان:

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو زیادہ ہنستا ہے، اس کی ہیبت کم ہوجاتی ہے اور جو مزاح کرتا ہے، لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے، جو کسی کام کو کثرت سے کرتا ہے، وہ اسی کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوجائیں، اس کی حیا کم ہوجاتی ہے اور جس کی حیاء کم ہوجائے، اس کی پرہیز گاری کم ہوجاتی ہے اور جس کی پرہیز گاری کم ہوجائے، اس کا دل مرجاتا ہے۔

☆ہنسنا غفلت کی علامت:

بخاری شریف کتاب التفسیر میں حدیث نمبر 4621 نقل ہے۔ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو کم

ہنستے اور زیادہ روتے۔

☆طویل عرصے تک نہ ہنسنے والے بزرگان دین:

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں۔

1۔ایک شخص نے اپنے دینی بھائی کو (ہنستے ہوئے دیکھا تو اس) سے پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم دوزخ سے گزروگے؟ اس نے کہا ہاں...... اس نے پوچھا: کیا یہ معلوم ہے کہ تم اس سے نکل جاؤ گے؟ اس نے کہا۔نہیں......تو اس شخص نے کہا پھر کس بات پر ہنستے ہو؟

کہا گیا ہے کہ اس کے بعد مرتے دم تک اسے ہنستا ہوا نہیں دیکھا گیا۔

2۔حضرت یوسف بن اسباط علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ تیس سال تک نہیں ہنسے۔

3۔حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو کبھی زندگی بھر کسی نے ہنستا ہوا نہیں دیکھا۔

4۔حضرت عطاء اسلمی علیہ الرحمہ چالیس سال تک نہیں ہنسے۔

5۔ایک بزرگ کبھی نہ ہنسے، کسی نے ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب مجھے پتہ چل جائے گا کہ میرا ٹھکانہ جنت ہے، اس وقت میں ہنسوں گا۔

انتقال کے بعد تختہ غسل پر مسکرا رہے تھے۔

☆بے جا ہنسنا خائفین کا فعل نہیں:

1۔حضرت وُہَیب بن ورد علیہ الرحمہ نے عیدالفطر کے دن لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اگر ان لوگوں کی مغفرت ہوگئی ہے تو کیا یہ شکر کرنے والوں کا کام ہے اور اگر ان کی بخشش نہیں ہوئی تو کیا یہ خائفین (ڈرنے والوں) کا فعل ہے۔

2۔حضرت عبداللہ بن ابویعلیٰ علیہ الرحمہ فرمایا کرتے: تم ہنس رہے ہو اور ہوسکتا ہے تمہارے کفن تیار ہو چکے ہوں۔

3۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے، وہ روتا ہوا دوزخ میں داخل ہوگا۔

محترم حضرات! حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر غور کریں کہ آج ہم میں کون ایسا شخص نہیں ہے جو ہنستا ہوا گناہ نہ کرتا ہو۔آج ہم ہنستے ہوئے لوگوں کا مذاق اڑا کر ان کی دل آزاری کر رہے ہوتے ہیں۔آج ہم ہنستے ہوئے گانے سن رہے ہوتے ہیں۔آج ہم ہنستے ہوئے فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔آج ہم ہنستے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کو دھوکہ دے رہے ہوتے

ہیں۔آج ہم ہنستے ہوئے جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں۔غرض کہ کتنے گناہ ہیں جو ہم ہنستے ہوئے کررہے ہوتے ہیں۔ہمیں اس بات کاعلم نہیں ہے کہ اگر ہمارے اس گناہ سے ہمارارب ناراض ہوگیاتوہمیں روتے ہوئے دوزخ میں داخل ہونا پڑے گا۔الامان والحفیظ

☆مزاح کینہ پیدا کرتا ہے:

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا کسی شریف سے مزاح نہ کرنا کہ تمہارے خلاف اس کے دل میں کینہ پیدا ہوجائے گا اور نہ کسی گھٹیا آدمی سے مزاح کرنا کہ وہ تم پر جرأت کرے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مزاح کرنے سے بچو کیونکہ اس سے کینہ پیدا ہوتا ہے۔ نیز یہ بدکلامی کی طرف لے جاتا ہے۔قرآن مجید کے فرامین بیان کرواوراس کے لئے مجلس منعقد کرو۔ اگراکتاجاؤتونیک لوگوں کا تذکرہ کیا کرو۔

☆بچوں سے مزاح نہ کرو:

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن منکدر رحمۃ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میری والدہ محترمہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! بچوں سے مزاح نہ کرنا ورنہ ان کی نظروں میں تمہاری عزت کم ہو جائے گی۔

☆ دوسروں کا مذاق اڑانے والے کا انجام:

موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت ساتویں جلد صفحہ نمبر 184 پر حدیث نمبر 287 نقل فرماتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے والوں میں سے ایک کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا آ جاؤ! آ جاؤ! وہ دکھ درد میں مبتلا آئے گا۔ جب جنت کے دروازے کے پاس پہنچے گا تو وہ بند کر دیا جائے گا پھر اس کے لئے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا آ جاؤ! آ جاؤ! وہ تکلیف اور غم کی حالت میں آئے گا، جب دروازے کے پاس پہنچے گا تو اسے بند کر دیا جائے، اسی طرح ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا آؤ! آؤ! لیکن وہ (مایوس ہونے کے سبب) نہیں آئے گا۔

☆ کون سا مزاح جائز ہے؟

امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔ اگر تمہیں اس بات پر

قدرت ہو، جس پر نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان قادر تھے کہ تم مزاح میں صرف حق بات کہو۔ کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ مزاح میں حد سے نہ بڑھو اور کبھی کبھار کرو تو اس میں کوئی گناہ نہیں لیکن یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ کوئی شخص مزاح کو اپنی عادت بنالے اور مزاح کرنے میں حد سے بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ بھی مزاح فرماتے مگر نہ جھوٹ بولتے، نہ کسی کا دل دکھاتے اور نہ ہی اس کا مذاق اڑاتے۔

ترمذی شریف کی حدیث نمبر 1997ء میں نبی پاک ﷺ کا ارشاد پاک نقل ہے کہ آپ ﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرماتے ہیں۔ میں اگرچہ تم سے مزاح کرتا ہوں لیکن حق بات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ بھی مزاح فرماتے، مگر کیسا؟ آیئے سنتے ہیں۔

☆ نبی پاک ﷺ کا مزاح:

1۔ تاریخ مدینہ دمشق چوتھی جلد صفحہ نمبر 41 پر حدیث نمبر 849 نقل ہے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی پاک ﷺ مزاح فرماتے تھے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے پوچھا: آپ ﷺ کا مزاح کیسا ہوتا تھا؟ فرمایا

آپ ﷺ کا مزاح اس طرح ہوتا تھا کہ ایک دن آپ ﷺ نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کو ایک بڑا کپڑا عطا کیا اور ارشاد فرمایا: اسے پہن لو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس کے دامن کو دلہن کے دامن کی طرح گھسیٹو۔

2۔ امام غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں۔ ایک بوڑھی عورت بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہیں ہوگی۔ یہ سن کر رونے لگی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس دن بوڑھی نہیں ہوگی (یعنی جوان ہو کر جنت میں داخل ہوگی)

3۔ سبل الہدیٰ والرشاد ساتویں جلد صفحہ نمبر 114 پر نقل ہے۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں کہ میرے خاوند آپ کو بلاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کون؟ وہی جس کی آنکھ میں سفیدی ہے؟ انہوں نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کی آنکھ میں کوئی سفیدی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا۔ ہاں...... اس کی آنکھ میں سفیدی ہے۔ انہوں نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کی آنکھ میں کوئی سفیدی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کی آنکھ میں سفیدی نہ ہو (اس سے آپ ﷺ کی مراد وہ سفیدی تھی جو آنکھ کے سیاہ

حلقے کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے)

4۔امام ابوداؤد کتاب الادب میں حدیث نمبر 4998 نقل فرماتے ہیں کہ ایک عورت سرور کونین ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! مجھے سواری کے لئے اونٹ عطا فرمایئے۔ارشاد فرمایا: ہم تمہیں اونٹ کے بچے پر سوار کریں گے۔اس عورت نے عرض کی۔ میں اونٹ کے بچے کا کیا کروں گی؟ وہ تو مجھے نہیں اٹھا سکے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر اونٹ، اونٹ ہی کا تو بچہ ہوتا ہے۔

5۔ابوداؤد کتاب الجہاد میں حدیث نمبر 2578 نقل ہے۔ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم مقام ذوالمجاز پر تھے۔نبی پاک ﷺ میرے پیچھے دوڑے، میں آگے نکل گئی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مزید فرماتی ہیں کہ جنگ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھی۔آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ آؤ ہم تم دوڑیں چنانچہ آپ ﷺ مجھ سے آگے نکل گئے۔میں پیچھے رہ گئی۔آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔یہ ذوالمجاز کا بدلہ ہے۔

محترم حضرات! یہاں ایک بات یاد رکھئے گا کہ یہ معاملہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زوجہ کے ساتھ سب کے سامنے نہ کیا بلکہ ایسے مقام پر فرمایا جہاں صحابہ کرام

علیہم الرضوان آگے نکل چکے تھے۔ کسی کی بھی نظر ان دوہستیوں پر نہ پڑی لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر کسی مسلمان کو اپنی زوجہ کے ساتھ بھاگ دوڑ کرنا ہے تو ایسی جگہ پر کریں جہاں کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے، ورنہ تو آج کل بھرے میدانوں، پارکوں اور تفریح گاہوں میں عورتیں دوڑ رہی ہوتی ہیں اور ہر نامحرم کی نظر ان پر پڑتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ سخت گناہ ہے۔

6۔ ابن ماجہ کتاب الطب میں حدیث نمبر 3443 نقل ہے۔ حضرت صہیب بن سِنان رضی اللہ عنہ کی آنکھ دکھ رہی تھی اور وہ کھجور کھا رہے تھے تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تمہاری آنکھ دکھ رہی ہے اور تم کھجور کھا رہے ہو۔ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں دوسری طرف سے کھا رہا ہوں۔ نبی پاک ﷺ ان کے جواب پر مسکرا دیئے۔ راوی فرماتے ہیں، اتنا مسکرائے کہ میں نے آپ ﷺ کی مبارک داڑھوں کو دیکھ لیا۔

7۔ الاصابۃ فی تمیز الصحابہ میں حدیث نمبر 8811 نقل ہے۔ مدینے میں جب کوئی عمدہ چیز آتی تو حضرت نعیمان انصاری اس میں کچھ خرید کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیتے اور عرض کرتے۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ میں نے آپ کے لئے خریدی ہے اور اسے آپ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ جب بیچنے والا پیسے مانگتا تو یہ انصاری اسے بارگاہ رسالت میں لے آتے اور عرض کرتے۔ یارسول اللہ ﷺ! اسے اپنے سامان کی قیمت عطا کر دیجئے۔

آپ ﷺ فرماتے، کیا تم نے ہمیں یہ چیز تحفے میں نہیں دی؟ تو عرض کرتے۔ یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس پیسے نہیں تھے اور مجھے یہ پسند تھا کہ آپ اس میں سے تناول فرمائیں تو آپ مسکرا دیتے اور چیز کے مالک کو پیسے دینے کا حکم فرماتے۔

8۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ظاہری قد پست تھا۔ ایک مرتبہ آپ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے۔ دونوں دراز قد آپ کے اردگرد چل رہے تھے۔ آپ درمیان میں چل رہے تھے۔ چلتے چلتے آپ کا ایک ساتھی بولا: اے علی رضی اللہ عنہ! آپ ہم دونوں کے درمیان ایسے ہیں جیسے لنا کا نون ہوتا ہے۔ یہ سن کر آپ فرمانے لگے: میری وجہ سے تم دونوں کا وجود قائم ہے، اس لئے کہ اگر لنا میں سے نون کو نکال دیا جائے تو صرف لا رہ جاتا ہے اور لا کا معنی نہیں، یعنی کچھ بھی نہیں ہے۔

یہ نبی پاک ﷺ اور ان کے پیارے صحابی مولا علی رضی اللہ عنہ کا مزاح ہے جس میں آپ کو جھوٹ، دل آزاری اور مذاق اڑانا نہیں ملے گا بلکہ حق اور سچ نظر آئے گا اور ساتھ ساتھ مسکراہٹیں بھی لبوں پر جاری ہوجائیں گی۔ صوفیاء، اولیاء اور بزرگان دین نے اسی مزاح کو اپنایا۔ میں اپنی زندگی میں اتنا کسی بزرگ کے پاس نہیں بیٹھا، جتنا اپنے شیخ پیر طریقت ولئ نعمت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری الجیلانی علیہ الرحمہ کی خدمت میں بیٹھا ہوں۔ آپ علیہ الرحمہ

دردمندوں، پریشان حالوں اور مصیبت زدہ لوگوں کا روحانی علاج بھی فرماتے تھے۔ آپ علیہ الرحمہ بھی دوران علاج اور دوران گفتگو مزاح فرمایا کرتے تھے مگر کبھی کسی کا دل نہ دکھاتے تھے۔ ان کے مزاح کی چند مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

1۔ ایک مرتبہ ایک شخص تعویذ لینے آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ جب سے نیا گھر لیا ہے، پریشانیاں آ رہی ہیں، کوئی تعویذ عطا فرمائیں تاکہ پریشانیاں دور ہوں۔ آپ علیہ لارحمہ نے تعویذ عطا فرمایا، تعویذ لے کر وہ شخص عرض کرنے لگا کہ حضور! ایسا لگتا ہے کہ ہمارا گھر بھاری ہے۔ آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا: میاں چھوڑو، سب صحیح ہوجائے گا، یہ تعویذ استعمال کرو، وہ شخص دوبارہ کہنے لگا کہ لگتا ہے، میرا گھر بھاری ہے۔ یہ سن کر آپ علیہ الرحمہ نے اس سے پوچھا: اچھا بتاؤ تمہارا گھر کون سی منزل پر ہے۔ وہ کہنے لگا۔ دوسری منزل پر ہے۔ اچھا بتاؤ! تمہاری بلڈنگ کتنی منزلہ ہے۔ وہ عرض کرنے لگا۔ پانچ منزلہ ہے۔ یہ سن کر آپ علیہ الرحمہ فرمانے لگے کہ جب تمہارے گھر کے اوپر تین منزلیں اور ہیں پھر تو واقعی تمہارا گھر بھاری ہوگا۔ کیونکہ تین منزلوں کا وزن کم نہیں ہوتا۔ یہ سن کر وہ شخص بھی مسکرادیا اور تمام حاضرین کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھر گئی۔

2۔ ایک مرتبہ عصر کی نماز کے بعد حجرے میں ایک نہایت پریشان حال شخص آیا۔ چہرہ بالکل اداس تھا۔ حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ میرا کام نہیں چل رہا،

کوئی تعویذ عطا فرمائیں۔ آپ علیہ الرحمہ نے تعویذ عطا فرمادیا۔ تعویذ لے کر وہ پھر کہنے لگا: میرا کام نہیں چل رہا۔ دعا بھی فرمایئے گا۔ آپ علیہ الرحمہ نے اس کے چہرہ پر اداسی اور غم کی کیفیت دیکھ کر فرمایا: میاں! کراچی میں اب کام کاج کہاں ہیں۔ بس ایک ہمارا کام چل رہا ہے۔ دو جاتے ہیں، چار آتے ہیں۔ چار جاتے ہیں، پانچ آتے ہیں۔ یہ کام شروع کردو۔ چلتا رہے گا۔ یہ سن کر وہ غمگین شخص بھی مسکرادیا اور حجرے میں موجود تمام لوگ بھی مسکرادیئے۔

3۔ ایک مرتبہ عصر کے بعد حجرے میں ایک شخص آیا اور آکر کہنے لگا کہ مجھ پر کسی نے جادو کروادیا ہے۔ آپ علاج کیجئے۔ آپ علیہ الرحمہ نے اپنی عادت کے مطابق تعویذات عطا فرمائے اور خوب تسلی عطا فرمائی مگر وہ مطمئن ہونے کے لئے تیار ہی نہیں تھا۔ بار بار ایک ہی بات کرتا کہ مجھ پر کسی نے جادو کروادیا ہے۔ بالآخر شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے اس سے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ تم پر جادو کسی معمولی آدمی نے نہیں کروایا بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کا سب سے بڑا جادوگر سامری نے تم پر جادو کروایا ہے۔ بس یہ سننا تھا کہ وہ تعویذ لے کر مسکراتا ہوا چلا گیا اور موجود حاضرین بھی مسکرادیئے۔

4۔ آپ علیہ الرحمہ بہت ہمت والے تھے۔ رات دن دین متین کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب آپ کو شوگر کا مرض بڑھا اور آپ سخت علیل ہوئے تو یہ

شعر پڑھ کر اس وقت بھی ملنے والوں کے منہ پر مسکراہٹیں بکھیر دیتے۔

کہ شوگر نے نکما کر دیا غالبؔ

ورنہ آدمی ہم بھی بڑے کام کے تھے

یہ تو آپ علیہ الرحمہ کی عاجزی تھی ورنہ آخری دم تک آپ دین کی خدمت کرتے رہے۔

محترم حضرات! یہ ہمارے اکابرین کا مزاح تھا۔ لوگوں کے لبوں پر مسکراہٹیں بھی بکھیر دیتے اور کسی کی دل آزاری بھی نہ ہوتی۔ اگر ہم بھی ان ہستیوں کی سیرت کو اپنا لیں تو ہمارے معاشرے سے بے ہودہ مذاق، مسخری، دل آزارانہ گفتگو اور دوسروں کو حقیر اور کمتر جاننے کی عادتیں نکل جائیں گی۔ اخوت، بھائی چارگی اور پیار بھرا ماحول بنا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آقا و مولا ﷺ اور ان کے غلاموں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ